ماہنامہ

نقیبِ ختمِ نبوّت

ملتان

10 اکتوبر 2026ء | جمادی الاولیٰ 1448ھ

احرار

عزم وہمت اور صبر و استقامت کے

96 سال

- ہمیں بیدار رہنا ہے
- یومِ ختم نبوت کی غیر معمولی پذیرائی اور برطانیہ میں کام!
- قادیانی اسرائیل گٹھ جوڑ، توہین مقدسات اسلام اور حکومت کی قادیانیت نوازی
- سیرتِ صحابہ وصحابیات رضی اللہ عنہم اجمعین
- منہجِ نبوت......قرآن وحدیث کی روشنی میں
- ملک بھر میں یوم الفتح تحفظ ختم نبوت ودفاع پاکستان کے حوالے سے اجتماعات، سیمینارز اور ریلیاں

7 ستمبر 1974ء کو قومی اسمبلی میں لاہوری و قادیانی مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیے جانے کے تاریخی فیصلے کی یاد میں

سالانہ تحفظِ ختمِ نبوّت کانفرنس ان شاء اللہ

زیرِ صدارت
آلِ نبی اولادِ علی نواسۂ امیرِ شریعت
حافظ سید مولانا محمد کفیل شاہ بخاری مدظلہ العالی
امیر مجلس احرار اسلام پاکستان

حافظ حسن افضال صدیقی صاحب

بمقام
ایوان احرار C-69
نیو مسلم ٹاؤن وحدت روڈ لاہور

بتاریخ
4 اکتوبر 2026 اتوار بعد نمازِ مغرب

ولی کامل حضرت مولانا سیف الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم العالیہ
شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور
سرپرست مجلس احرار اسلام

شیخ الحدیث حضرت مولانا محب النبی دامت برکاتہم العالیہ
امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع لاہور

خطیب ابن خطیب حضرت مولانا محمد امجد خان صاحب
امیر جمعیت علماء اسلام پنجاب

محترم جناب لیاقت بلوچ
نائب امیر جماعت اسلامی پاکستان

حضرت مولانا زبیر حسن صاحب
نائب مہتمم جامعہ اشرفیہ

ولی کامل حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب دامت برکاتہم العالیہ

محترم جناب حافظ ابتسام الٰہی ظہیر صاحب

محترم جناب حافظ میاں محمد نعمان صاحب

حاجی عبداللطیف خالد چیمہ صاحب
نائب امیر مجلس احرار اسلام پاکستان

حضرت مولانا عبدالرؤف فاروقی صاحب
پاکستان شریعت کونسل

محترم جناب بیرسٹر عامر حسن صاحب
رہنما پاکستان پیپلز پارٹی

محترم جناب مولانا رضاء الحسن قادری صاحب
تحریک دعوت حق پاکستان

محترم جناب مولانا سید مطیع الرحمٰن ہمدانی صاحب

محترم جناب ڈاکٹر سرفراز اعوان صاحب

فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا قاری مومن شاہ صاحب

حضرت مولانا میاں عبدالوحید اشرفی صاحب
پاکستان ختم نبوت محاذ

محترم جناب مولانا نعمان حامد صاحب

محترم جناب مولانا نصیر احمد احرار صاحب

محترم جناب مولانا اعظم حسین صاحب

محترم جناب مولانا قاری عبداللہ مدنی صاحب

محترم جناب ملک محمد یوسف صاحب
مرکزی رہنما مجلس احرار اسلام پاکستان

محترم جناب میاں محمد اویس صاحب

محترم جناب محمد ایوب میر صاحب
صدر مجلس احرار اسلام لاہور

محترم جناب مولانا مجیب الرحمٰن انقلابی صاحب
جامعہ اشرفیہ لاہور

حضرت مولانا غلام اللہ صبغہ صاحب

مولانا قاری حنیف حقانی
مولانا قاری محمد قاسم بلوچ
مولانا فداء الرحمٰن
مولانا محمد اسلم نقشبندی
ڈاکٹر ضیاء الحق قمر
قاری سعید احمد
وقاص حیدر

مولانا ابراہیم نقشبندی
ڈاکٹر شاہد کاشمیری
قاری عطاء الرحمٰن
سید خضر حفیظ زیدی
قاری عبدالعزیز
قاری محمد اکرم
مولانا محمد حنیف صائم

شعبہ تبلیغ تحفظِ ختمِ نبوّت مجلس احرار اسلام لاہور

0300-4240910
0300-4037315
0302-7891850

بانی

ابن امیرِ شریعت حضرۃ
مولانا سید عطاء المحسن بخاری رحمہ اللہ علیہ

ماہنامہ

نقیبِ ختمِ نبوت ملتان

بیاد

حضرۃ امیرِ شریعت، سید الاحرار
سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ علیہ
بانی و امیرِ اوّل مجلس احرار اسلام

جلد 37 شمارہ 10 Regd.M.NO.32

اکتوبر 2026ء جمادی الاولیٰ ۱۴۴۸ھ

بفیضانِ نظر

جانشینِ امیرِ شریعت، امام الاحرار حضرۃ مولانا
سید ابو معاویہ ابو ذر بخاری رحمۃ اللہ علیہ
خواجہ خواجگان حضرۃ مولانا خان محمد رحمۃ اللہ علیہ
ابنِ امیرِ شریعت حضرۃ مولانا سید عطاء المؤمن بخاری رحمۃ اللہ علیہ
ابنِ امیرِ شریعت حضرۃ پیرجی سید عطاء المہیمن بخاری رحمۃ اللہ علیہ

زیرِ سرپرستی

حضرت مولانا خواجہ خلیل احمد صاحب مدظلہ
(مسند نشین خانقاہ سراجیہ)
سرپرست شعبہ تبلیغ مجلس احرار اسلام پاکستان

جناب پروفیسر خالد شبیر احمد صاحب
جناب ملک محمد یوسف صاحب

مُدیر مسئول: سید محمد کفیل بخاری

رفقاء فکر

عبد اللطیف خالد چیمہ، مولانا محمد مغیرہ، ڈاکٹر محمد عمر فاروق، میاں محمد اویس
سید عطاء المنان بخاری، ڈاکٹر محمد آصف، مولانا تنویر الحسن احرار

منتظم ترسیلات: محمد فیصل اشفاق، احمد علی
رابطہ 0304-2265485

زرِ تعاون سالانہ

اندرونِ ملک —— =/600 روپے
بیرونِ ملک —— =/9000 روپے
فی شمارہ —— =/50 روپے

رابطہ: دارِ بنی ہاشم، مہربان کالونی ملتان
www.ahrar.org.pk kafeel.bukhari@gmail.com
majlisahrar@hotmail.com majlisahrar@yahoo.com

شعبہ تبلیغ تحفظِ ختمِ نبوۃ مجلسِ احرارِ اسلام پاکستان

مقامِ اشاعت: دارِ بنی ہاشم، مہربان کالونی ملتان
ناشر: سید محمد کفیل بخاری
طابع: تشکیل نو پرنٹرز ملتان

ترسیل زر بنام ماہنامہ نقیبِ ختمِ نبوت ملتان
اکاؤنٹ نمبر یو بی ایل 0278-1005278
ایم ڈی اے چوک ملتان

تشکیل

اداریہ	ہمیں بیدار رہنا ہے	سید محمد کفیل بخاری	3
شذرہ	یومِ ختم نبوت کی غیر معمولی پذیرائی اور برطانیہ میں کام!	عبداللطیف خالد چیمہ	5
افکار	قادیانی اسرائیل گٹھ جوڑ، توہین مقدسات اسلام اور حکومت کی قادیانیت نوازی	سید عطاء المنان بخاری	7
//	سالانہ احرار ختمِ نبوت کانفرنس چناب نگر	علامہ ابتسام الٰہی ظہیر	10
خطبہ استقبالیہ	خطبہ استقبالیہ بموقع 51ویں سالانہ احرار ختم نبوت کانفرنس چناب نگر	سید عطاء المنان بخاری	13
دین ودانش	عقیدۂ ایصالِ ثواب (قسط نمبر:4)	مولانا ابوریحان عبدالغفور سیالکوٹیؒ	17
خطاب	سیرتِ صحابہ وصحابیات رضی اللہ عنہم اجمعین قسط نمبر:1)	مولانا سید ابومعاویہ ابوذر بخاریؒ	23
//	منہج نبوت......قرآن وحدیث کی روشنی میں (قسط نمبر:1)	مولانا سید عطاء المحسن بخاریؒ	29
//	عظمت قرآن اور عقیدۂ ختم نبوت	حضرت مولانا خواجہ خلیل احمد	33
مطالعۂ قادیانیت	قادیانیت کی ناکامیوں کی مختصر روئداد (قسط نمبر:3)	مولانا مشتاق احمد چنیوٹیؒ	36
//	قادیانیت کا ایک اور روپ فتنہ دیندار انجمن (قسط :4)	امجد علی مردانویس	42
اخبار الاحرار	مجلس احرار اسلام کی سرگرمیاں	ادارہ	46
قبول اسلام	من الظلمات الیٰ النور	ابومروان	64
ترحیم	مسافرانِ آخرت	ادارہ	//

☆......☆......☆

دل کی بات

سید محمد کفیل بخاری

ہمیں بیدار رہنا ہے

7 ستمبر کی عظیم تاریخ اور دن پاکستانی عوام کے لیے بہت اہم ہے۔ اس تاریخ کو علماء حق، اکابر احرار اور شہداء ختم نبوت کی سوسالہ جدو جہد، قربانی اور تحریکی محنت ثمر آور ہوئی۔ پاکستان کی پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں نے متفقہ آئینی ترمیم کے ذریعے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ اس عظیم الشان فیصلے تک پہنچنے کے لیے تحریک مقدس تحفظ ختم نبوت کی بانی جماعت مجلس احرار اسلام نے 1934ء میں قادیان میں صدائے حق بلند کی اور پرچم ختم نبوت لہرا کر قادیانی محاسبہ وتعاقب کی عوامی جدوجہد کو منظم کیا۔ اس سے بھی قبل 1931ء......1932ء کی تحریک کشمیر میں پچاس ہزار احرار رضا کاروں کی گرفتاری اور 13 شہداء کی قربانی دے کر قادیانی سازش کو ناکام بنایا اور کشمیری مسلمانوں کے حقوق کا تحفظ کیا۔

تحریک مقدس تحفظ ختم نبوت 1953ء میں دس ہزار شہداء نے اپنی جانوں کی قربانی دے کر عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ کیا اور پرچم ختم نبوت کی اڑانوں کو تیز تر کر دیا۔ مجلس احرار اسلام ہی نے اپنے بانی امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ کی قیادت وسیادت میں پاکستان کی تمام دینی سیاسی جماعتوں پر مشتمل کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت تشکیل دی۔ پرامن تحریک چلائی، بدترین ریاستی تشدد برداشت کیا لیکن خود صبر وہمت کے ساتھ تحریک کو جاری رکھا۔ بہ ظاہر تحریک کو کچل دیا گیا لیکن احرار زعماء نے مکمل عزم وحوصلے کے ساتھ مشن ختم نبوت کی دعوت وتبلیغ جاری رکھی۔

1974ء میں اللہ تعالیٰ نے شہداء ختم نبوت، اکابر احرار، علماء حق اور مشائخ عظام کی جدوجہد کو کامیابی سے ہم کنار کیا۔ ستمبر کا مہینہ ختم نبوت کانفرنسوں کی بہار کا مہینہ ہے۔ تیس برس قبل احرار نے 7 ستمبر کے اجتماعات اس لیے شروع کیے کہ ہم تحفظ ختم نبوت کا سبق دہرائیں، یاد رکھیں اور قوم کو بھی یاد کرائیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہفتۂ ختم نبوت، عشرۂ ختم نبوت اور اب ماہ ختم نبوت کے نام سے پورے مہینے میں ملک اور بیرون ملک اجتماعات ختم نبوت منعقد ہوئے۔ ابھی 11-12 ربیع الاوّل کو 51 ویں سالانہ احرار ختم نبوت کانفرنس جامع مسجد احرار چناب نگر میں پوری شان وشوکت سے منعقد ہوئی۔ پہلے سے زیادہ کثیر تعداد میں احرار کارکنان اور عوام نے شرکت کر کے تحفظ ختم نبوت کے مشن کے لیے تجدید عہد کیا۔ علماء ومشائخ اور تمام دینی جماعتوں کے رہنماؤں نے اسلام کے خلاف اٹھنے والے فتنوں سے عوام کو خبردار کیا۔ اپنے ایمانوں کی حفاظت اور اسلام کے دعوتی کام کو تیز کرنے کا پیغام دیا۔ اسلام اور وطن کے خلاف قادیانی سازشوں کا جائزہ لیا اور ہشیار وخبردار ہونے کی تلقین کی۔

اس وقت ملکی و بین الاقوامی سطح پر قادیانی جس انداز میں اسلام اور پاکستان کے خلاف سازشوں اور سرگرمیوں میں مشغول ہیں، ہماری اس پر گہری نظر ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ قادیانیت نوازی کے حکومتی اقدامات بھی ہمارے محلِ نظر ہیں۔ نبیل منیر قادیانی کو اقوام متحدہ میں پاکستان کا مستقل مندوب مقرر کرنا، محموداللہ فرخ قادیانی کو نیشنل سائبر کرائم انوسٹی گیشن ایجنسی میں تعینات کرنا اور بدنام زمانہ قادیانی وقاص نقوکہ کو سی ٹی ڈی کے اعلیٰ عہدے پر فائز کرنا بدترین قادیانیت نوازی کے زمرے میں آتا ہے۔ حکومت اپنے ان اقدامات پر نظر ثانی کرے اور ان تمام قادیانیوں کو وطن عزیز کے اہم اور کلیدی عہدوں سے برطرف کرے۔ جو لوگ پاکستان کے آئین کو ہی تسلیم نہیں کرتے ان سے ملک و قوم کو کوئی نفع نہیں پہنچ سکتا۔ ایسے لوگ ایک اسلامی ملک کے مناصب پر براجمان ہونے کے حق دار نہیں۔ حکومت ہوش کے ناخن لے، آئین پاکستان پر عمل داری اور آئین پر حلف کی پاسداری کرے۔

مجلس احرار اسلام کے کارکنان اپنی سرگرمیوں کو اسلام کی دعوت و تبلیغ، مسلمانوں کے ایمانوں کی فتنوں سے حفاظت اور وطن عزیز کی سلامتی کے لیے وقف کر دیں۔ ایک سازش کے تحت ملک میں مختلف لایعنی موضوعات پر بحث و مباحثہ کے ذریعے فتنے برپا کر کے انتشار و افتراق، فرقہ وارانہ اور مسلکی جنگ و جدال کا ماحول پیدا کیا جا رہا ہے۔

مجلس احرار اسلام کو ان تمام بحثوں اور تنازعات سے الگ تھلگ رہنا ہے۔ حضرت امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے قیام پاکستان کے بعد 24 ستمبر 1947ء کو صدر احرار ماسٹر تاج الدین انصاری رحمہ اللہ کے نام اپنے مکتوب میں مجلس احرار اسلام کی آئندہ پالیسی طے کر دی تھی۔ ہمیں اسی پر ہی کاربند رہتے ہوئے اپنی پرامن جدوجہد کو جاری رکھنا ہے۔ بیدار رہنا ہے، خبردار رہنا ہے اور فکری و نظریاتی سفر جاری رکھنا ہے۔ حضرت امیر شریعتؒ نے لکھا تھا کہ:

- مجلس احرار اسلام کا قیام و بقا بہر حال ایک شرعی امر ہے
- ہر نیک کام میں حکومت سے تعاون اور خلاف شرع کام سے اجتناب اور اصلاح احوال کے لیے "اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَةُ" پر عمل
- تبلیغ اعتقادِ صحیحہ اور تنقیدِ رسوماتِ قبیحہ، اعلاء کلمۃ الحق، اعلان و بیانِ ختم نبوت و اظہارِ فضائل صحابہ و اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین مجلس کے فرائض میں سے ہیں۔

احرار کارکنان انہی عنوانات کو سامنے رکھتے ہوئے اپنا تحریکی سفر جاری رکھیں۔ دائیں، بائیں کے شور شرابے، غل غپاڑے، غوغا آرائی اور غراہٹوں سے دور رہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا، ہمارا، سب کا حامی و ناصر ہو (آمین)

عبداللطیف خالد چیمہ

یومِ ختم نبوت کی غیر معمولی پذیرائی اور برطانیہ میں کام!

تحریک مقدس تحفظ ختم نبوت کے اوّلین شہید سیدنا حبیب ابن زید انصاری رضی اللہ عنہ ہیں، جن کو مسیلمہ کذاب کی اسٹیبلشمنٹ یا پولیس نے پکڑ لیا (گرفتار کرلیا) اور پوچھا! ''کہ یہ بتائیں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لے آئے ہیں؟ کہا کہ ہاں میں سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لا چکا ہوں'' کہا گیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا انکار کر کے مسیلمہ کذاب پر ایمان لے آؤ۔ جواب میں فرمایا کہ میرے کان تمہاری آواز سننے سے عاجز ہیں۔ سمجھایا، وہ نہ مانے تو مسیلمہ کذاب کے پاس لے گئے۔ پھر بھی نہ مانے اور یہی فرماتے رہے کہ میرے یہ کان تمہاری آواز سننے سے عاجز ہیں۔ ایک بازو، دوسرا بازو، ایک پاؤں، دوسرا پاؤں کاٹ دیا گیا مگر جب تک ان کی جان میں جان رہی وہ یہی فرماتے رہے کہ میرے یہ کان تمہاری آواز سننے سے عاجز ہیں۔ جناب نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے وصال مبارک کے بعد خلیفۂ بلافصل سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فتنۂ انکار ختم نبوت کی بیخ کنی کے لیے جو لشکر روانہ فرمایا اس میں 8000 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شامل تھے جن میں 1200 جید صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شہید ہوئے اور مسیلمہ کذاب کا فتنہ اپنے انجام بد کو پہنچا۔ یہ سلسلہ چلتا رہا اور 1953 میں 10 ہزار شہدائے ختم نبوت نے اپنے خون سے نئی تاریخ رقم کی۔ ریاستی جبر کے بعد حکمرانوں نے سمجھا کہ تحریک تشدد سے کچل دی گئی ہے۔ تب امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میں اس تحریک کے ذریعے ایک ٹائم بم چھپا کر جا رہا ہوں جو اپنے وقت پر پھٹے گا۔ دنیا نے دیکھا کہ 29 مئی 1974ء کو تحریک ختم نبوت چلی اور 7 ستمبر 1974ء کو پاکستان کی قومی اسمبلی میں ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کے دور اقتدار میں لاہوری وقادیانی مرزائیوں کو ملک کی ساتویں آئینی ترمیم کے ذریعے غیر مسلم اقلیت ڈکلیئر کر دیا گیا۔ 7 ستمبر 1974ء کے بعد آج سے مدتوں پہلے ہم نے اس یادگار دن کو ''یوم ختم نبوت (یوم قرارداد اقلیت)'' کے طور پر منانے کے لیے خبر اخبار سے کام شروع کیا اور دیکھتے ہی دیکھتے ہیں تمام مکاتب فکر اس میں شامل ہوتے گئے۔

میں اکیلا ہی چلا تھا جانب منزل مگر
لوگ آتے گئے اور کارواں بنتا گیا

اس بار تو 7 ستمبر ''یوم ختم نبوت'' کی بجائے عشرہ ختم نبوت بلکہ (ستمبر) ماہ ختم نبوت میں تبدیل ہو گیا۔ خوشگوار حیرت اس بات پر ہے کہ بھٹو مرحوم کی جماعت پاکستان پیپلز پارٹی نے بھی کئی مقامات پر ''یوم ختم نبوت'' پر تقریبات منعقد کیں اور بھٹو مرحوم کے سنہری کردار کا تذکرہ کیا، امر واقعہ یہ ہے کہ 7 ستمبر 1974ء کو پارلیمنٹ میں منظور ہونے والی قرارداد اقلیت اور 26 اپریل 1984ء کو صدارتی آرڈیننس کے ذریعے صدر محمد ضیاء الحق مرحوم کا جاری کردہ امتناعِ قادیانیت آرڈیننس (جو بعد میں قانون بن گیا) کہ اجراء کے بعد قادیانی سربراہ مرزا طاہر احمد خفیہ طور پر لندن فرار ہو گیا۔ اس سے ربوہ کا قادیانی مرکز بھی عملاً لندن منتقل ہونا شروع ہو گیا۔ چنانچہ قائد احرار ابن امیر شریعت حضرت سید عطاء المحسن بخاری رحمہ اللہ اور راقم الحروف نے برطانیہ کا رُخ کیا اور جہاں تک جتنا ہم سے ہو سکا وہ کیا۔ آنے جانے کا وقفوں کے ساتھ یہ سلسلہ اب بھی جاری ہے، اور ''جہاں قادیانی وہاں احرار'' کے مصداق ہم رفتہ رفتہ آگے بڑھ رہے ہیں۔ تازہ ترین صورتحال کے مطابق مکالمہ لندن کے بعد محمد امتیاز (آسٹریلیا) استاد عدنان رشید (لندن) نے ختم نبوت اکیڈمی (لندن) کے ناظم اعلیٰ مولانا سہیل باوا کی رہنمائی میں تحریک ختم نبوت برطانیہ کو ایک نیا ولولہ دیا ہے۔ جبکہ مولانا محمد اکرم اوکاڑوی اور سابق قادیانی شبیر احمد (ہڈرزفیلڈ) بھی اسی تحریک کو منظم کرنے میں اپنا کردار ادا کر رہے ہیں۔

احرار ختم نبوت مشن برطانیہ کے صدر شیخ عبدالواحد اور سیکرٹری جنرل عرفان اشرف چیمہ بھی ان کی پشت پر کھڑے ہیں۔ گزشتہ جولائی اور اگست 2026ء کا بیشتر وقت ہم نے برطانیہ میں انہی سرگرمیوں میں گزارا ہے۔ ایک غیر مسلم دانشور ڈیکلن ہینری جو پہلے قادیانی لاہوری گروپ سے متأثر ہو کر ان پر ایک کتاب بھی لکھ چکے ہیں، حقائق معلوم ہونے پر کتاب سے رجوع کر چکے ہیں اور قادیانی عقائد اور طریقہ واردات کا پورا ادراک کر کے تحقیقی و علمی کتاب لکھ رہے ہیں۔ جس میں بہت سارے انکشافات متوقع ہیں اور بہت سارے سابق قادیانیوں کی آراء بھی شامل اشاعت ہوں گی۔ یہ کتاب مختلف زاویوں سے متعدد انکشافات پر مبنی ہوگی۔ مذکورہ صورتحال میں پورے یورپ بالخصوص برطانیہ میں اسی حوالوں سے موضوع گفتگو بنا ہوا ہے۔ ہم بین الاقوامی سطح پر بات باور کرانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ قادیانی یا تو سرینڈر کریں یا پھر اپنی متعینہ دینی و آئینی حیثیت کے دائرے میں آئیں، اسلام اور مسلمانوں کا ٹائٹل استعمال کرنا چھوڑ دیں۔ رہی بات لارڈ طارق کی کہ وہ لندن میں کیسی سرگرمیوں میں مصروف ہیں اور پھر پاکستان میں بعض اہم ترین عہدوں پر کس طرح قادیانی مسلط ہو رہے ہیں یا مسلط کرائے جا رہے ہیں اس پر ان شاء اللہ تعالیٰ اگلے شمارے میں ہی کچھ عرض کر سکیں گے۔

سید عطاء المنان بخاری

قادیانی اسرائیل گٹھ جوڑ، توہین مقدسات اسلام اور حکومت کی قادیانیت نوازی

وطن عزیز پاکستان پر روزِ اوّل سے ہی دشمن کی نگاہ ہے اور ہمیشہ اس کو کمزور کرنے کی تمام کوششیں بروئے کار لائی جاتی ہیں۔ پاکستان اسلام کے نام پر بنا لیکن اسلام کا نام لینا یہاں جرم تصور کیا جاتا ہے جبکہ آئین میں درج ہے کہ قرآن وسنت اس ملک کا سپریم لاء ہے۔ قیام پاکستان سے اب تک دین دشمن طبقات اور انگریز کے نوازے ہوئے خاندان حکمرانی کر رہے ہیں اور انہی کی بولیاں بولی جاتی ہیں۔ قیام پاکستان کے فوراً بعد اس نوزائیدہ مملکت کے وزارت خارجہ کے اہم ترین عہدے پر سر ظفر اللہ خان قادیانی کو تعینات کیا گیا اور اس سمیت دیگر مرزائیوں کو کلیدی عہدوں سے ہٹانے کے مطالبے پر اہل حق مسلمانوں کو یا تو پس دیوارِ زنداں جانا پڑا یا پھر 1953 کی تحریک مقدس تحفظ ختم نبوت میں شہادت کے عظیم منصب پر فائز ہونا پڑا۔

اہل حق کی قربانیوں کے نتیجہ میں 1974 کی تحریک میں کامیابی حاصل ہوئی اور دوسری آئینی ترمیم کے ذریعہ قادیانی لاہوری مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ 1984 میں امتناع قادیانیت آرڈیننس منظور ہوا۔ توہین خدا، توہین رسول، توہین قرآن و توہین صحابہ کرام و اہل بیت علیہم الرضوان کے حوالے سے قوانین بنائے گئے۔ لیکن ایک طبقہ مستقل دین اور قرآن وسنت کی روشنی میں کی گئی آئینی ترامیم، حدود وتعزیرات کے حوالے سے پریشان رہا۔

قادیانیوں اور ان کے پشتیبانوں مغربی این جی اوز کے پروردوں نے نہ تو دوسری آئینی ترمیم کو آج تک قبول کیا، نہ امتناع قادیانیت آرڈیننس کو قبول کیا اور نہ ہی تعزیزات پاکستان میں شامل ان قوانین کو تسلیم کیا بلکہ ان کو غیر اخلاقی، انسانی حقوق، آزادئ مذہب و آزادئ اظہارِ رائے کے خلاف قرار دیتے ہوئے دین دشمنی، مذہب بیزاری، لادینیت کے فروغ اور قادیانیت نوازی کو اپنا وطیرہ بنالیا۔ جس کی کئی مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں۔

گزشتہ برس ستمبر 2025 میں قادیانی سربراہ مرزا مسرور احمد نے پاکستان میں قادیانی جماعت کے حوالے سے پوچھے گئے ایک سوال کے جواب میں بڑی وضاحت سے یہ بات کہی کہ ''کچھ ایسے لوگ ہیں افسروں میں سے جن کے دل میں اللہ تعالیٰ نرمی پیدا کر رہا ہے۔'' اور پھر ہم نے دیکھا کہ حال ہی میں 13 مئی 2026 کو ایوان صدر

اسلام آباد میں ایک تقریب منعقد ہوئی جس میں کئی اہم شخصیات کو مختلف خدمات کے بدلے میں قومی اعزازات سے نوازا گیا۔ جن میں ایک نام نبیل منیر قادیانی کا تھا جس پر ملک بھر میں احتجاج کی لہر دوڑ گئی، مجلس احرار اسلام پاکستان نے ایوان احرار نیو مسلم ٹاؤن لاہور میں 18 مئی 2026 کو اے پی سی منعقد کی اور اس مسئلہ کی حساسیت کو سامنے رکھتے ہوئے غور و خوض کے بعد ایک متفقہ اعلامیہ جاری کیا۔ 22 مئی جمعۃ المبارک کو یوم مذمت کے طور پر منایا گیا۔ لیکن یہ سلسلہ رکا نہیں بلکہ اس میں شدت آئی اور 17 ستمبر 2026 کو جیو نیوز کی خبر کے مطابق نبیل منیر قادیانی کو اقوام متحدہ میں پاکستان کا مستقل مندوب مقرر کرنے کا شرم ناک فیصلہ کیا گیا۔ سائبر کرائم انویسٹی گیشن ایجنسی کے لاء ڈیپارٹمنٹ کا ہیڈ محمود اللہ فرخ قادیانی کو بنایا گیا۔ حالیہ دنوں مغربی افریقہ کے ملک آئیوری کوسٹ میں پاکستانی سفیر نسیم احمد نے قادیانیوں کی رفاہی تنظیم ہیومنٹی فرسٹ کے زیر اہتمام منعقدہ تقریب میں شرکت کی۔ جرمنی میں قادیانی جماعت کی ایک تقریب میں پاکستانی سفیر سلمان شریف شریک ہوئے، موصوف اس منصب پر 4 ستمبر 2026 کو فائز ہوئے ہیں۔ پاکستان کی وزارت خارجہ اور عالمی اداروں میں نمائندگی کرنے والے افراد غیر معمولی ہوتے ہیں جن کا انتخاب سوچ سمجھ کر کرنا چاہیے ایسا نہیں کہ ملک و ملت کے غداروں کے سپرد یہ مناصب کر دیے جائیں اور ملک کی جغرافیائی و نظریاتی سرحدات کے ساتھ کھلواڑ کیا جائے۔ قادیانیوں کی تاریخ دنیا کے سامنے ہے کہ پاکستان کے ایٹمی راز بھی ڈاکٹر عبد السلام نے امریکہ کو دیے اور اس وقت بھی انور محمود الرحمٰن قادیانی امریکہ میں پاکستان مخالف سرگرمیوں میں مصروف ہے۔ علاوہ ازیں 22 اگست 2026 کو نیشنل پریس کلب اسلام آباد میں سوشل میڈیا پر مقدس ہستیوں و شعائر اسلام بالخصوص حضور ﷺ کی توہین پر مبنی گستاخانہ مواد کی تشہیر میں ملوث ملزمان کی راولپنڈی و اسلام آباد کی عدالتوں میں وکالت کرنے والے وکیل عثمان وڑائچ، ڈاکٹر فرزانہ باری، ڈاکٹر طاہرہ عبد اللہ، فرحت اللہ بابر اور دیگر نے توہین خدا، توہین رسالت، توہین قرآن اور توہین صحابہ کرام کے حوالے سے بنائے گئے قوانین کو ''کالے قانون'' کہا جس پر تادم تحریر کوئی ایکشن نہیں لیا گیا جو کہ حکومتی نااہلی، سیکولر فاشسٹس اور لبرلز کی سرپرستی و حمایت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

چند دن قبل اسرائیلی صدر (Isaac Herzog) آئزک ہیرزوک نے اسرائیل کے شہر حیفہ میں منعقد ہونے والے قادیانی اجتماع میں شرکت و خطاب کیا اور قادیانی ذمہ دار محمد شریف عودہ سے پرتپاک انداز سے ملاقات کی، واضح رہے کہ یہ قادیانی سنٹر شمس الدین مالاباری نامی بھارتی قادیانی چلا رہا ہے اور اس کا معاون عبد الشکور نامی پاکستانی قادیانی بھی ہے۔ جبکہ اسرائیل کے لیے متعین بھارتی سفیر جے پی سنگھ نے بھی اس اجتماع میں شرکت کی جس سے قادیانی یہودی اور قادیانی بھارت گٹھ جوڑ کا واضح ثبوت موجود ہے۔

اسی طرح پاکستان میں فحاشی وعریانی کو فروغ دینے اور نوجوان نسل میں بے حیائی اور بے غیرتی کو عام کرنے، مغربی بے ہودہ کلچر کو رواج دینے اور دین سے آزاد کرنے کے لیے ایک طبقہ آزادی اظہار مذہب، عورت کی آزادی اور دیگر خوشنما نعروں کے ساتھ منظر پر موجود ہیں اور دین و مذہب کے خلاف اپنے خبث باطن کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔ جس میں سوشل میڈیا پر توہین مقدسات یعنی قرآن کریم کی توہین، خدا کا انکار، توہین رسالت صلی اللہ علیہ وسلم، فحش تصاویر کے ذریعے مقدسات اسلام کی توہین شامل ہے۔ 2013 میں بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان کے شعبہ انگریزی کے وزیٹنگ لیکچرر جنید حفیظ (ساکن ضلع راجن پور) نے اپنے فیس بک اور درس گاہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبینہ توہین کی جس پر اس کے طلباء نے احتجاج کیا اور کیس پولیس تک پہنچا جس پر پوری تحقیق اور ثبوت جمع کرنے اور ملزم کے اقرار جرم کے بعد اس کو گستاخ کو گرفتار کرلیا گیا۔ 9 جنوری 2020 کو اس کی طرف سے اپیل دائر کی گئی جس پر 22 ستمبر 2026 کو ایک بار پھر سماعت کیے بغیر کیس کو ملتوی کر کے نئی تاریخ 10 اکتوبر 2026 دی گئی۔ قارئین کو یاد ہوگا کہ آسیہ مسیح کو بھی اسی طرح سزائے موت سنائی گئی تھی اور اس کو امریکہ روانہ کر دیا گیا تھا، اس حوالے سے بھی آثار اچھے نہیں ہیں۔ تیرہ برس گزرنے کے بعد ان دنوں پھر اس کیس کو عالمی میڈیا میں ہائی لائٹ کیا جارہا ہے جس میں براہ راست امریکہ اور نام نہاد انسانی حقوق کی تنظیمیں دلچسپی لے رہی ہیں۔

جبکہ سوشل میڈیا پر ایک نیٹ ورک کی طرف سے مقدسات اسلام کی توہینات کیے جانے کے خلاف بے شمار کیس عدالتوں میں چل رہے ہیں اور ثابت شدہ ملزمان کو باعزت بری کرنے کے لیے قادیانی لابی اور دیسی لبرلز پوری طاقت اور لابنگ کے ساتھ اپنی کوششوں میں مصروف ہیں۔

ان حالات میں تحفظ ختم نبوت کی محنت سے وابستہ سنجیدہ کارکنوں کو بالخصوص اور پاکستان کی امت مسلمہ کو بالعموم یکسوئی کے ساتھ الحاد فی الدین کی ان کوششوں کا سد باب کرنا چاہیے۔ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ اللہ نے اپنا دین غالب رہنے کے لیے ہی نازل فرمایا ہے۔ قیامت تک باطل پرستوں کا ابطال اور الحاد نہادوں کی کجی اس دین کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ لیکن ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ابلیس کے لشکروں نے اس معرکے کو آخری جنگ سمجھتے ہوئے اپنی پوری توانائی جھونک دینے کا فیصلہ کیا ہوا ہے۔ خدانہ کردہ اگر ہم نے اس وقت اپنی ذمہ داری کا ادراک نہ کیا اور کفر کی اس اندھیری آگ کو بجھانے میں اپنی محنتیں صرف نہ کیں تو اندیشہ ہے کہ ابابیلوں کا رب ہمیں روئے زمین سے مٹادے اور ہمارے نعم البدل میں اپنے دین کے ایسے محافظ پیدا کرے جو ہماری طرح ذاتی جھگڑوں، فرقہ وارانہ منافرتوں، جماعتوں اور دھڑوں کے تعصبات سے آلودہ نہ ہوں اور خالص ہمارے رب کی اطاعت اور ہمارے نبی کی محبت سے سرشار ہوں۔

علامہ ابتسام الٰہی ظہیر

سالانہ احرار ختمِ نبوت کانفرنس چناب نگر

سید عطاء اللہ شاہ بخاری برصغیر کے عظیم رہنما، بے مثل خطیب اور بلند پایہ عالم دین تھے۔ انہوں نے برصغیر کے مسلمانوں کی بیداری میں نمایاں کردار ادا کیا۔ اگر سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی خدمات کا جائزہ لیا جائے تو ان کی خدمات دو بنیادی نکات کے گرد گھومتی ہیں۔ انہوں نے تحریک آزادی کیلئے نمایاں کردار ادا کیا، برصغیر کے طول و عرض میں بڑے بڑے اجتماعات سے خطاب کر کے لوگوں کو انگریز سامراج سے آزادی حاصل کرنے کیلئے متحرک کیا۔ ان کی دوسری اہم خدمت یہ ہے کہ انہوں نے تحریک ختم نبوت میں مثالی کردار ادا کیا۔ انہوں نے 1934ء میں تحریک ختم نبوت کو منظم کرنے کے لیے اپنے سفر کا آغاز قادیان سے کیا۔ 29 دسمبر 1929ء کو انہوں نے مجلس احرارِ اسلام کی بنیاد رکھی اور اس کے بانی رہنما کی حیثیت سے برصغیر کے طول و عرض میں بہت سے اسفار کیے۔ انہوں نے مجلس احرار اور ختم نبوت کے پیغام کو برصغیر کے طول و عرض میں پھیلانے کیلئے اپنی زندگی کو وقف کیے رکھا۔ شاہ صاحب کو اپنی جرأتِ اظہار اور بے باکی کی وجہ سے قید و بند کی صعوبتوں کو بھی برداشت کرنا پڑا اور تاریخی دستاویزات کے مطابق وہ تقریباً ساڑھے بارہ برس تک قید و بند میں رہے۔

سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی رحلت کے بعد مجلس احرارِ اسلام نے اس مشن کو آگے بڑھانے کے لیے اپنے آپ کو منظم رکھا۔ چناب نگر میں مجلس احرارِ اسلام کے زیر اہتمام ہر سال 11 اور 12 ربیع الاوّل کو دوروزہ سالانہ کانفرنس کا انعقاد کیا جاتا ہے جس میں ملک بھر سے جید اور نامور علما کو مدعو کیا جاتا ہے۔ مجھے بھی گزشتہ برسوں کے دوران اس کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی جاتی رہی لیکن دیگر بہت سی مصروفیات اس کانفرنس میں شرکت کے راستے میں حائل ہوتی رہیں۔ اس سال جب مجھ سے سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے نواسے اور مجلس احرارِ اسلام کے امیر سید کفیل شاہ بخاری اور نائب امیر عبداللطیف چیمہ نے رابطہ کیا تو میں نے کانفرنس میں شرکت کی حامی بھر لی۔

11 ربیع الاوّل کو عشا کی نماز کے بعد قرآن وسنہ موومنٹ چنیوٹ کے چیئرمین مدثر رحمانی، فیصل آباد کے چیئرمین ڈاکٹر طاہر مصدق اور دیگر احباب کے ہمراہ میں جب مسجد احرار چناب نگر پہنچا تو وہاں کفیل شاہ بخاری نے اپنے ساتھیوں کے ہمراہ بھرپور انداز سے ہمارا استقبال کیا۔ کفیل شاہ بخاری نے عطاء اللہ شاہ بخاری کی خطابت اور ان کی جرأت کے بہت سے واقعات بیان کیے۔ اس موقع پر والد گرامی علامہ احسان الٰہی ظہیر شہیدؒ کے ملک بھر میں ختم نبوت اور دیگر موضوعات پر خطابات کے حوالے سے بھی سیر حاصل گفتگو ہوئی۔ کفیل شاہ صاحب نے بتلایا کہ والد

گرامی جب ملتان تشریف لاتے تو وہ بڑے شوق سے ان کا خطاب سننے کیلئے جاتے تھے۔ کانفرنس سے جید علما کرام ختم نبوت کے موضوع پر اپنے اپنے انداز میں اظہارِ خیال کرتے رہے۔ مجھے بھی اس موقع پر اپنے خیالات کے اظہار کا موقع ملا۔ میں نے جن گزارشات کو سامعین کے سامنے رکھا' ان کو کچھ ترامیم اور اضافے کے ساتھ قارئین کی نذر کرنا چاہتا ہوں:

اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام کو مختلف علاقوں اور اقوام کی رہنمائی کے لیے مبعوث کیا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کو اپنی قوم کی رہنمائی کے لیے، حضرت ہود علیہ السلام کو قوم عاد کی رہنمائی کے لیے، حضرت صالح علیہ السلام کو قوم ثمود کی رہنمائی کے لیے اور حضرت شعیب علیہ السلام کو قوم مدین کی رہنمائی کے لیے مبعوث کیا۔ اسی طرح حضرت لوط علیہ السلام قوم سدوم کی رہنمائی کا فریضہ انجام دیتے رہے۔ حضرت موسیٰ' حضرت ہارون' حضرت داؤد' حضرت سلیمان' حضرت زکریا' حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام نے بنی اسرائیل کی رہنمائی کا فریضہ انجام دیا لیکن جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا گیا تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے سورۃ الاعراف کی آیت: 158 میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت و نبوت کی جامعیت کا اظہار فرمایا: ''آپ کہہ دیجئے کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اس اللہ کا بھیجا ہوا (رسول) ہوں''۔ اسی طرح اللہ تبارک وتعالیٰ نے سورۂ سبا کی آیت: 28 میں اس حقیقت کو کچھ یوں بیان فرمایا: ''ہم نے آپ کو تمام لوگوں کے لیے خوشخبریاں سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے' ہاں مگر (یہ صحیح ہے) کہ لوگوں کی اکثریت بے علم ہے''۔ چونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمیع انسانیت کے مقتدا ہیں' اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ تبارک وتعالیٰ نے رسالت و نبوت کے سلسلے کو ہر اعتبار سے تمام فرما دیا۔ اور سورۃ الاحزاب کی آیت: 40 میں اس امر کا اعلان فرما دیا: ''محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں بلکہ وہ اللہ کے رسول ہیں اور سب انبیا کے آخر میں (سلسلۂ نبوت ختم کرنے والے) ہیں''۔

عقیدۂ ختم نبوت کے حوالے سے چند اہم احادیث درج ذیل ہیں:

صحیح بخاری و صحیح مسلم' مسند احمد اور سنن الکبریٰ للبیہقی میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اور سابقہ انبیاء کرام کی مثال ایسی ہے کہ جیسے ایک شخص نے ایک خوبصورت گھر بنایا مگر ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی۔ لوگ اس گھر کو دیکھ کر اس کی خوبصورتی پر تعجب کرتے ہیں' مگر کہتے ہیں کہ کیا خوب ہوا گر (وہ آخری) اینٹ بھی اپنی جگہ پر لگا دی جائے' پس میں وہ اینٹ ہوں اور میں آخری نبی ہوں۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ''قیامت اُس وقت تک نہیں آئے گی جب تک تیس بڑے

کذاب نہیں آئیں گے اور ان میں سے ہر ایک کا یہ دعویٰ ہوگا کہ وہ اللہ کا رسول ہے‘‘۔ صحیح بخاری میں حضرت سعدؓ سے روایت ہے کہ ’’رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جنگ تبوک کے لیے نکلے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو مدینہ میں اپنا نائب مقرر کیا۔ حضرت علیؓ نے عرض کی کہ (میں تو میدانِ جنگ کا سوار ہوں) کیا آپ مجھے بچوں اور عورتوں کے پاس چھوڑ کر جانا چاہتے ہیں؟ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! کیا آپ اس بات پر خوش نہیں کہ آپ کو مجھ سے وہی نسبت ہو جو موسیٰ کو ہارون علیہما السلام سے تھی، مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں‘‘۔ صحیح بخاری میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ’’بنی اسرائیل پر انبیاء کرام حکومت کرتے اور ان کی رہنمائی بھی کرتے رہے۔ جب ایک نبی کا انتقال ہو جاتا تو دوسرا نبی ان کی جگہ لے لیتا۔ میرے بعد کوئی نبی تو نہیں ہوگا؛ تاہم خلفا ہوں گے اور تعداد میں بہت ہوں گے‘‘۔ سنن ترمذی میں حدیث ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’میرے بعد تیس بڑے جھوٹے آئیں گے اور ان میں سے ہر ایک کا یہ دعویٰ ہوگا کہ وہ نبی ہے جبکہ میں خاتم النبیین ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں‘‘۔

قرآن مجید کی آیاتِ بینات اور احادیث طیبہ میں گو اس مسئلے کو بڑی وضاحت سے بیان کر دیا گیا لیکن بدقسمتی سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک سے لے کر آج تک بہت سے لوگ نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرتے رہے اور ہر دعویٰ کرنے والا ناکام و نامراد رہا۔ پاکستان میں منکرین ختم نبوت کو دائرۂ اسلام سے خارج قرار دلانے کے لیے علماء کرام نے بہت محنتیں کیں اور مختلف ادوار میں مختلف طرح کی تحریکیں چلائی گئیں لیکن اس کو قانونی حیثیت دلانے کا موقع اُس وقت آیا جب 7 ستمبر 1974ء کو پاکستان کی قومی اسمبلی نے اس بات کو طے کر دیا کہ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا منکر ہے، وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔ بعد میں اس فیصلے کو قانونی حوالے کے طور پہ دنیا کے مختلف ممالک میں پیش کیا جاتا رہا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی چوکھٹ کے تحفظ کیلئے جس طرح علمائے اسلام اپنا کردار ادا کرتے رہے، آج پھر اسی جذبے کے ساتھ اس عقیدے کو عام کرنے کی بھرپور انداز سے کوشش کی جانی چاہیے اور یہ بات دنیا کے سامنے رکھنی چاہیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر امت کسی قسم کا سمجھوتا کرنے کے لیے تیار نہیں۔ عوام نے علما کرام کے خطابات کو بڑی توجہ سے سنا اور یوں احرار ختم نبوت کانفرنس اپنے جلو میں بہت سی یادوں کو لیے مکمل ہوئی۔

سید عطاء المنان بخاری

خطبہ استقبالیہ

بموقع 51ویں سالانہ احرار ختم نبوت کانفرنس چناب نگر

26 اگست 2026ء مطابق 12 ربیع الاول 1448ھ

بسم الله الرحمن الرحیم نحمده ونصلی علی رسوله الکریم .اما بعد

حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم، قائدین احرار، جانثاران ختم نبوت، رضا کاران وفدایان احرار، آپ پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمتیں ہوں۔

میں نے جب سے شعور کی آنکھ کھولی تو خود کو احرار ہی پایا۔ اور جب سے باقاعدہ جماعت میں شامل ہوا اس روز سے آج تلک جہاں جماعت نے جو خدمت لگائی اس کو انجام دیا اور اسے اپنے لیے سعادت سمجھا۔

آج مجھے احرار ختم نبوت کانفرنس کی مجلس استقبالیہ نے آپ حضرات کا شکریہ ادا کرنے اور آپ کا خیر مقدم کرنے کا حکم دیا ہے۔

میں آپ سب حضرات کا شکر گزار ہوں جو دور دراز کا سفر کر کے اس شدید موسم میں سفر کی تھکن اور موسم کی سختی برداشت کر کے یہاں تشریف لائے۔

اس کانفرنس کا مقصد یہ ہے کہ ہم حضور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم کے منصبِ ختم نبوت کے تحفظ، قادیانی فتنہ کے باطل عقائد ونظریات کو جاننے، محافظین ختم نبوت کی خدمات اور شہداء کی قربانیوں کے ایمان افروز واقعات سے اپنے ایمانوں کو جلا بخشنے کے لیے حاضر ہوتے ہیں تاکہ یہ حاضری آخرت میں ہماری بخشش اور شفاعت کا ذریعہ بنے۔

آپ جانتے ہیں کہ ہم یہاں کتنی مشکل گھاٹیاں عبور کر کے پہنچے۔ نصف صدی اس دشت کی سیاحی میں بیت چکی ہے۔ لیکن دنیا جانتی ہے، حالات بدلتے رہے، زمانے نے بہت سی کروٹیں لیں، بہت سے اتار چڑھاؤ آئے لیکن ہم نے اپنے مقصد اور منزل کو پیش نظر رکھا۔ ہمارا سفر یقیناً بہت کٹھن اور مشکل ضرور تھا لیکن ہم نتائج سے بے پروا ہو کر چلے۔ اللہ تعالیٰ کی نصرت اور مدد ہمارے شاملِ حال رہی۔

چناب نگر میں داخل ہونا اور مسلمانوں کے اس پہلے مرکز کا قیام ناممکن تھا جو اللہ کی مدد اور اکابر احرار کی قربانیوں سے ممکن ہوا۔ اور آج اس کی بہاریں آپ کے سامنے ہیں۔

مجلس احرار اسلام نے ہمیشہ ملک وملت کی بقاو استحکام اور نفاذ اسلام کی جدو جہد کی اور "ان الحکم الا للہ" کا ابدی وآفاقی پیغام دنیا تک پہنچایا۔ ہم اللہ کی دھرتی پر اللہ کے نظام کو اللہ کے بندوں کے ذریعے قائم کرنا چاہتے ہیں اور اس نظام کے سوا تمام طاغوتی نظاموں کا ٹاٹ لپیٹ دینا چاہتے ہیں۔

انسان خودغرض ہے اور وہ اپنی حاکمیت چاہتا ہے اور اس عارضی غلبہ واقتدار کے لیے خدا کی نافرمانی پر اتر آتا ہے۔ جبکہ اس میں دنیا میں بھی خسارہ ہے اور آخرت کی سزا تو یقینی ہے۔

لیکن مجلس احرار دنیا کو دنیا کی خاطر کمانے کے قائل نہیں، وہ دنیا کو "مزرعۃ الآخرہ" تسلیم کرتی ہے اور اس دنیا میں ایسی کمائی کرنے کی قائل ہے جو آخرت کو ضائع نہ کرے۔

''تاریخ انسانی میں آج سے ساڑھے چودہ سو سال پہلے ایک خوشگوار واقعہ رونما ہوا۔ دنیا نے دیکھا کہ ایک یتیم جو غربت میں پلا، بڑا اور جوان ہوا۔ عزم صالح لے کر اٹھا اور اس کی قیادت کو غربت کی وجہ سے قبول کرنے سے انکار کر دیا گیا۔ لیکن وہ برابر غریبوں کی صالح فوج تیار کرنے میں منہمک رہا حتیٰ کہ سرمایہ دار دنیا کے قیصر وکسریٰ اس کے سامنے خاک چاٹنے لگے۔''

احرار کو غریبوں کی جماعت ہونے پر فخر ہے اور اس دعوے کے ساتھ ویسی مشکلات بھی آن پڑتی ہیں۔ ہمارے بڑوں نے مکی دور جیسی زندگی بڑی عزیمت سے گزاری اور آج یہ رونق، بہاریں اور تروتازگی انہی کی قربانی وایثار کی بدولت ہے۔ ہمیں اپنی اصل کو نہیں بھولنا۔ ہم میں سے وہ غدار ہے جو کسی سرمایہ دارانہ نظام سے مطمئن ہونے کی کوشش کریں۔ اپنی اس غریب جماعت سے وفاداری کریں۔ ان شاءاللہ اسی غیر سرمایہ دارانہ نظام کی بدولت ہی سب کچھ ملے گا۔

مجلس احرار اسلام کی 2022 تا 2026 پانچ سالہ انتخابی مدت مکمل ہو رہی ہے اور ملک بھر میں نئی رکنیت سازی و تنظیم سازی کا عمل جاری ہے۔ احرار کی مرکزی مجلس عاملہ کا مجھ پر اعتماد ہے کہ انہوں نے اس انتخابی عمل کو مکمل کرنے کی ذمہ داری مجھے سونپ کر عزت بخشی۔ میں آپ سب سے کہوں گا کہ اس قافلۂ حق پرست اور قافلۂ حریت میں شامل ہوں اور سید الاحرار حضرت امیر شریعت سید عطاءاللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے مشن کو لے کر تحفظ ختم نبوت اور فتنۂ قادیانیت کے استیصال کی اس عظیم جدو جہد کا حصہ بنیں۔ یہ براہ راست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کی خدمت اور اس سے محرومی بدبختی اور خسران کا ذریعہ ہے۔ انتہا درجے کے تنگ دل اور متعصب فرقہ پرست آپ کو فرقہ پرست کہیں گے، ان کی پرواہ نہ کریں، کتوں کو بھونکنے دیں اور کاروان کو اپنی منزل کی طرف چلنے دیں۔

وعواء الکلب لا یضر الشمس

مجلس احرار اسلام نے ختم نبوت کے مقدس مشن کی آبیاری ہزاروں شہداء کے لہو سے کی اور سنت صدیقی زندہ کرتے ہوئے 1953 میں یمامہ کی یاد تازہ کر دی۔

ہم حکومت سے کہتے ہیں کہ یہ وطن کسی قادیانی یا قادیانی نواز سرمایہ دار و جاگیردار کا نہیں اور نہ ہی اسے قادیانیوں کا اکھنڈ بھارت بننے دیا جائے گا۔ بلکہ اس وطن میں حکومت الٰہیہ قائم ہوگی، اسلام نافذ ہوگا اور ہم رب سے کیا وعدہ پورا کر کے لاکھوں شہداء کے خون سے وفاداری کا عہد نبھائیں گے۔

مجلس احرار اسلام اگر چہ مروجہ سیاست کا حصہ نہیں لیکن پاکستان کی نظریاتی اور جغرافیائی سرحدات کی محافظ ہے اور ملک کے داخلی و خارجی تمام معاملات پر نگاہ رکھے ہوئے ہے۔ ایک محبِ وطن جماعت ہونے کے ناطے اپنی ایک مستقل رائے رکھتی ہے اور اس کا اظہار اپنا حق سمجھتی ہے۔

ہم اس اجتماع کے توسط سے اعلان کرتے ہیں کہ آئندہ بلدیاتی انتخابات میں قادیانی اور قادیانی نواز امیدواروں کو کسی صورت ملکی سیاست کا حصہ نہیں بننے دیں گے۔

احرار ساتھیو!

جماعت کی تنظیم، ترقی و کامیابی کے لیے انتہائی ضروری ہے۔ اپنے اندر نظم پیدا کریں، باہمی اعتماد کا ماحول بنائیں، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دیتے ہوئے جماعت کے شعبہ جات کو فعال کریں، رکنیت سازی کا عمل جلد سے جلد مکمل کر کے ذمہ دار اور ذاتی جاہ وحشم کی بدبو سے پاک افراد کو مناصب تفویض کریں۔

دورِ جدید کے تقاضوں کے پیش نظر جلد ہی احرار کا شعبہ ڈیجیٹل میڈیا ان شاء اللہ منظم و فعال ہوگا۔ ہم ہر علاقہ میں ذمہ دار مقرر کر کے باہم مربوط ایک نیٹ ورک قائم کریں گے۔

آپ احرار کے سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کے ساتھ منسلک ہوں اور جماعتی سرگرمیوں کو دوسروں تک پہنچانے میں اپنا کردار ادا کریں۔ جماعت کا آرگن ماہنامہ ''نقیب ختم نبوت'' خریدیں، پڑھیں اور پڑھے لکھے طبقے تک پہنچائیں۔

انسانیت کی خدمت رب کی رضا کا ذریعہ ہے۔ احرار کا شعبہ خدمت خلق ملک بھر میں اپنی خدمات انجام دیتا ہے۔ چناب نگر میں مسلم ہسپتال قائم ہے جس میں ماہانہ فری میڈیکل کیمپ و آئی کیمپ لگایا جاتا ہے اور ہزاروں مریضوں کا علاج ہوتا ہے۔

آج ان شاء اللہ باقاعدہ آئی کلینک کا افتتاح بھی ہوگا اور جلد ہی اسے چناب نگر کے عوام وخواص کی خدمت کے لیے فعال کر دیا جائے گا۔ ہم پُرعزم ہیں کہ یہاں ایک معیاری ہسپتال قائم کیا جائے۔

علم روشنی ہے اور جس قوم کے افراد زیورِ تعلیم سے آراستہ ہوں وہ ہمیشہ سربلند اور ترقی کی راہ پر گامزن ہوتی ہے۔ مجلس کے شعبہ تعلیم کے تحت ملک بھر میں مکاتب، مدارس و جامعات قائم ہیں اور عصری علوم کے لیے چناب نگر میں بخاری ماڈل ایلیمنٹری سکول گزشتہ 30 برس سے مسلمان طلباء وطالبات کو زیورِ تعلیم سے آراستہ کر رہا ہے۔

شعبہ نشر واشاعت کے تحت تاریخ احرار اور تحفظ ختم نبوت کے لیے خدمات احرار، خطبات احرار، ردِ قادیانیت،

ختم نبوت کورسز اور دیگر عنوانات پر لٹریچر کثیر تعداد میں شائع اور تقسیم کیا جاتا ہے۔

حضرات محترم! اسلام سے بڑی کوئی نعمت نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم محسن انسانیت ہیں جنہوں نے زندگی کا شعور دیا اور نارِ جہنم سے خلاصی کا پروانہ ایمان کی صورت میں عطا فرمایا۔ احرار کا شعبہ دعوتِ اسلام غیر مسلموں کو اسلام کی دعوت دینے میں مصروف ہے اور سیکڑوں لوگ اسلام قبول کر کے شفاعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے مستحق بن چکے ہیں۔

احرار دوستو!

بیت المال جماعت کے لیے ریڑھ کی ہڈی کے مترادف ہے، تمام ماتحت مجالس کے ذمہ داران اس کو مضبوط بنائیں تاکہ یہ خدمت مزید احسن انداز سے انجام دی جا سکے۔

احرار ساتھیو!

عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کو حرزِ جان بنائیں اور شب و روز اس کی خدمت میں صرف کر دیں اور اس راہ میں آنے والی آزمائشوں پر "**ان ذلک من عزم الامور**" کو پیش نظر رکھتے ہوئے اللہ سے صبر واستقامت کی توفیق مانگیں۔

ہم جس وادی میں اترے ہیں یہاں پھول نہیں خار ہیں، جن کے مشن کے وارث بنے ہیں انہوں نے بہت مشکل گھاٹیاں عبور کیں، قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں، تختۂ دار پر لٹکائے گئے، انگریز سامراج سے ٹکر لی، قادیانی فتنے کی سرکوبی کی، تحفظ ختم نبوت کے لیے جانیں وار دیں اور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح نو کمپرومائز کی پالیسی اختیار کی۔ آیئے! عہد کیجیے احرار کے اس خوبصورت چمن کو سجائیں، سواریں گے اور اپنے خون جگر سے اس کی آبیاری کریں گے۔ ان شاءاللہ والسلام

ماہانہ مجلس ذکر و اصلاحی بیان

بہ فیضانِ نظر ابن امیر شریعت حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری رحمۃ اللہ علیہ

29 اکتوبر 2026ء
جمعرات بعد نماز مغرب

دارِ بنی ہاشم
مہربان کالونی ملتان

حضرت حافظ سید محمد کفیل بخاری دامت برکاتہم
(امیر مجلس احرار اسلام پاکستان)

نوٹ: ہر انگریزی ماہ کی آخری جمعرات کو بعد نمازِ مغرب درسِ قرآن ہوتا ہے

الداعی انتظامیہ مدرسہ معمورہ دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان 061 4511961

مولانا ابوریحان عبدالغفور سیالکوٹیؒ　(قسط نمبر:4)

عقیدۂ ایصالِ ثواب

۲۰...... "وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَ تْ إِلَى رسول الله – صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ – فَقَالَتْ: اَحُجُّ عَنْ أُمِّي وَقَدْ مَاتَتْ؟ قَالَ: " أَرَأَيْتِ عَلَى أُمِّكِ دَيْنٌ فَقَضَيْتِيهِ قَالَتْ: بَلَى، فَأَمَرَهَا أَنْ تَحُج" (رواہ الطبرانی بحوالہ تفسیر مظہری عربی ج:۹ص:۱۲۸)

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر فرماتے ہیں کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگی کہ: میری ماں انتقال کر گئی ہے، کیا میں اس کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ بتا اگر تیری ماں پر کچھ قرضہ ہوتا تو کیا تو ادا کرتی (اور کیا پھر وہ ادا بھی ہو جاتا یا نہیں)؟ اس نے کہا: کیوں نہیں (میں ادا بھی کرتی اور وہ ادا بھی ہو جاتا) اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو اپنی ماں کے لیے حج کرنے کا حکم دے دیا۔

"وفي روايه لابن عباس عندالنسائي أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَبِيهَا مَاتَ وَلَمْ يَحُجَّ، قَالَ: حُجِّي عَنْ أَبِيكِ (نسائي ج: ۲ ص: ۳)

۲۱...... " عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ – صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ – فَقَالَ: إِنَّ أَبِي مَاتَ وَلَمْ يَحُجَّ حَجَّةَ الْإِسْلَامِ؟ فَقَالَ: " أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَى أَبِيكَ دَيْنٌ أَكُنْتَ تَقْضِيهِ عَنْهُ؟"، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: " فَإِنَّهُ دَيْنٌ عَلَيْهِ فَاقْضِهِ." (رواہ البزار والطبرانی بسند حسن بحوالہ تفسیر مظہری ج:۹ص:۱۲۸)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خدمت میں حاضر ہو کر عرض پیرا ہوا کہ میرا باپ فوت ہو گیا اور فرض حج نہ کر پایا (کیا میں اس کی طرف سے حج کر سکتا ہوں)؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ بتا اگر تیرے باپ پر قرض ہوتا (جو اپنی زندگی میں ادا نہ کر سکا ہوتا) تو کیا تو اس کی طرف سے ادا کرتا؟ اس نے کہا: جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو یہ بھی اس پر ایک قرض تھا تو ادا کر دے۔

"وفي رواية لابن عباس: أفاحُجُّ عنه؟ قال: أرأيتَ لو أنّ أباكَ تركَ دَيناً عليه أقضيتَه عنه؟ قال: نَعم، قال: فاحُجُجْ عن أبيكَ (رواہ الدارقطنی بحوالہ نیل الاوطار ج:۵ص:۱۱ومثلہ فی ابن ماجہ ص:۲۰۸)

۲۲...... عن ابن عباس أنَّ النبيَّ –صلى الله عليه وسلم– سمعَ رجلًا يقولُ: لبيك عن شُبرمة، قال: »حَجَجْتَ عن نفسِكَ؟« قال: لا، قال: »حُجَّ عن نفسكَ، ثم حُجَّ عن شُبرمةَ« (ابوداؤد ج:۱ص:۲۵۲، ابن ماجہ ص:۲۰۸)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو سنا (وہ شبرمہ کی طرف سے حج کا احرام باندھتے ہوئے) لبیک عن شبرمہ کہہ رہا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: شبرمہ کون ہے؟ اس نے کہا کہ میرا بھائی تھا، یا (کہا کہ) میرا کوئی عزیز وقریب تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: کیا تو اپنا حج کر چکا ہے؟ اس نے کہا: نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ حج پھر کر لیجئے۔

۲۳......عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ اِمْرَاَةً جَاءَ تْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: اِنَّ اُمِّي نَذَرَتْ اَنْ تَحُجَ فلم تحج حتىٰ ماتت اَفَاَحُجُّ عَنْهَا؟ قَالَ: حُجِّي عَنْهَا، اَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلٰى اُمِّكِ دَيْنٌ اَكُنْتِ قَاضِيَتَهُ؟) قَالَتْ: نَعَمْ، فَقَالَ: (اقْضُوا اللّٰهَ الَّذِي لَهُ، فَاِنَّ اللّٰهَ اَحَقُّ بِالْوَفَاءِ) .رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (صحيح بخاری ج: ۱ ص :۲۵۰)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ جہینہ کی ایک عورت، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی میری ماں نے نذر مانی تھی کہ وہ حج کرے گی، اس نے حج نہیں کیا اور مر گئی، کیا میں اس کی طرف سے حج کرلوں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں تو اس کی طرف سے حج کر لے، مجھے بتا اگر تیری ماں پر قرضہ ہوتا تو کیا ادا کرتی (کہ نہ کرتی؟ ظاہر ہے کہ ضرور ادا کرتی) بس اسی طرح اللہ تعالیٰ کا قرض (بھی) ادا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ زیادہ لائق ہے کہ اس کا قرض ادا کی جائے۔

"وفي رواية له عنه النسائي: أمَرتِ امرأةُ سِنان بن سلمة الجُهنيّ أن يسألَ رسولُ اللهِ صلَّى اللهُ عليه وسلَّم أنَّ أمَّها ماتت ولم تحُجَّ، أفيُجزِءُ عن أمِّها أن تحُجَّ عنها؟ قال: نعم، لو كان على أمِّها ديْنٌ فقضته عنها، ألم يكُنْ يُجزِءُ عنها، فلتحُجَّ عن أمِّها (نسائی ج: ۲ ص: ۳)

قربانی کا ایصال ثواب:

امام ابوداؤد نے اپنی کتاب سنن ابی داؤد میں باب باندھا ہے "بـاب الاضـحية عـن الميت" یعنی میت کی طرف سے قربانی کرنے کا باب۔ اس میں یہ حدیث ذکر کی ہے۔

۲۴......"عَنْ حَنَشٍ قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا رضي الله عنه يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ فَقُلْتُ لَهُ مَا هَذَا؟ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَوْصَانِي أَنْ أُضَحِّيَ عَنْهُ فَأَنَا أُضَحِّي عَنْهُ". (ابوداؤد ج:۲ ص: ۳۸۵)

ترمذی شریف میں "اوصانی" کے بجائے "امرنی" کا لفظ ہے، اور آخر میں اس کا بھی اضافہ ہے کہ "فلا ادعه ابدا"۔ (ترمذی ج:۱ص:۲۱۶)

ترجمہ: حضرت حنش کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو (ہر سال) دو مینڈھے قربانی کرتے دیکھا تو پوچھا کہ حضرت یہ کیا (قصہ) ہے؟ اس پر انہوں نے فرمایا کہ: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی تھی (اور حکم

دیا تھا) کہ میں ان کی طرف سے (بھی) قربانی کیا کروں، سوایک مینڈھا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے قربانی کرتا ہوں چنانچہ میں یہ (کرتا رہوں گا) کبھی نہ چھوڑوں گا۔

۲۵......"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُضَحِّيَ اشْتَرَى كَبْشَيْنِ عَظِيمَيْنِ سَمِينَيْنِ أَقْرَنَيْنِ أَمْلَحَيْنِ مَوْجُوئَيْنِ، فَذَبَحَ أَحَدَهُمَا عَنْ أُمَّتِهِ لِمَنْ شَهِدَ لِلّٰهِ بِالتَّوحِيدِ وَشَهِدَ لَهُ بِالْبَلَاغِ، وَذَبَحَ الْآخَرَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍصلى الله عليه وسلم". (ابن ماجه ص :۲۲۵، ۲۲٦)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب قربانی کا ارادہ فرماتے تو دو موٹے، پلے ہوئے، سینگدار، چتکبرے اور خصی مینڈھے خریدتے، ایک تو اپنی امت کے ہر اس شخص کی طرف سے ذبح کرتے جو اللہ تعالیٰ کی توحید اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی شہادت دیتا ہو، اور دوسرا مینڈھا، محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور آل محمد (یعنی اپنے اور اپنے گھر والوں) کی طرف سے ذبح کرتے۔

۲٦......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے لیے ایک مینڈھا منگوایا، جس کے کھر، پیٹ اور آنکھیں سیاہ تھیں اس کو ذبح کرتے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا پڑھی:

"بسم الله تقبل من محمد و آل محمد و من امة محمد"

(صحیح مسلم ج:۲ص:۱۵٦، ابوداؤد ج:۲ص:۳۸٦)

ترجمہ:......اللہ کے نام سے، اے اللہ یہ قربانی محمد، آل محمد اور امت محمد کی طرف سے قبول فرما (علیہ وعلی آلہ الف الف تحیۃ وسلام)۔

۲۷:......حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الاضحیٰ کے دن دو، سینگدار، چتکبرے اور خصی مینڈھے ذبح کیے، جب ان کو ذبح کرنے کے لیے لٹایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا پڑھی:

اللهم منک ولک عن محمد و امته بسم الله والله اکبر . (ابوداؤد ج:۲ص:۳۸٦، ابن ماجہ ص:۲۲۵)

ترجمہ:......اے اللہ! یہ تیری ہی توفیق سے ہے اور تیرے ہی لیے ہے، محمد اور اس کی امت کی طرف سے اس کو قبول فرما، بسم اللہ واللہ اکبر (صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس طرز عمل کی پیروی میں ہی امت کا معمول چلا آ رہا ہے، اپنے اکابر اسلاف کی طرف سے قربانیاں کرنے کا، اور کسی کی طرف سے قربانی کرنے کا مقصد اس کو قربانی کا ثواب پہنچانا ہی ہوتا ہے نہ کہ کچھ اور۔

ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی امت کی طرف سے قربانی کا فائدہ اور ثواب اگر امت کو نہ پہنچتا ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ عمل ہرگز نہ فرماتے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی امت کی طرف سے قربانی فرمانا اس بات کی روشن دلیل ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس قربانی کا فائدہ، امت کو یقیناً پہنچتا ہے اور یہی حقیقت ہے ''ایصال ثواب'' کی۔

صدقات وخیرات کا ایصال ثواب:

۲۸...... عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أُمِّي افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا، وَلَوْلَا ذَالِکَ لَتَصَدَّقَتْ وَأَعْطَتْ، أَفَيُجْزِي أَنْ أَتَصَدَّقَ عَنْهَا؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ، فَتَصَدَّقِي عَنْهَا (ابوداؤد ج: ۲ ص: ۳۹۸)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے عرض کیا: یارسول اللہ! میری ماں اچانک انتقال کرگئی، اگر اچانک انتقال نہ کرتی تو صدقہ کرتی اور دیتی، تو کیا یہ جائز ہے کہ میں اس کی طرف سے صدقہ کردوں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! (جائز ہے) لہٰذا تو اس کی طرف سے صدقہ کردے۔

۲۹...... عن ابی هريرة أنَّ رجلًا سأل رسول الله صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ: إنَّ أبي مات، وترک مالًا ولم يُوصِ، فهل يُكفِّرُ عنه أن أتصدق عنه؟ قال: نعم! (ابن ماجه ص :۱۹۵، نسائی ج: ۲ ص: ۱۳۲، صحيح مسلم ج:۲ ص: ۴۱)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ میرا باپ فوت ہوگیا ہے اس نے مال چھوڑا ہے اور وصیت کوئی نہیں کی، اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا اس کا کفارہ ہوجائے گا؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں (کفارہ ہوجائے گا)۔

۳۰...... عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي: »إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَتَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاجْعَلْهَا عَنْ أَبَوَيْکَ، فَإِنَّهُ يَلْحَقُهُمَا، وَلَا يَنْتَقِصُ مِنْ أَجْرِکَ شَيْئًا (شعيب الايمان البيهقي ج: ۲ ص :۲۰۴)

ترجمہ:...... عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے والد سے فرمایا تھا کہ جب تم کوئی صدقہ کیا کرو تو اس کو اپنے ماں، باپ کی طرف سے کردیا کرو، بس تحقیق وہ صدقہ (یعنی اس کا ثواب) ان کو پہنچ جایا کرے گا اور تمہارے اجر میں سے کچھ بھی کم نہ کرے گا۔

۳۱...... حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی والدہ ان کی غیر موجودگی میں فوت ہوگئیں اور کوئی وصیت نہ کرسکیں تو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: "يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أُمِّي تُوُفِّيَتْ وَأَنَا غَائِبٌ وَلَمْ تُوصِ، وَلَمْ

يَـمْـنَـعُهَا أَنْ تُوصِيَ إِلَّا غَيْبَتِي، أَرَأَيْتَ إِنْ تَصَدَّقْتُ اواعتقت لَهَا أَلَهَا أَجْرٌ؟ قَالَ: نَعَمْ .قَالَ: فَأُعْتِقُ عَنْهَا عَشْرًا رِقَابٍ" (مصنف عبدالرزاق ج: ۹ ص ۶۰)

ترجمہ: یارسول اللہ! میری والدہ میری عدم موجودگی میں فوت ہوگئیں اور وصیت نہ کر پائیں اور وصیت میں رکاوٹ میری عدم موجودگی ہی بنی، آپ ارشاد فرمائیے کہ اگر میں اس کے لیے صدقہ کروں یا (غلام، لونڈی) آزاد کروں تو کیا اس کو اس کا اجر ملے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (جواباً) فرمایا: ہاں (اس کو اجر ملے گا) اس پر حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اپنی ماں کی طرف سے دس گردنیں آزاد کیں۔

۳۲......ایسا ہی واقعہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو بھی پیش آیا تھا، انہوں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تھا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری والدہ مری غیوبت میں اچانک فوت ہوگئیں اور وصیت نہ کرسکیں میرا خیال ہے کہ اگر اس کو موقع ملتا تو وہ صدقہ خیرات کرتیں دھرتیں لیکن ان کو موقع نہ ملا تو اب "اینـفـعها شئ ان تصدقت به عنها؟" کیا اس کو کوئی چیز فائدہ دے گی اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں؟

ایک روایت میں یہ الفاظ وارد ہوئے ہیں: "افلها اجر ان تصدقت به عنها؟" کیا اس کو اجر ملے گا اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواباً ارشاد فرمایا "نعم" ہاں (اس کو تمہارا صدقہ کرنا فائدہ دے گا اور اس کو اجر ملے گا) اس پر حضرت سعد بن عبادۃ رضی اللہ عنہ نے اپنا باغ اپنی ماں کی طرف سے صدقہ کر دیا۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی پوچھا تھا کہ: فای الصدقة افضل ؟" کونسا صدقہ افضل ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "پانی" اس پر حضرت سعدؓ نے ایک کنواں کھدوادیا "هـذه لام سعد" یہ سعد کی والدہ کے ایصال ثواب کے لیے ہے، چنانچہ اس کنویں کو لوگ مدینہ منورہ میں "سقاية سعد" کے نام سے یاد کرتے اور جانتے تھے، یہ واقعہ تمام ہی صحاح ستہ میں مذکور ہے، چنانچہ ملاحظہ ہوں: (صحیح بخاری ج:۱ص:۱۸۶،۳۸۶، صحیح مسلم ج:۱ص:۳۲۴، نسائی ج:۲ص:۱۳۲، ترمذی ج:۱ص:۱۱۳، ابن ماجہ ۱۹۵، وغیرہا من کتب الحدیث)۔

۳۳......حضرت عمرو بن العاص اور حضرت ہشام بن العاص رضی اللہ عنہما دو بھائی ہیں، اور دونوں صحابی ہیں، ان کے والد عاص بن وائل کافر تھے، اور کفر پر ہی موت آئی، مرتے وقت اس نے اپنے ان دونوں بیٹوں کو وصیت کی کہ وہ اس کی طرف سے سو غلام آزاد کر دیں، حضرت ہشام رضی اللہ عنہ نے تو اپنے حصے کے پچاس غلام اپنے والد کی طرف سے آزاد کر دیے، جب کہ حضرت عمروؓ نے اپنے حصے کے پچاس غلام آزاد کرنے سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ لینا مناسب خیال کیا، چنانچہ انہوں نے اس سلسلے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے استفسار کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَوْ كَـانَ مُسْـلِـمًا، فَأَعْتَقْتُمْ عَنْهُ، أَوْ تَصَدَّقْتُمْ عَنْهُ، أَوْ حَجَجْتُمْ عَنْهُ، بَلَغَهُ ذَلِكَ" (ابوداؤ د ج: ۲

واللفظ له ص : ۳۹۹، مصنف عبدالرزاق ج: ۹ ص : ۶۲)

ترجمہ: ......اگر وہ مسلمان ہوتا پھر تم اس کی طرف سے غلام آزاد کرتے یا اس کی طرف سے صدقہ کرتے یا اس کی طرف سے حج کرتے تو اس کو اس کا ثواب پہنچتا (وہ چونکہ کافر تھا اس لیے اس کو اب ان میں سے کسی چیز کا بھی ثواب نہیں پہنچے گا لہٰذا اس کی طرف سے غلام آزاد کرنا اس کے حق میں بے فائدہ ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ مسلمان میت کو صدقہ وخیرات اور دیگر عبادات کا ثواب اگر ہدیہ کیا جائے تو وہ اس کو پہنچتا ہے، البتہ کافر کو نہیں پہنچتا، اس لیے ایصال ثواب کا انکار کرنے والے ذرا ٹھنڈے دل سے غور کریں کہ وہ شعوری یا غیر شعوری طور پر اپنا مقام کیا تجویز کر رہے ہیں۔

۳۴......عن انس سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: مَا مِنْ أَهْلِ بَيْتٍ يَمُوتُ مِنْهُمْ فَيَتَصَدَّقُونَ عَنْهُ بَعْدَ مَوْتِهِ؛ إِلَّا أَهْدَا له جِبْرِيلُ عَلَى طَبَقٍ مِنْ نُورٍ، ثُمَّ يَقِفُ عَلَى شَفِيرِ الْقَبْرِ فَيَقُولُ: يَا صَاحِبَ الْقَبْرِ الْعَمِيقِ، هَذِهِ هَدِيَّةٌ أَهْدَاهَا لكَ أَهْلُكَ فَاقْبَلْهَا، فَيَدْخُلُ عَلَيْهِ فَيَفْرَحُ بِهَا وَيَسْتَبْشِرُ، وَيَحْزَنُ جِيرَانُهُ الَّذِينَ لَا يُهْدَى إِلَيْهِمْ شَيْءٌ (رواه الطبرانی فی الاوسط بحواله تفسیر مظهری ج: ۹ ص: ۱۲۸)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ: جس گھر میں کوئی شخص فوت ہو جائے، پھر گھر والے اس کی طرف سے صدقہ کریں تو جبرئیل نور کے ایک طباق میں اس کو رکھتے، پھر میت کی قبر کے دہانے پر کھڑے ہو کر کہتے ہیں: اے گہری قبر والے یہ تحفہ ہے جو تیرے گھر والوں نے تجھے بھیجا ہے تو اس کو لے لے، اس طرح وہ مردہ وہ تحفہ لے کر شاداں وفرحاں قبر میں جاتا ہے (وہ تو خوش ہو رہا ہوتا ہے لیکن) اس کے پڑوسی جن کو کچھ نہیں بھیجا گیا ہوتا (یا کچھ نہیں بھیجا جاتا) وہ غمگین ہوتے ہیں۔ (جاری ہے)

☆......☆......☆

Saleem&Company
Bahar Chowk, Masoom Shah Road, Multan.
SINCE 1968
Manufacture of Quality
Furniture, Government
Contractors, Electronics
& General Order Suppliers
سلیم اینڈ کمپنی
0302-8630028
061 -4552446
فون نمبر:
بہار چوک معصوم شاہ روڈ ملتان
Email:saleemco1@gmail,com

خطاب: جانشین امیر شریعت مولانا سید ابومعاویہ ابوذر بخاری (ناقل: مولوی فیصل اشفاق) قسط نمبر:1)

سیرتِ صحابہ وصحابیات رضی اللہ عنہم اجمعین

مقام: للہ ٹاؤن جہلم — 06 رفروری 1981ء

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْراً کَمَا اَمَرَ وَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ الَّذِیْ اَرْسَلَ مُحَمَّدًا نَبِیًّا وَّ رَسُوْلًا وَّ شَاھِداً وَّ مُبَشِّراً وَّ نَذِیْراً وَّ دَاعِیاً اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَ سِرَاجاً مُنِیْراً وَ صَلَّ اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ آلِہٖ وَ اَزْوَاجِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ بَارَکَ وَ سَلَّمَ تَسْلِیْماً کَثِیْراً کَثِیْراً ...... اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۱ . یَا اَیُّھَا الَّذِینَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَی اللّٰہِ تَوْبَۃً نَّصُوحًا عَسیٰ رَبُّکُمْ أَن یُکَفِّرَ عَنکُمْ سَیِّئَاتِکُمْ وَیُدْخِلَکُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِی مِن تَحْتِھَا الْأَنْھَارُ یَوْمَ لَا یُخْزِی اللّٰہُ النَّبِیَّ وَالَّذِینَ آمَنُوا مَعَہُ نُورُھُمْ یَسْعیٰ بَیْنَ أَیْدِیھِمْ وَبِأَیْمَانِھِمْ یَقُولُونَ رَبَّنَا أَتْمِمْ لَنَا نُورَنَا وَاغْفِرْ لَنَا إِنَّکَ عَلیٰ کُلِّ شَیْءٍ قَدِیرٌ (التحریم)

۲ . لَا یَسْتَوِی مِنکُمْ مَنْ أَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ أُولٰئِکَ أَعْظَمُ دَرَجَۃً مِنَ الَّذِینَ أَنْفَقُوا مِنْ بَعْدُ وَقَاتَلُوا وَکُلًّا وَعَدَ اللّٰہُ الْحُسْنیٰ وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِیرٌ (الحدید)

۳ . وعن المِقدادِ بنِ الأسوَدِ، قال: سمِعتُ رسولَ اللّٰہِ صلَّی اللّٰہُ علیہ وسلَّم یقولُ: ”لا یَبْقیٰ علیٰ ظَھرِ الأرضِ بیتُ مَدَرٍ ولا وَبَرٍ إلَّا أَدْخَلَہُ اللّٰہُ کَلِمَۃَ الإسلامِ، بِعِزِّ عَزِیْزٍ أو ذُلِّ ذلیلٍ، إمَّا یُعِزُّھم اللّٰہُ فیجعَلُھم من أھلِھا، أو یُذِلُّھم فیَدینون لھا“ (مشکاۃ المصابیح)

صدق اللہ العظیم وصدق رسولہ النبی الکریم ونحن علی ذلک لمن الشاھدین والشاکرین والحمد للہ رب العالمین

تمہیدی کلمات

منتظمینِ جلسہ، بزرگانِ ملت، برادرانِ عزیز! جہاں تک میری یادداشت کام کرتی ہے میں تقریباً 14 برس کے بعد یہاں حاضر ہوا ہوں۔ نہ آنے کی بڑی وجہ مختصر بھی ہے اور بڑی طوالانی بھی۔ بس اتفاق ہے کہ دوستوں کا مجھ سے رابطہ نہیں رہا۔ اس کا افسوس تھا کہ ”للہ“ میں جہاں بڑی اچھی جماعت موجود تھی۔ میرا ان کا اتنا طویل فاصلہ ہوجانا میں سمجھتا ہوں کہ کائنات کی چیزوں اور آدمی کی تمنا اور خواہش کے درمیان اللہ کی تقدیر حائل ہے۔ جو کام آدمی کرنا چاہے اور نہ ہو تو سمجھ لیں کہ اس کے درمیان تقدیر حائل ہے۔ وہ نہیں ہوتا۔ اگر وہ کچھ مدت کے بعد ہوگیا تو وہ عارضی وقفہ ہے، اگر نہ ہو تو وہ دائمی جدائی ہے۔

جماعت صحابہ کے متعلق ہمارا نقطۂ نگاہ

مجلس خدام صحابہؓ ہمارا دینی شعبہ ہے۔ نام اس کا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی نسبت سے بظاہر لوگوں کو محدود معلوم ہوگا۔ لیکن یہ ان کی بھول اور غلط فہمی ہے، موجودہ دور کے پراپیگنڈے کی وجہ سے۔ ہمارا تو نقطۂ نگاہ یہ ہے کہ صحابہ سے بڑھ کر وسیع الظرف، فصیح المعنی، دوررس نام ہی دنیا میں کسی مخلوق کا نہیں ہے۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ جس دین کو ہم کہتے ہیں کہ یہ دین کامل ہے، یہ دین مکمل ہے، یہ اللہ کی وہ نعمت ہے جو اس نے میدان عرفات میں آخری آیت نازل کر کے مکمل فرمائی۔ جس کو کہتے ہیں کہ یہ دین آفاقی ہے، یہ بین الاقوامی ہے، یہ عالمی ہے، کہا جاتا ہے ناں؟ اسلام ایک بین الاقوامی دین ہے۔ اسلام عالمی مذہب ہے۔ اسلام انٹرنیشنل ریلیجن ہے۔ کہا جاتا ہے ناں؟ اگر وہ دین جو انٹرنیشنل کہلاتا ہے اگر اس کے لانے والے خود محدود ہوں تو وہ امت کو انٹرنیشنل دین پیش نہیں کر سکتے۔ اس لیے قرآن سے پہلے ماننا پڑے گا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین خود ساری کائنات میں سب سے بڑھ کر انٹرنیشنل حیثیت کے مالک ہیں۔ محدود شخصیت محدود چیز پیش کرتی ہے۔ اور جس کی وسعتیں اور عظمتیں دور تک پھیلی ہوئی ہوں ان کا پیغام بھی بڑا وسیع اور ہمہ گیر ہوتا ہے۔ خدا بے پناہ ہے۔ خدا واسع ہے، علیم وعظیم، عزیز ومقتدر ہے۔ اس کا نبی رؤف الرحیم ہے۔ المقفّی (سب کے بعد آنے والا) ہے، حاشر ہے، خاتم النبیین ہے، رحمۃ مہداۃ ہے، آخر النبیین ہے۔ تو اس کا دین آخر الادیان ہے۔ تو جو ساتھی اس کو خدا نے دیے وہ لکھ لو کہ وہ بھی مخلوق میں آخر الاصحاب ہیں۔ سابقہ نبیوں کو جو ساتھی ملے سو ملے۔ لیکن جو ساتھی خدا نے محمد کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو چن کر دیے ہیں، اب دنیا دوبارہ نہیں، دس مرتبہ مر کر دوبارہ پیدا ہو جائے ایسے آدمی مائیں دوبارہ نہیں جنیں گی۔ ہمارا یقین اور ایمان ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہیں تو محمد کریم ایک کروڑ پیدا کر سکتے ہیں لیکن اب ایسا ہوگا نہیں۔ خدا عاجز نہیں۔ خدا پابند نہیں۔ جس طرح مولانا تقریر میں فرما رہے تھے کہ خدا کسی کے مشورے کا محتاج نہیں۔ خدا کو کسی کی جھجک، رکاوٹ اور خوف نہیں ہے۔ اس کے اختیارات لامحدود ہیں۔ ساری مخلوق مل کر کھڑی ہو جائے، اس کا فیصلہ اگر ہو جائے تو اس کے فیصلے کا نقطہ اور شوشہ کوئی نہیں بدل سکتا۔ خدا نے فیصلہ کیا کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار رسول بھیجے تو پھر بتائیں کہ شیطان اور اس کا سارا لشکر خدا کے اس فیصلے کو بدل سکا؟ (نہیں)۔ اس میں کوئی رکاوٹ ڈال سکا؟ (نہیں)۔ اس میں کوئی ترمیم یا اضافہ کر سکا؟ (نہیں)۔ ترمیم یہ ہوتی مثال کے طور پر کہ جناب ابلیس جو اللہ میاں کے حزب مخالف کے سب سے بڑے لیڈر ہیں۔ اگر جناب ابلیس اللہ کی بارگاہ میں یہ عرض کرتے کہ میری ایک ریکوسٹ ہے، التجا اور درخواست ہے کہ آپ سب کو بھیج دیں لیکن محمد کریم کو دو ہزار سال تک نہ بھیجیں۔ اگر ابلیس کی یہ درخواست پہنچ جاتی تو کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہ آتے؟ حضور کا آنا مقدر تھا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم آ کر رہے۔ یہ تو ترمیم تھی۔ اور اگر جناب ابلیس ایک اضافہ پیش کر دیتے کہ حضور ایک لاکھ چوبیس ہزار تو آپ نے تیار کیے ہیں، لیکن ایک میں نے بھی

تیار کیا ہے پنجاب میں، براہ کرم اس کو بھی اس لسٹ میں شامل فرمالیں، اگر یہ اضافے کی درخواست آ جاتی تو کیا اللہ اس کو قبول کر لیتے؟ (نہیں)۔ اللہ اپنی تقدیر کے فیصلے پر عمل کرتا ہے مخلوق کے فیصلوں اور مشوروں پر عمل نہیں کرتا۔

ہاں کچھ ایسی مخلوق بھی اس نے پیدا کی کہ جن کو نبی کی صحبت کی برکت سے دل میں کچھ باتیں ڈالتا ہے۔ وہ لوگ بولتے ہیں اور خدا ان کی مرضی کے مطابق وحی بھیج دیتا ہے۔ ایسے بھی اس نے پیدا کیے ہیں۔ اور ایسے آدمیوں کا نام پچھلی امتوں کا تو معلوم نہیں، امت محمد یہ میں ایسا آدمی کہ جس کی زبان پر خدا کی تقدیر بولی ہو اس کا نام ہے''عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ''۔ ایسے آدمی ہوئے ہیں۔ " لَقَدْ كَانَ فِيمَا قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ نَاسٌ مُحَدَّثُوْنَ" حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پچھلی امتیں جو گزری ان میں کچھ ایسے لوگ ہوتے رہے ہیں کہ جن کے دل میں خدا خود باتیں ڈالتا ہے اور ان کی زبان سے کہلواتا ہے پھر خود ان کی تائید کرتا ہے" فَإِنْ يَكُنْ فِيْ أُمَّتِيْ فَهُوَ عُمَر "(بخاری) اگر میری امت میں کوئی ایسا آدمی ہے تو وہ عمرؓ ہے۔ خدا خود اس کے دلوں میں باتیں ڈالتا ہے اور خود ان کی تائید بھی کرتا ہے۔ کچھ باتیں ان کی سنا بھی دوں گا اگر وقت بچ گیا۔ میں کوئی لمبی چوڑی تقریر نہیں کروں گا۔ مجھے معلوم ہے کہ یہ دوست آئے ہیں دور دراز سے۔ خدا جانے بیچارے مجھے کیا سمجھ کر آئے ہیں۔ میرا قد کوئی نوفٹ کا نہیں ہے۔ مریخ سے نہیں اترا ہوں۔ امریکہ سے درآمد نہیں ہوا ہوں۔ روس سے نہیں آیا۔ افغانستان سے نہیں آیا۔ اسی ملک میں پیدا ہوا ہوں۔ آپ مجھے پہلے بھی دیکھ چکے ہیں۔ جنہوں نے 14 برس پہلے دیکھا وہ نابالغ تھے۔ اب ان میں سے کئی ابا جان ہو گئے ہیں۔ ان کے گھروں میں میاؤں میاؤں ہو رہی ہے۔ ان کی بیویوں کی گود میں پھول چھچھار رہے ہیں۔ بلبلیں بول رہی ہیں۔ جو اُس وقت نوعمر کی حدود سے گزر رہے تھے اب وہ بڑھاپے کی منزل میں ہیں۔ میری طرح ان کی داڑھیاں سفید ہیں۔ کچھ اُن دنوں میں زیادہ بوڑھے تھے باباوارث خاں کی طرح وہ اللہ کے ہاں پہنچ چکے ہیں۔ کچھ تیار بیٹھے ہیں اور ہمارا بھی کچھ علم نہیں کہ آج ہیں کل نہیں ہوں گے۔ کسی مخلوق کا کچھ بھروسہ نہیں ہے۔ پنجابی میں ایک پامال سا مصرعہ ہے

اس ساہ دا کی وساہ کری سے ساہ آیا آیا نہ آیا

سانس کا کیا بھروسہ کریں، سانس آیا نہ آیا، بے وفا ہے زندگی۔ بے اعتبار ہے زندگی۔ نامراد ہے زندگی اس معنی میں اس پر بھروسہ نہیں ہوسکتا۔ بس اللہ تعالیٰ پر توکل ہے، جتنی مہلت وہ عطا فرمادے وہ اس کی سب سے بڑی نعمت ہے۔

قرآن صحابہ کرامؓ کی سیرت سے بھرا ہوا ہے

میں نے دو آیات کریمہ تلاوت کیں۔ قرآن کریم سارے کا سارا جیسا کہ مشہور ہے کہ واعظ، مولوی صاحبان، آئمہ، خطیب، لیکچرار، پروفیسرز وغیرہ وغیرہ ہسٹورین، آتھرز، رائٹرز بڑی بڑی بھڑکیں لگا کر تقریریں فرماتے ہیں کہ قرآن میں سب کچھ بھرا ہوا ہے۔ ہوگا۔ کسی کو نظر آتا ہوگا۔ ہم تو چھوٹے ہیں ہمیں کہاں نظر آتا ہے۔ ہم تو یہ سمجھتے ہیں کہ قرآن کریم سارے کا سارا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اترا ہے۔ پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پھر آپ کی

امت کے لیے ہے۔ تو جیسے یہ مشہور ہے کہ سارا قرآن پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعریف ہے اس میں کوئی شک نہیں۔ دوسری بات میری طرف ہے یہ گرہ لگالو کہ جیسے سارا قرآن پیغمبر کی تعریف ہے تو اسی طرح جن لوگوں کو خدا نے پیغمبر کے لیے چنا ہے دوسرے درجے میں یہ سارا قرآن ان کی سیرت سے بھرا ہوا ہے۔''**الٓم ذالک الکتاب لا ریب فیه هدی للمتقین........... هم المفلحون** (البقرہ:ا تا۵)

یہاں سے مومنوں کی صفات شروع ہوئی ہیں۔ اور آپ آج لکھ لیں، کلیجے کی سلیٹ پر لکھ لیں، کلیجے کی تختی پر لکھ لیں کہ متقی کا لفظ اس کائنات میں سوائے صحابہ کے پہلے کسی پر نہیں بولا گیا۔ قرآن کریم جب نازل ہوا تو کس کے سامنے نازل ہوا؟ ان لوگوں کے جو صحابی بنے۔ انہی میں سے متقی ہوئے۔ جو رہ گئے ان میں سے کچھ فاسق تھے۔ کچھ کافر تھے۔ کچھ منافق تھے۔ کچھ مشرک تھے۔ کچھ مرتد تھے۔ کچھ دہریے ہو گئے۔ جن کو خدا نے متقی کہا آگے ان کی تفصیل بیان فرمائی، جس کو آپ ڈیٹیل کہتے ہیں، کون ہیں؟''**الذین یؤمنون بالغیب**'' متقیوں کی سب سے بڑی نشانی خدائے پاک نے بیان فرمائی کہ ان کی سب سے بڑی خوبی اور وصف یہ ہے کہ جب میں نے پیغمبر کی زبان سے ان کو اپنا تعارف کروایا، مختصر، مجمل اور اپنی نہ سمجھ میں آنے والی ہستی کا جب تعارف کروایا تو انہوں نے پیغمبر سے یہ نہیں پوچھا کہ خدا کی رنگت کیسی ہے، اس کی کوئی نسل بھی ہے، وہ کس خاندان سے ہے، اس کی شکل کیسی ہے، اس کا قد کتنا ہے، اس کا مکان کیسا ہے، انہوں نے یہ نہیں پوچھا۔ انہوں نے کہا کہ جیسے آپ نے فرمایا ہے یہی سچ ہے۔''**یؤمنون بالغیب**'' کہ میں نے غیب کے پردے کے پیچھے سے نبی کے اوپر وحی اتاری۔ پیغمبرؐ نے بیان فرمائی۔ وحی آئی غار حرا میں، خدا کی امانت لے کر کے اترے، شہر کی طرف آئے۔ شہر میں جس مرد سے، جس مرد ِنر سے، کائنات میں سب سے اونچے مرد سے، نبیوں کے بعد سب سے بڑے مؤمن سے، جس کے ساتھ ملاقات ہوئی اس کا نام عبداللہ ابوبکر بن ابی قحافہ عثمان ہے۔ حضرت ابوبکر کا نام عبداللہ ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عطا کیا ہوا لقب صدیق اور عتیق ہے۔ باپ کا نام ابوقحافہ عثمان ہے۔ کنیت ابوقحافہ ہے۔ نام عثمان ہے۔ جس طرح حضرت ابوبکر صدیق کا نام نامی عبداللہ ہے۔ کنیت ابوبکر ہے۔ کنیت وہ نام ہوتا ہے جس میں اشارہ ہو، ماں کی طرف نسبت کر کے، باپ کی طرف نسبت کر کے۔ جس طرح عیسی ابن مریم علیہ السلام۔ اب اگر کوئی کہے کہ ابن مریم تو یہ کنیت ہوگئی، اشاراتی نام ہوگیا۔ کیونکہ اس میں ماں کی طرف نسبت ہے۔ اگر کوئی کہے کہ ابوحفص، ابوحفص حضرت عمر ابن خطابؓ کا اشاراتی نام ہے۔ اصل نام عمر ہے۔ اور اشاراتی نام ابوحفص ہے۔ جس طرح کوئی کہے ابو عامر، ابوعبداللہ۔ یہ عثمان غنی کا اشاراتی نام ہیں۔ جس طرح کوئی کہے ابوتراب، ابوالحسن یہ حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ کے صفاتی نام ہیں۔ جس طرح کوئی کہے ابومحمد الحسن یہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا اشاراتی نام ہے۔ جس طرح کوئی کہے ابوعبداللہ الحسین تو یہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا اشارتی نام ہے۔ اشاراتی نام کو کنیت کہتے ہیں۔ کنیت کا معنی پردے سے بات کرنا۔ کَنیٰ یَکْنِی...... کیا

معنی؟۔''اَشَارَ اِلٰی ذَاتِہٖ بکنایۃً و اشارۃً'' تَکَنّی کا معنی کسی کے نام کو بولنا اشارے کے ساتھ، پردے کے ساتھ، پردہ ہو گیا ناں؟ کہ عبداللہ کی بجائے ابوبکر کہا جائے۔ پردہ ہی ہے نا کہ اصل نام کو چھپا دیا گیا۔ ابوتراب! مٹی والا۔

ابوبکرؓ سب سے پہلا متقی ہے

دو آیات میں نے پڑھیں۔ ان میں سب سے پہلی صفت ''المتقین''۔ متقیوں کی تقسیم کیا ہے؟ ''الـــذیـــن یـؤمـنـون بالغیب'' جو خدا کو مانتے ہیں بغیر کسی تفصیل کے، بغیر کسی تعبیر کے، بغیر کسی دلیل کے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دلیل نہیں مانگی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کبھی نہیں سے پوچھا کہ آپ کیسے نبی بن گئے۔ کل تک تو میرے دوست تھے۔ اڑھائی سال آپ مجھ سے پہلے پیدا ہوئے۔ فرشتے کو ہم نے تو نہ دیکھا۔ کبھی نہیں پوچھا۔ اوروں کی بات میں نہیں کرتا۔ جس پہلے مرد نے مکے کی سرزمین میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو غار حرا سے اترنے کے بعد، جس نے اپنا سر جھکا دیا محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس کا نام ابوبکر صدیق ہے۔ اللہ نے ان کو متقی کہا۔ اب صحابہ کے بعد جتنے لوگوں کو آپ کہتے ہیں کہ فلاں بڑا متقی ہے۔ یہ ان کی نقل کی وجہ سے ہے۔ اگر کوئی شخص صحابہ کا دین استعمال لے تو وہ بھی متقی بن جاتا ہے۔ صحابہ کے دین کو چھوڑ دے تو متقی نہیں ہوسکتا۔

آج کوئی صحابی زندہ نہیں۔ ہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک صحابی زندہ ہے۔ یہ بات بعد میں بتاؤں گا۔ کسی نبی کا کوئی صحابی اس وقت زندہ نہیں ہے۔ سوائے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کہ وہ خود بھی دوسرے آسمان پر زندہ ہیں اور ان کا ایک صحابی بھی ہے ایران اور عراق کے درمیان ایک پہاڑ کی غار میں زندہ ہیں۔ یہ قدرتِ خداوندی ایک نمونہ ہے۔ استاد کو بھی زندہ رکھا ہے شاگرد کو بھی زندہ رکھا ہے۔ پیر بھی زندہ ہے مرید بھی زندہ ہے۔ باقی کوئی صحابی زندہ نہیں۔

اقامت صلاۃ کا مطلب

پہلی بات یہ کہ صحابہ کرامؓ کو خدا نے متقی فرمایا۔ متقی کی صفات بیان کیں ''الـذیـن یؤمنون بالغیب'' کہ جو خدا کو بن دیکھے اور بن پوچھے مان لے اس کو متقی کہتے ہیں۔ آگے ہے'' ویـقیـمـون الصلاۃ'' اور وہ نماز کا نظام قائم کرتے ہیں۔ کیا معنی کہ جب ان کو موقع ملتا ہے تو وہ بے نمازوں کی، بے روزوں کی، بے زکاتوں کی، بے حج والوں کی، بے خیراتوں کی، بدنصیبوں کی معاشرت کا تختہ الٹ کر وہ نماز، روزے، حج اور زکوۃ والے نظام کو قائم کرتے ہیں۔ ''ویـقیـمـون الـصلاۃ'' صلاۃ اسلام کے نظام عبادت میں سب سے بڑی عبادت ہے۔ ''اَفْضَلُ الْعِبَادَاتِ اَلصَّلَاۃُ'' اس کو قائم کرنے کا کیا مطلب کہ مولوی عبداللہ مسجد میں آکر دو نفل پڑھ لے نماز قائم ہوگئی؟ بالکل نہیں۔ جو نماز پوری سلطنت کو نماز کا پابند بنا دے گی جو جماعت اس کو متقی کہیں گے۔ ابھی نماز کا نظام قائم نہیں ہوا۔ یہاں کوئی نماز کا نظام قائم نہیں ہوا۔ سعودی عرب میں کچھ کچھ ہے۔ اس وقت پورے مسلمان ممالک میں نظامِ نماز قائم نہیں ہے۔ نمازیں ہو رہی ہیں۔ نظام یا روس کا ہے یا امریکہ کا ہے یا برطانیہ کا ہے۔ جس دن نظامِ نماز قائم ہو گیا تو انقلاب

آجائے گا۔ پاکستان میں ابھی نظامِ نماز قائم نہیں۔ بلکہ لاکھوں مسلمان ڈرے ہوئے ہیں دہریوں کے پراپیگنڈے سے، کیمونسٹوں سوشلسٹوں کے پراپیگنڈے سے، مرزائیوں، سبائیوں، تبرائیوں کے پراپیگنڈے سے کہ بچو! اگر مولویوں کی حکومت آگئی تو ہنٹر مار مار کر تمہیں نماز پڑھائیں گے۔ یہ جو بکواس کی گئی ہے لوگ اس سے ڈرے ہوئے ہیں۔ نماز کا نظام جب قائم ہوا تو اس کا مطلب کیا ہوگا؟ کہ کوئی حکمران، کوئی وزیر، کوئی گورنر، کوئی کمشنر، کوئی ڈی سی، کوئی اے سی، کوئی ایس پی، کوئی انسپیکٹر، کوئی چپڑاسی بھی یہ نہیں کہہ سکے گا کہ نماز نہیں پڑھتا۔ پھر اس کو آٹے دال کا بھاؤ معلوم ہو جائے گا۔ پھر یہ نہیں ہوگا کہ نماز کا مذاق اڑایا جائے۔ پھر یہ نہیں ہوگا کہ مسجد کے سامنے ڈھول بجے، پھر یہ نہیں ہوسکتا کہ مسجد کے سامنے ماتم ہو اور پھر ساداتِ حسن وحسین وعلی رضوان اللہ علیہم اجمعین کے نام پر صحابہ کرامؓ پر سب وتبرا ہو، یہ نہیں ہوسکے گا۔ نماز کا نظام جب قائم ہوگیا تو پھر صحابہ کو گالی دینے کو دین نہیں کہا جاسکے گا۔ جب نظامِ نماز قائم ہوگیا تو پھر اسلام کا مذاق نہیں اڑایا جاسکے گا۔ پھر یہ نہیں کہا جائے گا کہ یورپ کی جمہوریت اسلام کے اندر موجود ہے۔ پھر کوئی یہ نہیں بک سکے گا کہ مساواتِ محمدی، جرمنی کا سوشلزم، مارکسزم، لینن ازم، ماؤازم، سائنٹیفک سوشلزم، ڈکٹیٹرشپ، خونی انقلاب یہ سب اسلام میں موجود ہیں۔ پھر یہ بک بک نہیں ہوسکے گی۔ یا پھر سیدھا اسلام قبول کرنا پڑے گا یا اسلام کو چھوڑ کر سیدھا باغی بننا پڑے گا۔ منافقت کی زندگی ختم ہوجائے گی۔ یہ ہے نظامِ نماز۔ لوگوں نے چکر میں ڈال دیا ہے کہ نظامِ نماز قائم ہوگیا۔ کہ جناب مولوی گھسیٹا مسجد کا امام بن گیا ہے۔ اس کا نام نماز ہے؟ یہ تو ایک نماز کی نقل ہے کہ ہم اپنے اسلام کا ثبوت اس کے بغیر نہیں دے سکتے۔ کہ اذان ہو۔ لہٰذا جو لوگ نمازیں پڑھ رہے ہیں۔ جو مؤذن آذان دے رہے ہیں۔ جو مولوی امامت کرا رہے ہیں۔ جو خطیب خطبہ جمعہ دیتے ہیں۔ اللہ کی رحمت ہو ان پر کہ وہ اس اصل نظام کی نقل میں لگے ہوئے ہیں۔ کچھ نیکی کر تو رہے ہیں۔ لوگوں کو راستہ بتا تو رہے ہیں۔ یہ تو اس کی شاخ ہیں۔ جب اصل آئے گا تو سارا ملک اس کے نعروں سے گونج اٹھے گا۔ **(جاری ہے)**

الغازی مشینری سٹور

ہمہ قسم چائنہ ڈیزل انجن، سپیئر پارٹس
تھوک و پرچون ارزاں نرخوں پر ہم سے طلب کریں

بلاک نمبر 9 کالج روڈ، ڈیرہ غازی خان 064-2462501

خطاب: ابن امیر شریعتؒ مولانا سید عطاء المحسن بخاریؒ (ناقل: مولوی فیصل اشفاق) (قسط نمبر: 1)

منہج نبوت-------- قرآن وحدیث کی روشنی میں

مقام: مرکز احرار دار بنی ہاشم ملتان خطاب جمعہ: 29 ستمبر 1989

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْراً كَمَا اَمَرَ وَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهُ الَّذِىْٓ اَرْسَلَ مُحَمَّدًا نَبِيًّا وَّ رَسُوْلًا وَّ شَاهِداً وَّ مُبَشِّراً وَّ نَذِيْراً وَّ دَاعِياً اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجاً مُّنِيْراً وَ صَلَّ اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ آلِهٖ وَ اَزْوَاجِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ بَارَكَ وَ سَلَّمَ تَسْلِيْماً كَثِيْراً كَثِيْراً ...... اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَ يَخْشَوْنَهٗ وَ لَا يَخْشَوْنَ اَحَداً اِلَّا اللّٰهَ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْداً o مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْماًo (الاحزاب: آیت نمبر 39_40)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ O اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌO

اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ oاَللّٰهُمَّ اَنْزِلْهُ الْمَنْزِلَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِO (مسند احمد) صدق الله مولانا العظيم و صدق رسوله النبى الكريم.

قادیانی فلسفہ

بزرگانِ محترم، برادرانِ عزیز! گزشتہ جمعہ میں نے پھر اسی ذکرِ بد کی داستانِ بد آپ کو سنائی، آنجہانی غلام احمد قادیانی اور اس کی ذریۃ البغایا اور اُن کے عزائم، عقائد، اعمال کے ضمن میں کچھ باتیں عرض کیں۔ بات یہاں آ کر رکی تھی کہ غلام احمد قادیانی کہتا یہ ہے کہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقابلہ میں کھڑا نہیں ہوا، بلکہ میں تو آپ کی اطاعت میں کھڑا ہوں۔ اور مولویوں کو ایک غیر مہذب لفظ سے یاد کر کے اس نے یہ کہا کہ یہ لوگ مجھ پر الزام لگاتے ہیں کہ میں حضور کے مقابلے میں کھڑا ہوں، میں تو اطاعت میں ہوں اور میں اطاعت کرتے کرتے اپنی ذات کی نفی کر چکا اور اپنے آپ کو رسول میں فنا کر چکا۔ جب میں نے اپنا آپ محمد میں فنا کر دیا تو باقی کیا بچا؟ محمد۔ تو یوں میں محمد

ہوں۔ یہ بالکل نیا انوکھا فلسفہ ہے۔ حوالے کے لیے دیکھیں: ایک غلطی کا ازالہ

''جب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں ایسا گم ہوا کہ میرا اپنا وجود باقی نہ رہا تو اللہ تعالیٰ نے میرا نام محمد رکھا اور مجھے رسول بنایا، پس یوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بروز ہوا'' (روحانی خزائن جلد 18، صفحہ 206_207 اور 216)

پوری دنیا میں جہاں تک میری ناقص معلومات کا تعلق ہے، جتنے بھی نبوت و رسالت و مہدویت کے جھوٹے دعوے دار گزرے ہیں کسی نے ایسی مکاری اور فریب کی تاریکیوں میں انسانوں کو گم نہیں کیا۔ یہ غلام احمد قادیانی کا جھوٹا کارنامہ ہے کہ اس نے ایک نیا رُخ اور نیا فلسفہ دیا ہے کہ جناب! اطاعت کرتے کرتے کرتے مقامِ نبوت پر پہنچا جا سکتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خوب اطاعت کرو۔ اور یہ کہ نبوت ایک فیضِ الٰہی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فیض کو جاری ماننا ہی بہتر ہے، اس فیض کا رک جانا محرومی ہے۔ یہ فیض کیسے حاصل ہو سکتا ہے؟ اطاعت سے۔ اطاعت کرتے کرتے آدمی نبی بن سکتا ہے۔ مفہوم اس کا یہ ہوا کہ کمائی سے نبوت مل سکتی ہے کہ نبوت ایک کسبی چیز ہے۔ جس طرح آدمی محنت کرے، سی ایس ایس کا امتحان دے، جج بن جائے۔ مجسٹریٹ بن جائے اور زیادہ ترقی کرے ڈی سی ،کمشنر بن جائے، سیکرٹری بن جائے اور ہو سکے تو نائب تحصیلدار سے غلام اسحاق خان بن جائے۔ ہو سکتا ہے ناں؟ گرگ باراں دیدہ، سرد و گرم چشیدہ۔ سب مر گئے۔ ایوب خان جاتا رہا بیچارہ، یحییٰ خان گیا۔ ذوالفقار علی بھٹو پھانسی گیا اور وہ ہمارے مولانا ضیاء الحق صاحب بھی احباب سمیت اللہ کی بارگاہ میں پہنچ گئے۔ اللہ تعالیٰ سب کی مغفرت فرمائے۔ لیکن یہ مرزا صاحب! کیا بات ہے! انہوں نے ثابت یہ کرنا چاہا کہ نبوت بھی اسی قسم کی چیز ہے کہ پہلے آدمی حافظ قرآن بنے، پھر وہ مولوی بن جائے، درس نظامی پڑھ لے، پھر وہ اس پر محنت کرے، کسی ایک سبجیکٹ پر تفسیر، فقہ ،حدیث، فن ادب و عروض، کسی ایک فن میں محنت کرے، اتار و ہو جائے، اس میں ماسٹر ہو جائے اور ماسٹر بن جانے کے بعد وہ مزید محنت کرتا کرتا کرتا نوافل پڑھے، تہجد پڑھے، اشراق پڑھے، چاشت پڑھے، اوابین پڑھے، قرآن کی تلاوت کرے، غرباء و یتامیٰ کی خدمت کرے، اپنا ایک حلقہ بنائے، ان کو فیڈ کرے اور اس کے بعد وہ اگر کلیم کرے کہ میں مہدی ہوں، نبی ہوں، امام ہوں تو حق حاصل ہے۔

حالانکہ تاریخ یہ بتاتی ہے کہ کوئی نبی بھی اپنی کمائی سے نبی نہیں ہوا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات عالی سے لے کر سیدنا ابوالبشر آدم علیٰ نبینا علیہم الصلوات والتسلیمات کی ذات اقدس تک جتنے بھی سلسلہ نبوت اور رسالت کے سرتاج اور آفتاب و مہتاب بھی گزرے ہیں ان میں سے کسی ایک کے متعلق قرآن میں، حدیث میں، تاریخ میں اپنوں کی لکھی ہوئی، بیگانوں، دشمنوں کی لکھی ہوئی کسی ایک نے یہ پوائنٹ آؤٹ نہیں کیا کہ کوئی ایک نبی دن بھر رات بھر کی مشقتوں اور ریاضتوں، روحانی محنتوں سے وہ نبی بن گیا ہو، ایسا ایک واقعہ تاریخ میں نہیں۔ کوئی نہیں۔ 27 رسولوں

اورنبیوں کا ذکر قرآن حکیم میں موجود ہے کسی ایک کے متعلق یہ نہیں ہے کہ "فَكَسَبَ فَجَعَلْنَاهُ نبِيّاً" اس نے کمائی کی تو ہم نے نبوت بنادی اس کی، ایسا نہیں ہے۔ یہی ہے کہ ہم نے چنا۔ ہم نے چنا۔ کہاں لکھا ہوا ہے؟ سورہ انعام ساتواں پارہ تیسرا پاؤ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے ذکر کے رکوع سے اگلا رکوع وَوَهَبْنَا لَهٗ سے شروع ہوتا ہے اور پھر اللہ پاک نے بہت سے انبیاء ورسل کے نام گنوائے "وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَ عِيْسٰى وَ اِلْيَاسَ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ...... وَ هَدَيْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ" (الانعام 85 تا 87) ان تمام انبیاء اور رسل کا ذکر خیر فرمایا کہ فلاں فلاں فلاں" وَمِنْ آبَائِهِمْ" ان کے آباء واجداد بھی، "وَذُرِّيَاتِهِمْ" ان کی اولاد بھی، ہم نے ان کو نبوت دی، لیکن! کمائی سے، لفظِ كَسَبَ یا اطاع اطاعت کی اور وہ نبی بن گئے، كَسَبَ کمایا، محنت کی اور نبوت کے مرتبے تک پہنچ گیا۔ یہ کہیں نہیں ہے۔ فرمایا! "اِجْتَبَيْنَاهُمْ" ہم نے چنا ان کو، یہ ہمارا چناؤ ہے، عوام کا انتخاب نہیں ہے۔ "اِجْتَبَيْنَاهُمْ" نبی چنے جاتے ہیں۔ اللہ خود چنتا ہے اور پیدا ہونے کے بعد نہیں چنتا۔ نہیں! نسلوں سے اور پشتوں سے اس کی حفاظت کر کے لے آتا ہے۔ نسلوں سے پشت در پشت، رحم در رحم ان کی حفاظت کرتا ہوا، ان کے شخص کو، ان کے فرد کو، ان کے ہیولے کو، ان کے جسم کو، ان کے تمام تر عناصرِ ترکیبی کو اپنی حفاظت میں لاتا ہے اور پھر جلوہ نمائی کرتا ہے کہ میرا پسندیدہ انسان یہ ہے۔ ایسا ہے کہ تم بھی ایسے ہو جاؤ۔ " يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا وَ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهاً" (الاحزاب:69)۔ تم موسیٰ علیہ السلام کے ستانے والوں کی طرح مت بننا۔ شعیب علیہ السلام کو دکھ دینے والوں کی طرح مت بننا۔ نوح علیہ السلام کو تکلیف دینے والوں کی طرح مت ہو جانا۔ ایسے بنو۔ ان لوگوں کو میں پسند کرتا ہوں۔ یہ میرے پسندیدہ انسان ہیں۔ میرا مطلوبہ انسان یہ ہے۔ ایسے بن جاؤ۔ آج یہاں کا ویل سولائزڈ، ویل اَپ ٹو ڈیٹ اور یونیورسٹائزڈ مسلمان کہتا ہے مولانا! آخر یہ آپ لوگ غلام احمد قادیانی کے پیچھے کیوں پنجے جھاڑ کے پڑ گئے، آپ کا دماغ خراب ہو گیا ہے؟ وہ تو بڑے ملنسار ہیں، بڑے کواپریٹو ہیں اور جناب وہ تو بڑے جینیئس ہیں اور بڑے جناب وہ تو شائستہ ہیں، ویل ایجوکیٹڈ ہیں اور ماڈرن سولائزیشن میں ان کا بڑا مقام ہے۔ وہ جدید ترین مضامین پڑھتے ہیں۔ جدید ترین ان کے پاس علم ہے۔ وہ نابغہ لوگ ہیں، یہ ہے اور وہ ہیں۔ بڑی تعریفیں کرتے ہیں، آپ ان کو کافر کہتے ہیں؟

میرا ایک ہی سوال ہے کہ قرآن کہتا ہے کہ "اِجْتَبَيْنَاهُمْ" ہم نے ان کو چنا۔ غلام احمد کہتا ہے کہ میں اطاعت کرتے کرتے محمد واحمد بن گیا۔ دو نظریے ہیں۔ ایک اللہ نے دیا ہے، ایک مرزا غلام احمد قادیانی نے دیا ہے۔ آپ کو کون سا پسند ہے، میڈ بائی گاما یا میڈ بائی اللہ؟ میڈ بائی آل مائٹی اللہ، جو خود محمد رسول اللہ کا خالق ہے۔ تمام انبیاء کا خالق ہے۔ جس نے آسمانی کتابیں نازل کیں اور جو کہتا ہے کہ "لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ" آسمانوں اور زمینوں کا پیدا کرنا انسانوں کی تخلیق سے بڑا مشکل کام ہے۔ جس نے یہ سب بنایا، اس کی بات

مانو۔ غلام قادیانی کی بات ہم تب مانیں اگر اللہ نے اس کا بھی کہیں نام لیا ہو، اس کے آباؤ اجداد کا نام لیا ہو یا ان آباؤ اجداد کی اولاد کا اشارہ ملتا ہو۔ پنجابی زبان ہے تو بڑی سخت زبان نا؟ پنجابی میں کہتے ہیں کہ ’’کھوتی موئی کھاریاں تے مکانڑ وزیر آباد‘‘ کھاریاں اور وزیر آباد کے درمیان بہت سا فاصلہ ہے۔ وزیر آباد سے گجرات 10 میل اور گجرات سے کھاریاں تقریباً 25 میل 35 میل کا فاصلہ ہے۔ کھوتی اوتھے موئی اے تے تعزیت کرن کھوتی دی وزیر آباد آئے ہوئے او۔ ’’کھوتی موئی کھاریاں تے مکانڑ وزیر آباد‘‘۔ اللہ کہتا ہے اطاعت سے نبوت نہیں ملتی۔ اور پھر وہ خود چل نہیں سکتے جب تک میں نہ چلاؤں۔ اللہ فرماتے ہیں ’’ **وھدینٰھم** ‘‘ ہم نے اپنی نگرانی میں ان کو چلایا، ’’**الیٰ صراطٍ مستقیم**‘‘ راہ راست پر، صراط مستقیم پر، ان کا یہ چلنا ہماری نگرانی میں تھا۔

پھر بات میں سے بات آگئی۔ شاہ اسماعیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ’’ **پروردگار بریشاں ملائکہ برنی کمارد** ‘‘ اللہ تعالیٰ نبیوں اور رسولوں پر فرشتے مقرر کرتے ہیں ’’**وایس شا ں کشاں کشاں باد می دارد**‘‘ وہ انہیں کھینچ کھینچ کے، بچا بچا کے رکھتے ہیں۔ ’’**تا غبار بشریت دامن ایشان را نیا لاید**‘‘ تاکہ بشری تقاضے ان کے دامن نبوت اور منصب نبوت کی عظمت کو آلودہ نہ کر دیں۔ ان سے کوئی ایسی فعل سرزد نہ ہو جائے جو مقام و منصب نبوت کے منافی ہو۔

ہدایت کے معنیٰ

’’ **وھدینٰھم** ‘‘ ہدایت کے معنیٰ میں آپ کو کئی مرتبہ بتا چکا ہوں کہ دو ہیں۔ ایک ہے ارائۃ الطریق: یعنی دور سے راستہ دیکھانا۔ دوسرا ہے ایصال الی المطلوب: یعنی آدمی ہاتھ میں ہاتھ لیتا ہے اور کہتا ہے کہ آیئے بھائی میں آپ کو چھوڑ آؤں اور وہ اُسے منزل مقصود تک پہنچاتا ہے۔ اِسے کہتے ہیں ’’ایصال الی المطلوب‘‘ یعنی منزل مقصود تک پہنچانا۔ انبیاء علیہ السلام کو اللہ تبارک وتعالیٰ ہاتھ پکڑا کر چلاتے ہیں، الگ نہیں ہونے دیتے۔ میرے اور آپ کے ساتھ رویہ یہ کہ ’’ هٰذَا صِرَاطِیُ وَ هٰذَا صِرَاطُ عَدُوِّیُ ‘‘ یہ میرا راستہ ہے اور یہ میرے دشمن کا راستہ ہے۔ میرے راستہ پر چلو گے تو تمہیں خوش آمدید کہوں گا۔ میرے دشمن کے راستے پر چلوں گے تو جہنم میں پھینک دوں گا۔

انبیاء کے ساتھ اللہ کا برتاؤ

حضرت امیر شریعتؒ ایک مثال دیا کرتے تھے کہ دیکھو بھائی! مشفق اور مربی باپ، آج کل کے والدین کی طرح نہیں، جن کو صرف یہ ہوتا ہے کہ میرے بیٹے کا ٹور بنے، خواہ وہ کسی اعتبار سے بنے۔ لیکن مربی باپ جو ہوتا ہے وہ بیٹے کا ہاتھ پکڑ لیتا ہے یا اپنی اُنگلی اُسے پکڑوا دیتا ہے اور اُسے ہر مصیبت سے بچاتا ہے۔ انبیاء کرام کو بھی اللہ تبارک وتعالیٰ لحظہ لحظہ اپنی نگرانی میں لے کر چلتے ہیں۔ یہی عصمت انبیاء ہے، یہی منہج نبوت ہے۔ **(جاری ہے)**

خطاب: حضرت مولانا خواجہ خلیل احمد (سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف) ناقل: مولوی فیصل اشفاق

عظمتِ قرآن اور عقیدۂ ختم نبوت

بموقع: سالانہ احرار ختم نبوت کانفرنس

13 ستمبر 2026، مرکز احرار، جامع مسجد سیدنا ابوبکر صدیق تلہ گنگ

نحمده و نصلی علیٰ رسوله الکریم اما بعد!

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم الله الرحمن الرحیم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آج اس وقت سالانہ ختم نبوت کانفرنس مجلس احرار اسلام پاکستان ضلع تلہ گنگ کے زیراہتمام منعقد ہے۔ یہاں اس مرکز میں تین عزیز طلباء اور شعبہ بنات سے بعض طالبات نے قرآن مجید کی تکمیل کی ہے۔ سب سے پہلے میں ان کے والدین کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ ان بچوں نے اللہ تعالیٰ کی اس کتاب کو اپنے سینوں میں محفوظ فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی زندگیوں میں برکتیں عطا فرمائے اور ان کے والدین کو ان کی صحیح معنوں میں قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ہمارے معاشرے میں مشکل یہ ہے کہ ہمارے گھروں میں اگر کوئی بچہ دنیاوی تعلیم میں ترقی پاتا ہے تو اس کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے اور جو بچہ دینی تعلیم میں آگے بڑھتا ہے اس کی حوصلہ افزائی نہیں ہوتی۔ اس لیے ہمیں یہ چاہیے کہ جن گھروں میں حافظ قرآن ہیں ان بچوں کو بہت زیادہ اہمیت دینی چاہیے تاکہ ان کو یہ احساس ہو کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے اوپر کتنا بڑا اکرم کیا ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ ہمارے جو عزیز دنیاوی تعلیم حاصل کرتے ہیں ان کا جو فائدہ ہے وہ اس دنیاوی زندگی تک محدود ہوتا ہے، اس کے بعد اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ لیکن جو عزیز ہمارے سامنے موجود ہیں ان شاء اللہ تعالیٰ جس طرح مولانا صاحب (مولانا سمیع اللہ ربانی صاحب، کنوینئر مجلس احرار اسلام ضلع لیہ) عظمت قرآن پر خاص طور پر گفتگو فرما رہے تھے کہ ان کو قیامت کے دن بھی یہ اعزاز حاصل رہے گا۔

سب سے ضروری بات یہ ہے کہ آدمی جس فیلڈ میں بھی جاتا ہے، جب تک وہ اس فیلڈ کے ساتھ وابستہ نہ رہے تو وہ اس فن کو بھول جاتا ہے، اس کو باقی نہیں رکھ سکتا۔ اسی طرح ہمارے جو عزیز طلباء قرآن مجید حفظ کر رہے ہیں

ان کو بھی اپنے مادرِ علمی کے ساتھ وابستہ رہنا پڑے گا اور اس قرآن مجید کو یاد رکھنا پڑے گا۔ یاد رکھنے کے لیے یہ مسجد اور مدرسہ ان کے لیے انتہائی ضروری ہیں۔

اگلی بات یہ ہے کہ قرآن مجید کتنا عرصہ یاد رکھنا ہے؟ کوئی کہے گا کہ دس سال یاد کرنا ہے۔ کوئی کہے گا اتنا یاد کرنا ہے۔ بات یہ ہے کہ اسے قیامت کے دن تک یاد رکھنا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ ان حفاظ کو فرمائیں گے کہ قرآن مجید پڑھتے جاؤ اور جنت کے زینے چڑھتے جاؤ جہاں پہ آپ ''والناس'' کریں گے وہاں آپ کا مقام ہوگا۔ (سبحان اللہ) اس کو آپ نے اپنی زندگی میں بھی اپنے اذہان میں محفوظ رکھنا ہے، قبر میں بھی رکھنا ہے اور قیامت کے دن بھی رکھنا ہے۔ دخولِ جنت تک قرآن کو محفوظ رکھیں گے تو اس کے جو فضائل ہیں وہ آپ کو ملیں گے۔ ورنہ اس کی جتنی ناقدری کرو گے اتنا وبالِ جان بھی ہوگا۔ اس لیے میں اپنے تمام حضرات جو یہاں موجود ہیں ان سے یہ عرض کروں گا کہ آج یہاں سے تین بچے فارغ ہو رہے ہیں تو آپ اپنے محلے سے صبح تین تو لازمی لاکر بیٹھا دیں۔ اور جو بچیاں ہماری پڑھ کر جا رہی ہیں ان کی جگہ بھی بچیوں کو آنا چاہیے۔ یہ سلسلہ اس طرح اگر جڑا نہ رہا تو پھر یہ ادارے آباد نہیں رہ سکتے۔ ہمارے حضرات کی جو ذمہ داری ہے وہ یہ ہے کہ وہ یہاں ضروریات مہیا کرتے ہیں، وقت دیتے ہیں، بچوں کی تعلیم کا ہر لحاظ سے خیال کرتے ہیں۔ تو آپ لوگوں کو چاہیے کہ اپنے بچوں کو ہر حال میں یہاں پہ بھیجیں۔

ہمارے علماء کرام کسی دنیاوی تعلیم کے مخالف نہیں ہیں۔ یہ پروپیگنڈا ہے کہ علماء حضرات دینی تعلیم کی بات کرتے ہیں اور دنیاوی تعلیم کی بات نہیں کرتے۔ پاکستان ہمارا ملک ہے۔ اس میں جہاں علماء کی ضرورت ہے وہاں پہ ڈاکٹروں کی بھی ضرورت ہے۔ وہاں پہ انجینئرز کی بھی ضرورت ہے۔ جو جو فنون اور چیزیں اس ملک کی ضرورت ہیں ان کے افرادِ کار کی بھی ضرورت ہے۔ وہ جہاں تیار ہوتے ہیں ہم ان کے مخالف نہیں ہیں۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہمارا نوجوان، بچہ صحیح العقیدہ مسلمان بن جائے۔ اس دنیا میں جہاں بھی وہ کھڑا ہو ہمیں کوئی فکر کی بات نہیں ہے۔ اس کے عقائد کے اوپر کوئی ڈاکہ زنی نہیں کرے گا۔ کوئی قادیانی اس کے ایمان کو بگاڑ نہیں سکے گا۔ جب تک دینداری اس کے ذہن میں نہیں آئے گی اور اس کو مدرسہ اور مسجد کے ساتھ نہیں جوڑا جائے گا تو وہ مستقل مزاجی کے ساتھ آنے والی زندگی میں اپنے آپ کو اسلام پر قائم نہیں رکھ سکے گا۔ اس لیے کوشش یہی کرنی چاہیے کہ ہمارے جو نوجوان ہیں ان کو ابتداء سے مدرسے، مسجد کے ماحول کے ساتھ جوڑا جائے تا کہ دین کی جو بنیادی باتیں ہیں وہ سیکھیں پھر جا کے جو تعلیم حاصل کریں ماشاءاللہ ضرور حاصل کریں۔

ہمارا یہ تجربہ ہے کہ جو طالب علم قرآن مجید کی تکمیل کر لیتا ہے اور اس کو حفظ کر لیتا ہے اس کے بعد وہ جس فیلڈ میں بھی گیا ہے اللہ تعالیٰ نے اس کو کامیابی دی ہے ناکامی نہیں۔ بڑے بڑے ہمارے جاننے والے ایسے لوگ ہیں جو

حافظِ قرآن ہیں اور انجینئر بھی ہیں، وہ ڈاکٹر بھی ہیں اور آج تک قرآن مجید سنا رہے ہیں۔ بہاولپور کے ہمارے ایک ڈاکٹر ہیں، بیچارے بیمار ہو گئے، ان کا ہارٹ کا آپریشن ہوا، مجھے پچھلے رمضان میں کہہ رہے تھے کہ میں نے ایک سال بعد یا دو سال بعد اب پھر قرآن سنایا ہے۔ یعنی اتنی تکلیف کے بعد پھر بھی انہوں نے قرآن مجید کو اپنے ساتھ جوڑا ہوا ہے۔ تو تب جا کہ یہ نعمتیں جو ہیں اس کی قدر ہمیں حاصل ہوگی اور قیامت کے دن اس کا بدلہ ہمیں ملے گا۔

آج ہم اسٹیج پہ بیٹھ کر یہ تو کہہ دیتے ہیں کہ حفاظ کے والدین کو اس قسم کے نورانی تاج ملیں گے، یہ چیز ملے گی، وہ چیز ملے گی۔ لیکن بات یہ ہے! اس کی حفاظت بھی ہمارے ذمہ ہے۔ اور اس کی حفاظت کا طریقہ اللہ تعالیٰ نے یہی عطا فرمایا ہے کہ ان نوجوان بچوں نے قرآن مجید کو حفظ کرنا ہے اور انہوں نے اس کو باقی رکھنا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمارے اس ادارے کو، ہماری اس جماعت کو دن دگنی رات چگنی ترقی عطا فرمائے۔ اور جتنے بھی تعلیمی شعبے ہیں یا مصروفیات ہیں ان کو کامیابی سے سرفراز فرمائے۔ اور پورے ملک کے اندر ہماری جماعتیں دین کا کام کر رہی ہیں اور عقیدہ تحفظ ختم نبوت کا کام کر رہی ہیں، اس میں مجلس احرار اسلام بھی اپنے حصے کے مطابق اپنا کام جاری رکھے ہوئے ہے اور شبانہ روز ان کی مصروفیات یہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے اکابر کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اس عقیدے کا تحفظ کرنے کی بخشش عطا فرمائے۔ ہمارے اکابر نے اس عقیدے کے تحفظ کے لیے تمام تر عمریں وقف کی ہیں اور کوئی کام نہیں کیا۔ صرف ایک تحفظ ختم نبوت کا کام کیا ہے۔ ہمارے والد صاحب (خواجہ خواجگان پیر طریقت خواجہ خان محمد نور اللہ مرقدہ) کو دیکھ لیں 96 سال سے اوپر ان کی عمر ہوئی ہے اور انہوں نے ساری زندگی تحفظ ختم نبوت کے لیے وقف کی۔ اس لیے میں آپ سے گزارش کروں گا کہ جو اس عقیدے کے ساتھ جڑے وہ اپنے دل میں یہ بات پیدا کر لے، پکی کر لے کہ میں نے مرتے دم تک یہ کام کرنا ہے۔ اس کے لیے کوئی عمر کی قید تو ہے نہیں، ریٹائرمنٹ تو ہوتی نہیں کہ ہم یہ کہیں کہ ہم ریٹائر ہو جائیں گے، گھر بیٹھ جائیں گے۔ پنشن تو ملنی نہیں ہے۔ پنشن جو ملنی ہے وہ قیامت کے دن ملنی ہے۔ اس لیے میں آپ سے یہی گزارش کروں گا کہ اپنے اکابر کو پڑھیں، اپنی تاریخ پڑھیں اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کریں۔ اس سے ہمیں پتہ چلے گا کہ ہمارے اکابر نے اس کی عقیدے کے لیے کتنی محنت کی ہے، کتنی جدوجہد کی ہے اور کتنی قربانیاں دی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے اکابر کے نقش قدم پر چلائے اور ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے قیامت تک انہی کے ساتھ ہمارا حشر فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔ اللہ اس اجتماع کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور جتنے حاضرین اور علماء حضرات یہاں تشریف لائے ہیں اللہ ان کے آنے کو بھی قبول فرمائے۔ ہمارے اکابر کے بیان کو بھی اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور قیامت کے دن ہمارے لیے ذریعہ نجات بنائے۔ آمین ثم آمین

مولانا مشتاق احمد چنیوٹی رحمۃ اللہ علیہ (قسط نمبر:3)

قادیانیت کی ناکامیوں کی مختصر روئداد

مولانا محمد حسین بٹالوی کے مقابلہ سے فرار

مرزا قادیانی نے متعدد مواقع پر مولانا محمد حسین بٹالوی کو دعوت مناظرہ دی اور جب انہوں نے دعوت قبول کر لی تو مرزا مناظرہ سے انکاری ہو گیا۔اس کی کچھ تفصیل درج ذیل ہے۔

۳۱......اپریل، مئی ۱۸۹۱ء میں مولانا بٹالوی کو مرزا نے تحریری مناظرہ کی دعوت دی لیکن انہیں جواب الجواب کا حق نہ دیا۔ دونوں فریقوں نے اپنے اپنے دلائل پر مشتمل صرف ایک پرچہ لکھنا تھا اور مناظرہ ختم۔ظاہر ہے کہ اس بے سروپا مناظرہ کی نوبت ہی نہ آسکی۔

۳۲......مولانا بٹالوی ۹ر مئی ۱۹۸۱ء کو لدھیانہ آئے اور مرزا سے مناظرہ کی خواہش ظاہر کی جو کہ اس کی اپنی دعوت مباحثہ کا ردعمل تھا لیکن مرزا کی بے جا ضد کی وجہ سے شرائط مناظرہ طے نہ ہو سکیں۔تفصیل کے لیے دیکھیں۔(رئیس قادیان ج ۲ باب ۱۴)

۳۳......مرزا آٹھ دفعہ ناقابل عمل شرائط کر کے مناظرہ سے بچتا رہا تو آخر کار مولانا بٹالوی نے اس کی سب شرائط مان لیں اور مرزا کے سسرالی مکان پر جا پہنچے اور اسے مناظرہ پر مجبور کر دیا۔ چنانچہ ۲۰ر جولائی ۱۸۹۱ء کو تحریری مناظرہ شروع ہوا جو کہ ۱۲ دن جاری رہا۔ آخر کار مرزا نے ہتھیار ڈال دیئے اور مباحثہ بند کر دیا۔اسے مباحثہ لدھیانہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

۳۴......اگست ۱۸۹۱ء میں مرزا نے مولانا بٹالوی کو بھی دعوت مناظرہ دی اور جب انہوں نے منظور کر لی تو چپ سادھ لی۔کوئی پتہ نہ چلا کہ مرزا کہاں ہے؟

۳۵......مولانا بٹالوی نے مرزا قادیانی کے کفر کے متعلق ایک سوال نامہ مرتب کیا اور ہر مسلک کے معتبر علماء و مفتی حضرات کی خدمت میں بھیجا۔سب علماء و مفتی حضرات نے مرزا اور مرزائیوں کے کفر پر مہر تصدیق ثبت کی۔تفصیل کے لیے دیکھیں۔(رئیس قادیان ج ۲ ص ۲۶)

۳۶......فروری ۱۸۹۲ء میں مرزا، مولانا محمد حسین بٹالوی سے مباحثہ کرنے کی نیت سے لاہور آیا۔مولانا بٹالوی کو علم ہوا تو وہ مرزا سے پہلے ہی لاہور آ پہنچے۔مرزا ابھی ستانے نہ پایا تھا کہ مولانا بٹالوی نے پیغام مباحثہ بھیج دیا۔مولانا بٹالوی کے کہنے پر علمائے لاہور نے بھی دعوت مباحثہ دی۔اس پر مرزا لاہور چھوڑ کر سیالکوٹ چلا گیا۔مولانا نے وہاں

بھی تعاقب کیا تو مرزا نے اپنے الہام کا سہارا لے کر سیالکوٹ سے بھی کوچ کیا۔ معززین شہر کے اصرار پر مرزا نے یہ بہانہ کیا کہ بٹالوی مجھے کافر کہتا ہے اور گالیاں دیتا ہے، اس لیے مناظرہ نہیں کروں گا۔ لوگوں نے گالیاں نہ دینے کی ضمانت دی۔ ملک قطب الدین خاں اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر سیالکوٹ نے تحریری مباحثہ کی تجویز دی۔ لیکن مرزا نے ''میں نہ مانوں'' کی رٹ جاری رکھی۔ یہی معاملہ جالندھر اور فیروز پور میں پیش آیا۔

۳۷......مولانا بٹالوی کے رسوا ہونے کی جھوٹی پیش گوئی

مرزا قادیانی کا اصول تھا کہ بدنام ہوئے تو کیا نام نہ ہوگا۔ کسی نہ کسی بہانے وہ لوگوں کو اپنے وجود کا احساس دلاتا رہتا تھا۔ ۱۹رشعبان ۱۳۱۰ھ کو اس نے الہام پیش کیا کہ مولوی محمد حسین بٹالوی چالیس دن کے اندر ذلیل وخوار ہوگا۔ یہ چالیس دن ۱۰رشوال ۱۳۱۰ھ کو پورے ہوئے تو تین دن بعد یعنی ۱۳رشوال ۱۳۱۰ھ بمطابق ۳۰راپریل ۱۸۹۲ء کو مولانا بٹالوی نے اپنے پرچہ میں لکھا کہ میں الحمدللہ! مکمل صحت مند ہوں۔ میری اولاد اور ذرائع آمدنی بھی قادیانی سے زیادہ ہیں۔ اس لیے اب شاید مرزا یہ تاویلیں کرے کہ:

۱......اس عذاب سے روحانی عذاب مراد ہے۔

۲......اس کا مطلب یہ ہے کہ محمد حسین میرے فلاں سوال کا جواب دینے سے عاجز رہا۔

۳......اس کا مطلب یہ ہے کہ محمد حسین کی اولاد میں سے فلاں کو نزلہ اور بخار ہو گیا تھا۔

۴......محمد حسین کو رمضان کے روزوں نے خوب ستایا ہے۔ (اشاعۃ السنہ ج ۱۵ ص ۱۸۴، ۱۸۵)

۳۸......مولانا بٹالوی کے مرزائی ہونے کی پیش گوئی

مشہور ہے کہ ایک شخص اپنے مخالف کے ہاتھوں مار بھی کھا رہا تھا اور ساتھ یہ کہتا جا رہا تھا کہ اب مارے گا تو نتیجہ دیکھ لے گا۔ کچھ یہی حال مرزا قادیانی کا تھا۔ اس نے علماء ومشائخ کے ہاتھوں بے پناہ ذلت اٹھائی، ناکامیاں دیکھیں، لیکن پھر انہیں للکارنے اور ان کے متعلق پیش گوئیاں کرنے سے باز نہ آتا تھا۔ چنانچہ ایک بار پھر اسے پیش گوئی کا شوق چڑایا اور ۴رمئی ۱۸۹۳ء کو مولانا بٹالوی کے قادیانی ہوجانے کی پیش گوئی کردی اور وقفہ وقفہ سے اس کو دہراتا رہا، لیکن اس کی یہ پیش گوئی کبھی پوری نہ ہوسکی اور وہ مولانا بٹالوی کو اپنا مرید بنانے کی حسرت لیے دنیا سے چلا گیا۔ تفصیل کے لیے دیکھیں۔ (رئیس قادیان حصہ دوم، باب نمبر ۵۵)

۳۸......علماء ومشائخ کو مباہلہ کا نمائشی چیلنج

مرزا قادیانی نے اپنی کتاب (آئینہ کمالات اسلام ص ۲۶۱، خزائن ج ۵ ص ۲۶۱) پر ان تمام علماء اور مفتی

حضرات کو دعوت مباہلہ دی جو اسے کافر قرار دیتے ہیں۔

اس دعوت مباہلہ میں اس نے خاص طور پر میاں نذیر حسین دہلوی اور مولانا بٹالوی کا نام لیا۔ یہ دعوت مباہلہ ۱۰ردسمبر ۱۸۹۲ء کو دی گئی۔ مولانا بٹالوی نے جواب دیا کہ پہلے مرزا اپنی کتابوں میں تحریر کردہ عقائد کے متعلق حلف اٹھائے گا کہ قرآن وحدیث کی یہی مراد ہے جو مرزا نے تحریر کی ہے اور یہی مطالب صحابہ کرامؓ، تابعین اور آئمہ کرام نے سمجھے ہیں اور مرزا کہے گا کہ اگر اس حلف میں جھوٹا ہوں تو خدا مجھ پر ایسی لعنت نازل کرے جو آج تک کسی پر نازل نہیں ہوئی۔ یہ مسکت جواب سن کر مرزا اپنا چیلنج بھول گیا اور دوبارہ نام بھی نہ لیا۔

۳۹......مولانا عبدالحق غزنوی کا مرزا سے مباہلہ اور اس کا انجام

مرزا قادیانی نے ۲۵راپریل ۱۸۹۳ء کو علماء ومشائخ کو مباہلہ کا چیلنج دیا۔ مباہلہ کے لیے بلائے گئے حضرات میں مولانا بٹالوی، مولانا محی الدین لکھووالی، مولانا عبدالجبار غزنوی، مولانا عبدالحق غزنوی۔ وغیرہ! حضرات کے نام قابل ذکر ہیں۔ اس کے جواب میں مولانا عبدالحق غزنوی نے دعوت مباہلہ قبول کر لی۔ مرزا نے جواب الجواب میں اشتہار شائع کیا جس میں تاریخ مباہلہ ۱۰رذیقعدہ ۱۳۱۰ھ رمطابق ۲۷رمئی ۱۸۹۳ء بمقام عیدگاہ امرتسر مقرر کی گئی۔

چنانچہ مقرر تاریخ پر عیدگاہ امرتسر میں فریقین جمع ہوئے اور دعاء کی کہ جو شخص باطل پر ہے وہ حق والے کی زندگی میں ذلیل ہوگا۔

۱......مرزا نے عبداللہ آتھم کے ساتھ مناظرہ میں شکست کھائی۔

۲......اس نے آتھم کے مرنے کی پیش گوئی کی جو کہ پوری نہ ہو سکی۔

۳......مولوی عبدالحق غزنوی صحت منداور الٰہی انعامات سے مالا مال رہے۔

۴......مرزا کے مرید اسماعیل ساکن جنڈیالہ اور یوسف خان سرحدی عیسائی ہو گئے۔

۵......مرزا قادیانی ۲۶رمئی ۱۹۰۸ء کو بمقام لاہور ہیضہ سے مر گیا۔ جب کہ مولانا عبدالحق غزنوی مرزا کی موت کے ۹ سال بعد ۱۶رمئی ۱۹۱۷ء کو جاں بحق ہوئے۔

۴۰......منشی الٰہی بخش کے مرزائی ہونے کی غلط پیش گوئی

مرزا قادیانی نے اپنی (کتاب اعجاز احمدی ص ۵۱، خزائن ج ۱۹ ص ۱۶۳) میں منشی الٰہی بخش اکاؤنٹینٹ کے مرزائی ہونے کی پیش گوئی کی جو کہ غلط ثابت ہوئی۔ منشی صاحب قادیانیت قبول کرنے کی بجائے مدت العمر قادیانیت کی تردید میں مصروف رہے۔ انہوں نے مرزائیت کی تردید میں ''عصائے موسیٰ'' کے نام سے ایک کتاب لکھی جو کافی مشہور ہوئی۔

۴۱......مباحث میں حکیم نورالدین کی شکست

مولانا اصغر علی روحی اسلامیہ کالج لاہور کے پروفیسر اور خاصے فاضل شخص تھے۔ انہوں نے دو دفعہ حکیم نور الدین کو لاہور میں گھیرا اور مرزا کے دعاوی پر گفتگو کرنا چاہی، لیکن حکیم نورالدین دونوں دفعہ غچہ دے گیا۔

۴۲......ملکہ برطانیہ اور اس کی اولاد کے مسلمان ہونے کی پیش گوئی

مرزا قادیانی نے اب تک کی گئی پیش گوئیوں کو معمولی سمجھ کر ان پیش گوئیوں کا دائرہ وسیع کیا اور ایک عالمی سطح کی پیش گوئی کی جس کی تفصیل یہ ہے کہ مرزا نے فروری ۱۸۹۴ء میں کتاب (نورالحق شائع کی تو اس کی پہلی جلد ص ۴۳، ۴۴، خزائن ج ۸ ص ۵۸ تا ۶۰) پر ملکہ برطانیہ اور اس کی اولاد کے مسلمان ہو جانے کی پیش گوئی کر دی۔ اس وقت ملکہ وکٹوریہ برطانیہ کی حکمران تھی۔ اس کے بعد بالترتیب شاہ ایڈورڈ ہفتم، شاہ جارج خامس، شاہ ایڈورڈ ہشتم حکمران بنے لیکن کسی نے بھی اسلام قبول نہ کیا۔ قادیانی اس کی تاویل یہ کرتے رہے کہ اگرچہ انہوں نے زبان سے اقرار نہیں کیا، لیکن دل سے سب کے سب مسلمان تھے۔ سچ ہے

بے حیا باش و ہرچہ خواہی کن

۴۳، ۴۴، ۴۵......ڈپٹی عبداللہ آتھم کے حوالہ سے مرزا کی شکستیں اور ذلتیں

۱۸۹۳ء میں مرزا قادیانی نے ڈپٹی عبداللہ آتھم سے مناظرہ کیا جو کہ پندرہ دن جاری رہا۔ مناظرہ میں مرزا بازی ہار گیا تو اپنی ناکامی چھپانے کے لیے مناظرہ کے آخری دن یعنی ۵؍جون ۱۸۹۳ء کو پیش گوئی کی کہ عبداللہ آتھم پندرہ ماہ میں مر جائے گا۔ (جنگ مقدس ص ۱۸۸، ۱۸۹، خزائن ج ۶ ص ۲۹۱، ۲۹۲) یہ پندرہ ماہ کی مدت ۵؍ستمبر ۱۸۹۴ء کو پوری ہو رہی تھی۔ مرزا اور اس کے پیروکار آتھم کی موت واقع نہ ہونے پر بے حد پریشان تھے۔ اس پریشانی کے ازالہ کے لیے اس نے:

۱......عبداللہ آتھم پر قاتلانہ حملے کرائے لیکن وہ محفوظ رہا۔

۲......دشمن کے خاتمہ کے لیے کتابوں میں لکھے ہوئے عملیاں پر عمل کیا، لیکن اس کے تمام حربے ناکام ہو گئے اور آتھم زندہ سلامت رہا تو عیسائیوں نے اس پر بڑا جشن منایا۔ آتھم کو ہاتھی پر بٹھا کر بٹالہ میں ایک زبردست جلوس نکالا۔ مرزا کا پتلا جلایا۔ اس کے گلے میں رسہ ڈالا اور اسے پھانسی دی۔ پھر نذر آتش کر دیا۔ (رئیس قادیان حصہ دوم باب نمبر ۶۴ تا ۸۲)

اس واقعہ سے مرزا کی درج ذیل ناکامیاں اور ذلتیں معلوم ہوئیں۔

۱......آتھم کے ساتھ مناظرہ میں اس کی شکست۔

۲......آتھم کی ہلاکت کی کوشش میں ناکامی۔

۳......آتھم کے متعلق پیش گوئی غلط ثابت ہونے پر رسوائی

۴۶......حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی کے ہاتھوں ذلت وخواری

حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی ایک بڑے روحانی پیشواء اور جید عالم دین تھے۔ آپ ۱۸۹۰ء میں حج کے لیے تشریف لے گئے اور مدینہ منورہ میں مستقل قیام کا ارادہ کیا تو بارگاہ نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم سے واپس جانے کا اشارہ ہوا۔ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ایک کشف کی بناء پر حکم دیا کہ ہندوستان واپس جائیں، وہاں ایک فتنہ نمودار ہونے والا ہے، اس کا استیصال کریں۔

آپ واپس تشریف لائے تو کچھ عرصہ بعد مرزا قادیانی نے دعویٰ مسیحیت کیا۔ آپ نے اس کے رد میں شمس الہدایہ فی اثبات حیات المسیح تحریر کی۔ مرزا نے جواب میں آپ کو عربی میں تفسیر نویسی کا چیلنج کیا، پیر صاحب نے چیلنج قبول کیا اور تفسیر نویسی کے لیے ۲۵ راگست ۱۹۰۰ء کو بمقام بادشاہی مسجد لاہور آنے کی دعوت دی۔ مقررہ تاریخ پیر صاحب ہزاروں علماء کرام سمیت بادشاہی مسجد پہنچ گئے لیکن مرزا میدان میں نہ آیا۔ اس نے بہانہ کیا کہ پیر صاحب کے ساتھ بہت سے سرحدی پٹھان ہیں اور وہ غصہ سے بھرے ہوئے ہیں، مجھے قتل کر دیں گے۔ مرزا کا خاصا انتظار کرنے کے بعد جب پیر صاحب اوران کے ارادت مند مسجد سے باہر نکلے تو کیا دیکھتے ہیں کہ لاہور کے گلی کوچوں میں بکثرت اشتہار لگے ہوئے ہیں جس کا عنوان تھا: پیر صاحب گولڑہ شریف نے امام الزمان کے مقابلہ سے فرار کیا ہے۔ مسلمان مرزائیوں کے اس جھوٹ سے سخت بیزار ہوئے اور انہیں مرزا کے جھوٹا ہونے کا مکمل یقین ہو گیا۔

مرزا کے مرید احسن امروہی نے شمس الہدایہ کے جواب میں شمس بازغہ لکھی تو پیر صاحب نے مرزا کی کتاب اعجاز المسیح اور امروہی کی کتاب شمس بازغہ کے جواب میں سیف چشتیائی لکھی جس کی مولانا تھانوی اور علامہ کشمیری نے بھی تعریف کی لیکن مرزا قادیانی نے پیر صاحب اوران کی باتوں کو خبیث قرار دیا۔ (معاذ اللہ) اسی طرح اس نے پیر صاحب کو اپنی کتاب (اعجاز احمدی ص ۷۵، ۷۶، خزائن ج ۱۹ص ۱۸۸) میں ملعون قرار دیا ہے۔ آغا شورش کاشمیری مرحوم نے سچ لکھا ہے کہ مرزا اگر سچا نبی ہوتا تو انبیاء کرام کی زبان استعمال کرتا۔ وہ جھوٹا تھا، اس نے مخالفین کو گالیاں ہی دینی تھیں۔ حضرت پیر صاحب کی اس معرکہ آرائی کی تفصیلات کے لیے دیکھیں۔

(مہر منیر از قلم مولانا فیض احمد فیض گولڑوی، تاریخ محاسبہ قادیانیت از قلم پروفیسر خالد شبیر احمد)

۴۷......مولانا محمد حسن فیضی کے مقابلہ میں شکست

مولانا محمد حسن فیضی بھیں ضلع چکوال کے باشندہ تھے۔ علوم وفنون خصوصاً عربی ادب میں مہارت تامہ حاصل کیا

تھا۔ آپ نے اپنا ایک عربی قصیدہ لکھ کر مرزا کو پیش کیا اور کہا آپ اسے صحیح تلفظ کے ساتھ ساتھ پڑھ کر سنا دیں، میں آپ کو صاحب الہام مان لوں گا۔ مرزا دیر تک کاغذ ہاتھ میں لے کر بیٹھا رہا اور پڑھ نہ سکا۔ اس کی وجہ یہ تھی وہ قصیدہ غیر منقوط تھا۔ یعنی اس میں ب، ج، خ وغیرہ نقطے دار حروف نہ تھے۔ مولانا فیضی نے مرزا کو تحریری طور پر دعوت مناظرہ دی جسے قبول کرنے کی وہ جرأت نہ کر سکا۔ مولانا فیضی کی زندگی میں تو مرزا منقار زیر پر رہا۔ جیسے ہی ان کا انتقال ہوا وہ آپے سے باہر ہو گیا اور مولانا مرحوم کے انتقال کو اپنا معجزہ قرار دیا۔

۴۸......مولانا کرم الدین کے ساتھ مرزا کی مقدمہ بازی اور اس کی تاریخی شکستیں و ذلتیں

مرزا قادیانی نے مولانا محمد حسن فیضی کے انتقال کے بعد ان کے خلاف بدزبانی کی تو ان کے چچازاد بھائی مولانا کرم الدین کو بہت دکھ پہنچا۔ انہوں نے اس بدزبانی کے خلاف مرزا کو قانونی نوٹس بھیجا تو پیش بندی کے طور پر مرزا کے مرید خاص حکیم فضل دین بھیروی نے مولانا کرم الدین کے خلاف یکے بعد دیگرے تین مقدمات دائر کیے۔ پہلا مقدمہ کی سماعت کے دوران مرزا نے اپنی فتح کے الہامات شائع کیے۔ "**جائک الفتح لم جائک الفتح الم ترکیف فعل ربک باصحاب الفیل الم یجعل کیدھم فی تضلیل**" لیکن مرزا کے ان الہامی وعدوں کے برعکس مولانا کرم الدین مقدمہ میں بری ہو گئے تو قادیانی جماعت نے دوسرا مقدمہ دائر کر دیا جس میں مولانا پر مرزا کی کتاب نزول المسیح چوری کا الزام لگایا، لیکن استغاثہ اپنا دعویٰ ثابت نہ کر سکا اور عدالت نے مولانا کرم الدین کو بری کر دیا۔

دو مقدموں میں ناکامی پر قادیانیوں نے مولانا کرم الدین کے خلاف تیسرا مقدمہ دائر کر دیا۔ جوابی کارروائی کرتے ہوئے مولانا کرم الدین نے رائے سنسار چند مجسٹریٹ جہلم کی عدالت میں مقدمہ دائر کیا کہ مرزا نے مولانا محمد حسن فیضی کے خلاف بدزبانی کی ہے۔ اس پر قادیانیوں نے اعتراض کیا کہ مولانا فیضی کے بیٹوں کی موجودگی میں مولانا کرم الدین کو مقدمہ دائر کرنے کا حق نہیں پہنچتا۔ عدالت نے اس نکتہ سے اتفاق کرتے ہوئے مولانا کا دعویٰ خارج کر دیا۔ مرزا نے اس موقع پر جہلم میں اپنی کتاب مواہب الرحمٰن بکثرت تقسیم کی تھی اور اس کتاب میں مرزا نے مولانا کرم الدین کے خلاف نازیبا الفاظ استعمال کیے تھے۔ اس بنیاد پر انہوں نے مرزا کے خلاف ہتکِ عزت کا دعویٰ دائر کر دیا۔ مقدمہ کی سماعت کی خاصی لمبی تفصیلات ہیں۔ ان سے صرف نظر کرتے ہوئے عرض ہے کہ سماعت مکمل ہونے کے بعد رائے سنسار چند مجسٹریٹ نے مرزا قادیانی کو ۵۰۰ روپے جرمانہ اور بصورت عدم ادائیگی چھ ماہ قید کا حکم سنایا۔ اس سزا کے خلاف مرزا نے سیشن جج امرتسر عدالت میں سزا معاف کرنے کے لیے درخواست دائر کی جس نے ماتحت عدالت کا فیصلہ کالعدم قرار دیا۔ (جاری ہے)

امجد علی مردانوی (جنرل سیکرٹری متحدہ اسلامی کونسل مردان)　　(قسط نمبر:4)

قادیانیت کا ایک اور روپ فتنہ دیندار انجمن

بانی دیندار انجمن کا دعویٰ چن بسویشور دیندار انجمن کی اپنی کتابوں کی روشنی میں ایک تحقیقی جائزہ

گزشتہ اقساط میں بانیٔ دیندار انجمن، قادیانی مبلغ، جھوٹے مدعی نبوت صدیق حسین دیندار کے مختلف دعووں اور عقائد کا جائزہ خود دیندار انجمن کی مطبوعہ کتابوں اور ان کے اپنے بیانات کی روشنی میں پیش کیا گیا۔ زیرِ بحث سلسلے کا بنیادی مقصد کسی فرد یا جماعت پر محض الزام لگانا نہیں، بلکہ ان کے اپنے لٹریچر سے وہ عبارات قارئین کے سامنے رکھنا ہے جن کی روشنی میں وہ خود اس معاملے کا فیصلہ کر سکیں۔ جھوٹے مدعیانِ نبوت اور خود ساختہ جھوٹے دعویداروں کے ہاں عموماً ایک نمایاں چیز پائی جاتی ہے: دعویٰ کچھ اور، اس کی توجیہ کچھ اور، اور اصل تحریروں میں اس کے شواہد کچھ اور ہوتے ہیں۔ اسی پہلو کو سامنے رکھتے ہوئے آج ہم صدیق حسین دیندار کے دعوائے چن بسویشور کا جائزہ لیتے ہیں۔

پاکستان اور انڈیا میں دعوائے چن بسویشور کی مختلف توجیہات

پاکستان میں دیندار انجمن سے وابستہ بعض افراد اس دعوے کی یہ توجیہ پیش کرتے ہیں کہ صدیق حسین دیندار نے خود کو چن بسویشور ہونے کا دعویٰ نہیں کیا تھا، بلکہ یہ محض ایک خواب تھا۔ ان کے بقول خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، صدیق حسین کو چن بسویشور کا لقب دیا اور فرمایا کہ جاؤ، ہندوؤں میں تبلیغِ اسلام کرو۔

مردان کے ایک سرکاری افسر کے سوال پر، جب صدیق حسین دیندار کے پوتوں نے یہی خواب بیان کیا تو اس افسر نے ان سے کہا کہ اگر اس خواب کو سچا تسلیم کیا جائے تو جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے دادا کو ہندوؤں کا نام چن بسویشور دیا ہے تو تم لوگ انہیں مسلمانوں کا پیشوا کیسے کہہ سکتے ہو؟ اور اگر یہ خواب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جھوٹی نسبت ہے تو یہ بھی ایک بہت بڑا جرم ہے جو جہنم میں لے جانے کا باعث ہے۔

یہاں ایک بنیادی سوال پیدا ہوتا ہے: کیا صدیق حسین دیندار کی اپنی کتابیں بھی اس واقعے کو محض ایک خواب یا لقب کے طور پر پیش کرتی ہیں، یا وہ خود اسے ایک باقاعدہ دعوے، الہام اور ظہور کے طور پر بیان کرتے ہیں؟

اس سوال کا جواب ہمیں خود صدیق دیندار کی تحریروں سے ملتا ہے۔

دوسری طرف انڈیا میں دیندار انجمن سے وابستہ افراد کے بعض حالیہ بیانات میں یہ مؤقف سامنے آتا ہے کہ ہزاروں احادیث میں چن بسویشور کا ذکر آیا ہے۔ اگر ایسا ہے تو پھر ان پر لازم ہے کہ وہ ان احادیث کو پیش کریں، تاکہ قارئین خود دیکھ سکیں کہ چن بسویشور کا ذکر کن احادیث میں اور کس مفہوم کے ساتھ آیا ہے؟ لیکن قیامت کی صبح تک پیش نہیں کر سکیں گے۔ لیکن اس بحث سے پہلے آیئے خود صدیق دیندار کی کتابوں کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

صدیق دیندار کے بیٹے کی گواہی

صدیق دیندار کے بیٹے ضیاء الحسن نے اپنے والد کے متعلق لکھا ہے۔

''ہندوؤں کو (صدیق دیندار) نے للکارا اے ہندوؤں! تم مسلمانوں کو مرتد کرنے کی دھن میں ہو۔ اللہ تم کو مسلمان کرنا چاہتا ہے یہی تمہاری کتابیں کہتی ہیں۔ ہندو دنیا میں جس وجود کا انتظار تھا وہ میں آ گیا ہوں۔ میں ہی تمھارا چن بسویشور ہوں'' (عظمت قرآن، صفحہ 28، مصنفہ ضیاء الحسن بن صدیق دیندار)

یہ عبارت اس بحث میں غیر معمولی اہمیت رکھتی ہے، کیونکہ یہاں محض کسی مخالف کی طرف سے الزام نہیں بلکہ صدیق دیندار کے اپنے بیٹے کی تحریر میں ان کی طرف یہ الفاظ منسوب کیے گئے ہیں:

''میں ہی تمھارا چن بسویشور ہوں''

اب اگر پاکستان میں یہ کہا جائے کہ چن بسویشور کوئی دعویٰ نہیں بلکہ صرف خواب میں دیا گیا ایک لقب تھا، تو پھر اس عبارت کی کیا توجیہ ہوگی؟

خود صدیق دیندار کی کتابوں میں دعوائے چن بسویشور

صدیق دیندار نے خود بھی اس دعوے کا ذکر اپنی متعدد کتابوں میں جا بجا کیا ہے۔ بلکہ اس موضوع پر دو مستقل رسالے بھی تحریر کیے: ایک ''ظہور چن بسویشور'' اور دوسرا ''دیندار چن بسویشور''۔

اب صدیق حسین دیندار کی اپنی تحریر ملاحظہ کیجیے:

''جب دیندار چن بسویشور کے ظہور کا وقت آیا تو اللہ تعالیٰ نے خوابوں میں اور مکاشفات میں اس مضمون کو کھولا اور مکالمہ الہیہ سے دیندار چن بشویشور کے دعوے کا حال معلوم ہوا۔ اللہ رب العالمین کے بشارات نے میرے وجود کو اس دعویٰ کا مستحق گردانا اس توجہ سے میں نے دیندار چن بسویشور کے روحانی واخلاقی نشانات پر غور کیا تو وہ کل 56 نشانات ہیں وہ کل کے کل بلا تاویل مجھ میں نظر آ رہے ہیں۔ اس انکشاف کے بعد وقت مقررہ پر یعنی پیر کے دن چھٹی تاریخ ناگہہ کا مہینہ 1845 شالیوان بمطابق فروری 1924 میں بمقام گدک بذریعہ اشتہار اعلان کیا کہ اے ہندوؤں تمہاری کتابوں میں جس گرو کی آمد کی بشارت دی گئی ہے وہ میں ہوں'' (دیندار چن بسویشور صفحہ 6 مصنفہ صدیق دیندار)

قارئین غور فرمائیں کہ یہاں معاملہ صرف خواب کا نہیں رہا۔ خود صدیق دیندار کی تحریر میں ''اس دعویٰ کا مستحق'' ہونے، اپنے اندر 56 نشانات پائے جانے اور پھر باقاعدہ اشتہار کے ذریعے یہ اعلان کرنے کا ذکر ہے:

''اے ہندوؤں تمہاری کتابوں میں جس گرو کی آمد کی بشارت دی گئی ہے وہ میں ہوں''

یہ عبارت خود اس دعوے کی نوعیت واضح کرنے کے لیے کافی اہمیت رکھتی ہے۔

''تو ہی چن بسویشور ہے''

الہام کا دعویٰ

اسی دعوے کو صدیق دیندار اپنی کتاب اعادہ اسلام میں مزید واضح کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

''ہندوؤں کی مستند کتب کے نشانات پکار رہے تھے کہ ایک اوتار آنے والا ہے اللہ تعالیٰ نے اس فقیر کو بشارت دی کہ وہ تو ہے یعنی الہام ہوا کہ تو ہی چن بسویشور ہے۔'' (اعادہ اسلام صفحہ 49)

یہاں بھی الفاظ انتہائی واضح ہیں:

''الہام ہوا کہ تو ہی چن بسویشور ہے۔''

لہٰذا اصل کتاب کے الفاظ کی روشنی میں سوال یہ نہیں رہتا کہ صدیق دیندار نے چن بسویشور کا دعویٰ کیا یا نہیں، بلکہ اصل سوال یہ بنتا ہے کہ اس دعوے کی حقیقت، بنیاد اور شرعی حیثیت کیا تھی؟

دعوائے چن بسویشور اور مرزا غلام قادیانی

اب تک پیش کی گئی عبارات سے دعوائے چن بسویشور کی نوعیت واضح ہو چکی ہے۔ اسی طرح ہندو اوتار ہونے کا دعویٰ کرنے والا مرزا غلام قادیانی کذاب بھی تھا۔

یہاں اصل مقصد دونوں شخصیات کے تمام دعووں کا تقابلی جائزہ لینا نہیں، بلکہ اس خاص پہلو کی طرف توجہ دلانا ہے کہ خود کو ہندو مذہبی پیش گوئیوں کے مطابق آنے والا وجود یا اوتار قرار دینے کا دعویٰ ایک معمولی یا محض اصطلاحی معاملہ نہیں۔

کیا یہ دعویٰ صرف مخالفین کی طرف سے سمجھا گیا؟

دیندار انجمن کے بعض لوگ یہ تاثر دیتے ہیں کہ شاید لوگوں نے صدیق دیندار کے الفاظ کو غلط سمجھا یا، ان کے دعوے کو بلا وجہ بڑھا چڑھا کر پیش کیا۔

لیکن صدیق دیندار خود ان لوگوں کے متعلق لکھتے ہیں جو اس کے دعوے کو باطل سمجھتے ہیں:

''میں نے ہندوستان کے جس قدر با اثر لوگوں کے سامنے دعویٰ پیش کیا کسی نے انکار نہیں کیا، جہلاء اور بازاری لوگ اس کو سمجھ نہیں سکتے اور یہ بھی دکن کے بعض حصوں میں دیکھا گیا کہ جہلا دیندار چن بسویشور کا نام سن کر دھوم مچاتے ہیں بعض دفعہ مسجدوں اور مندروں سے نکال دیا'' (خادم خاتم النبیین، صفحہ 83)

یہاں خود صدیق دیندار نے لفظ ''دعویٰ'' استعمال کیا ہے۔

لہٰذا اگر بعد میں کوئی یہ کہے کہ چن بسویشور ہونا محض ایک خواب یا عام سا لقب تھا اور اس میں کوئی دعویٰ شامل نہیں تھا، تو قارئین کو خود یہ فیصلہ کرنا چاہیے کہ صدیق دیندار کی اپنی تحریر اس توجیہ کی تائید کرتی ہے یا نہیں۔

''اپنا مظہر'' بنانے کا دعویٰ

مزید برآں صدیق دیندار لکھتا ہے۔

''اللہ تعالیٰ نے اس فقیر کو 3 فروری 1924 کو اپنے کلام سے اپنا مظہر بنا کر بصورت غیر دیندار چند بسویشور

کی خدمت پر فائز کیا'' (مہر نبوت صفحہ 37)

یہ عبارت بھی اس دعوے کو محض ایک خواب یا تعارفی لقب تک محدود نہیں رکھتی، بلکہ اس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے کلام کے ذریعے ''اپنا مظہر'' بنانے اور چن بسویشور کی خدمت پر فائز کرنے کا ذکر موجود ہے۔

قارئین کے لیے چند بنیادی سوالات

اب ان تمام عبارات کو ایک جگہ رکھ کر قارئینِ کرام خود غور فرمائیں:

1۔ اگر چن بسویشور ہونا محض ایک خواب میں دیا گیا لقب تھا تو صدیق دیندار کی اپنی کتاب میں ''اس دعویٰ کا مستحق'' ہونے کا ذکر کیوں ہے؟

2۔ اگر یہ دعویٰ نہیں تھا تو انہوں نے خود ''دعویٰ پیش کیا'' کیوں لکھا؟

3۔ اگر یہ محض ایک خواب تھا تو ''الہام ہوا کہ تو ہی چن بسویشور ہے'' کے الفاظ کس مفہوم میں استعمال ہوئے؟

4۔ اگر چن بسویشور محض ایک لقب تھا تو پھر ہندوؤں سے یہ اعلان کیوں کیا گیا کہ ''وہ میں ہوں''؟

5۔ اور اگر آج یہ کہا جاتا ہے کہ ہزاروں احادیث میں چن بسویشور کا ذکر موجود ہے تو پھر ان احادیث کو عوام کے سامنے پیش کرنا بھی ضروری ہے، تاکہ دعویٰ محض زبانی نہ رہے بلکہ دلیل کے ساتھ ثابت ہو۔

عام مسلمانوں کو فیصلہ اصل کتابوں کی روشنی میں کرنا چاہیے

قارئینِ کرام! دیندار انجمن سے وابستہ لوگ پاکستان میں مردان، سرگودھا، فیصل آباد، گوجرانوالہ اور کراچی میں عام مسلمانوں کو یہ کہہ کر متاثر کرتے ہیں کہ ہمارے عقائد عام مسلمانوں جیسے ہیں اور ہم تو فقیر لوگ ہیں۔

لیکن جب ان کے بانی کی اپنی کتابوں کو سامنے رکھ کر ان کے دعووں کا جائزہ لیا جاتا ہے تو ایک مختلف تصویر سامنے آتی ہے۔

اسی طرح انڈیا میں دکن، حیدرآباد میں دیندار انجمن کے مرکز کے زیرِ اہتمام پروگرامات میں صدیق دیندار کو کھلے عام بروزِ محمد، کلکی اوتار، چن بسویشور اوتار، امام الناس اور امام الجہاد کہا جا رہا ہے۔

چونکہ انڈیا میں منکرینِ ختمِ نبوت کے لیے ایسی قانون سازی اور پابندیاں موجود نہیں ہیں جیسی پاکستان میں ہیں، لہٰذا جب ان لوگوں کے کفریات اور باطل عقائد کی نشاندہی کی جاتی ہے تو یہ لوگ مختلف حیلے بہانے کرتے ہیں۔

لیکن اس پوری بحث میں ہمارا اصول بالکل سادہ ہے۔ دعویٰ ہمارا نہیں، کتاب ان کی ہے؛ الفاظ ہمارے نہیں، ان کے ہیں؛ اور فیصلہ قارئین خود ان کے اپنے لٹریچر کو پڑھ کر کریں۔ ہم نے اس تحریر میں جو کچھ پیش کیا ہے، وہ صدیق دیندار اور دیندار انجمن سے متعلق ان کی اپنی کتابوں کی عبارات ہیں۔ اس لیے قارئینِ کرام سے گزارش ہے کہ جذبات کے بجائے اصل حوالہ جات کو سامنے رکھیں، عبارات کو مکمل سیاق و سباق کے ساتھ پڑھیں اور پھر خود فیصلہ کریں کہ دعوائے چن بسویشور محض ایک خواب اور لقب تھا یا ایک باقاعدہ مذہبی دعویٰ۔

آئندہ قسط میں اس فتنے کی خود ساختہ اصطلاحات اور بعض شبہات مع جوابات کے ساتھ اس سلسلے کا اختتام کیا جائے گا۔ (جاری ہے)

اخبار الاحرار

ملک بھر میں یوم الفتح تحفظ ختم نبوت ودفاع پاکستان کے حوالے سے اجتماعات، سیمینارز اور ریلیاں

☆...... 6 ستمبر بعد نمازِ ظہر۔ مرکز احرار، مرکزی جامع مسجد سید عطاء اللہ شاہ بخاری ناگڑیاں میں دفاعِ پاکستان اور تحفظِ ختم نبوت کے حوالے سے نشست کا انعقاد کیا گیا جس سے گجرات کے ضلعی امیر قاری محمد ضیاء اللہ ہاشمی اور (ضلعی جنرل سیکرٹری) حضرت مولانا قاری احسان اللہ اشرفی نے گفتگو فرمائی۔ احرار کارکن اور اہل علاقہ نے شرکت فرمائی۔

☆...... 6 ستمبر بعد نمازِ مغرب مرکز احرار، جامع مسجد احرار نیو ماڈل ٹاؤن گجرات میں یومِ دفاعِ پاکستان اور یومِ تحفظِ ختمِ نبوت کے حوالے سے درسِ ختمِ نبوت کے عنوان سے نشست منعقد ہوئی۔ حافظ ضیغم احرار (ناظم نشر واشاعت مجلس احرار اسلام یونٹ ماڈل ٹاؤن گجرات) نے سیرت النبی ﷺ، جبکہ (ضلعی ناظم مجلس احرار اسلام گجرات) قاری احسان اللہ صاحب نے تحفظِ ختمِ نبوت اور یومِ دفاعِ پاکستان کے حوالے سے گفتگو فرمائی۔

بعد ازاں حافظ طلحہ وسیم، قاری عبدالرحمٰن صاحب، حافظ عبداللہ عارف، حافظ شاہزیب عارف، بھائی علی حسن اور بھائی عمران زدران نے شرکاء کی خدمت اور کھانے کا انتظام کیا اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین

☆...... 7 ستمبر 2026 کو مرکز احرار جامع مسجد ختم نبوت، چوہڑ چک چوک ضلع گجرات میں دفاع پاکستان اور تحفظ ختم نبوت کے عنوان سے سیمینار منعقد ہوا۔ جس میں حافظ محمد کاظم اشرف احرار اور مولانا قاری محمد شعیب نے 7 ستمبر 1974ء کے تاریخی فیصلے اور احرار کی خدمات کے حوالے سے گفتگو کی۔

☆...... 6 ستمبر 2026 کو مجلس احرار اسلام ضلع راجن پور کے امیر جناب ڈاکٹر عبداللہ صاحب نے جناب قاری محمود قاسمی صاحب کی خصوصی دعوت پر یوم شہداء پاکستان ریلی میں قافلۂ احرار کے ہمراہ شرکت کی اور مجلس احرار اسلام کی نمائندگی کرتے ہوئے خطاب کیا۔

☆...... 6 ستمبر 2026 مجلس احرار اسلام کے زیر اہتمام دفاع پاکستان وتحفظ ختم نبوت سیمینار مسجد سیدنا علی المرتضی چکڑالہ میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک حافظ ملک احمد نے کی۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض مبلغ احرار مولانا محمد زبیر اعوان نے ادا کیے جبکہ مبلغ احرار مولانا مفتی محمد ریاض حنفی، مولانا محمد یونس خطیب جامع مسجد چٹی اور مجلس احرار چکڑالہ کے سرپرست مولانا شفیق الرحمٰن نے خطاب کیا اور دفاع پاکستان کی تاریخ اور سات ستمبر کے حوالے سے اسمبلی میں مرزائیوں کو کافر اقلیت قرار دینے کے حوالے سے بیانات کیے۔ مجلس احرار کے ضلعی امیر محمد عبداللہ علوی نے علماء کرام، احرار ذمہ داران، کارکنان سمیت سیمینار میں شامل تمام حضرات کا شکریہ ادا کیا اور اکابر احرار کی جدوجہد کو سراہا اور سابق وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو کی تحفظ ختم نبوت کے لیے تاریخی خدمات پر انہیں خراج تحسین پیش کیا۔

☆...... 7 ستمبر مجلس احرار اسلام ضلع مانسہرہ کے سرپرست نواسۂ حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ حضرت مولانا پروفیسر سعید احمد ہزاروی نے آل پارٹیز تحفظ ختم نبوت سیمینار پریس کلب مانسہرہ سے خطاب کیا۔

☆...... 7 ستمبر مجلس احرار اسلام ہڈالی ضلع خوشاب کے زیر اہتمام ختم نبوت ریلی منعقد کی گئی اور مولانا مفتی محمد سلیم معاویہ، رانا اصغر فاروقی اور دیگر نے شرکت وخطاب کیا۔

☆...... 7 ستمبر یوم تحفظ ختم نبوت کے موقع پر مجلس احرار اسلام پاکستان کے مرکزی نائب ناظم اطلاعات مولانا

تنویر الحسن احرار نے وعولہ ضلع چکوال میں سیمینار سے خطاب کیا۔ مجلس احرار اسلام ضلع تلہ گنگ کے رہنماوں مولانا محمد حنیف صابر، مفتی آصف محمود لاوہ نے ضلع چکوال میں دوالمیال، وعولہ اور چوآ سیدن شاہ میں دروس ختم نبوت دیے۔

☆...... 7 ستمبر 2026 کو ڈیرہ اسماعیل خان میں مجلس احرار اسلام کے زیر اہتمام جامع مسجد بخاری تھویا سیال سے یوم ختم نبوت پر ریلی نکالی گئی جو سیدنا عمر فاروق چوک پر اختتام پذیر ہوئی۔ ریلی میں مولانا ثناء اللہ، مولانا حامد اللہ عمر، بھائی محمد نعیم احرار، ملک عاصم عطاء، محمد مجید احرار سمیت دیگر احرار رضا کاروں اور عوام الناس نے شرکت کی۔ جبکہ جامع مسجد بخاری تھویا سیال میں بعد نماز عشاء ختم نبوت سیمینار بھی منعقد کیا گیا جس میں حضرت مولانا عثمان علی (مبلغ مجلس احرار اسلام ڈیرہ اسماعیل خان) نے خطاب کیا۔

☆...... 7 ستمبر 2026 کو مجلس احرار اسلام جھنگ کے زیر اہتمام ختم نبوت ریلی نکالی گئی اور کل جماعتی ریلی جو اسٹیشن چوک سے ختم نبوت چوک تک تھی میں بھرپور شمولیت بھی کی گئی۔

☆...... 7 ستمبر 2026 کلاچی ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں مجلس احرار اسلام کے زیر اہتمام ختم نبوت ریلی کا انعقاد کیا گیا جس میں مقامی امیر جناب اسرار اللہ خان، نائب امیر مولانا عطاء الرحمٰن، حافظ راحیل شریف، حافظ عبداللطیف اور جناب شمس الرحمٰن و دیگر احرار رہنماؤں نے شرکت و خطاب کیا۔

عشرۂ ختمِ نبوت کے حوالے سے لاہور میں ہونے والے پروگرامز

4 ستمبر ...... جامع مسجد صراط الجنۃ، ختمِ نبوت چوک لاہور مجلس احرار اسلام پاکستان کے مرکزی نائب امیر جناب عبداللطیف خالد چیمہ نے جامع مسجد صراط الجنۃ، رحمٰن گلی لاہور میں جمعۃ المبارک کے اجتماع سے خطاب کیا۔ انہوں نے 7 ستمبر 1974ء کے تاریخی فیصلے کی اہمیت کو اجاگر کیا۔

4 ستمبر ...... مدرسہ معمورہ لاہور کے مدرس قاری محمد آصف معاویہ نے مرکز احرار جامع مسجد ختمِ نبوت چندرائے روڈ لاہور میں خطبہ جمعہ دیا اور عقیدۂ ختمِ نبوت کے تحفظ کی اہمیت بیان کی۔

4 ستمبر ...... مجلس احرار اسلام لاہور کے سیکرٹری جنرل قاری محمد قاسم بلوچ نے سکوائر مال کلمہ چوک کی جامع مسجد میں جمعۃ المبارک کے اجتماع سے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ 7 ستمبر 1974ء کا فیصلہ پاکستان کی پارلیمانی تاریخ کا ایک اہم باب ہے، بانی احرار سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے تحریک تحفظ ختم نبوت کی راہ ہموار کی اور برطانوی سامراج سے پنجہ آزمائی کر کے آزادی حاصل کی۔

5 ستمبر ...... پریس کلب لاہور میں منعقدہ آل پارٹیز کانفرنس سے مجلس احرار اسلام پاکستان کے مرکزی نائب امیر عبد اللطیف خالد چیمہ نے خطاب کیا، جبکہ لاہور کے رہنماؤں قاری محمد قاسم بلوچ، ڈاکٹر محمد آصف اور مولانا محمد وقاص حیدر نے بھی شرکت کی۔ 22 اگست کو نیشنل پریس کلب اسلام آباد میں ہونے والی پریس کانفرنس اور اس میں قانون توہین رسالت کو ختم کرنے یا غیر مؤثر قرار دلوانے کے حوالے سے کیے گئے مطالبے کو مسترد کیا گیا اور مطالبہ کیا گیا کہ ایسے عناصر کو لگام ڈالی جائے اور ملک کی نظریاتی سرحدات کا تحفظ یقینی بنایا جائے۔

5 ستمبر ...... بعد نمازِ مغرب مجلس احرار اسلام لاہور کے یونٹ اچھرہ کا اجلاس یونٹ کے سرپرست قاری عبدالعزیز یوسف کی زیرِ صدارت منعقد ہوا، جس میں ذمہ داران اور کارکنان نے بھرپور شرکت کی اور قاری محمد قاسم بلوچ نے شرکت و خطاب کیا۔

6 ستمبر...... قائداحرار، حضرت مولانا سید محمد کفیل بخاری نے ایوان احرار لاہور میں ماہانہ درسِ قرآن کریم کے شرکاء سے خطاب فرمایا اور عشرۂ ختم نبوت کی مناسبت سے گفتگو کی۔ انہوں نے کہا کہ یوم ختم نبوت کی بنیاد رکھنے والی مجلس احرار ہی ہے اور یہ احرار کا ہی فیض ہے کہ یہ صدائیں اب دنیا میں پھیل چکی ہیں۔

7 ستمبر...... بروز پیر بعد نمازِ عصر مجلس احرار اسلام پاکستان کے نائب امیر میاں محمد اویس کی زیرِ صدارت مختصر نشست کا انعقاد کیا گیا، جس میں عشرۂ ختم نبوت اور یوم ختم نبوت کی مناسبت سے اظہارِ خیال کیا گیا۔

☆...... سات ستمبر یوم الفتح 2026ء کے موقع پر مجلس احرار اسلام ضلع لیہ کے زیر اہتمام ضلع بھر کے مختلف شہروں اور علاقوں میں شاندار تحفظ ختم نبوت ریلیاں نکالی گئیں، جن میں علماء کرام، دینی جماعتوں کے قائدین، تاجران اور عوام کی بڑی تعداد نے بھرپور شرکت کی۔ چوک اعظم میں ہونے والی ریلی کی قیادت امیر مجلس احرار اسلام ضلع لیہ مولانا حق نواز صاحب نے کی، جبکہ کروڑ لعل عیسن میں امیر مجلس احرار اسلام کروڑ لعل عیسن ڈاکٹر شمشاد علی صدیقی صاحب اور مبلغ مجلس احرار اسلام مولانا محمد عدنان شاہ کی قیادت میں ریلی نکالی گئی۔ شینہ والہ اور لدھانہ سے بھی قافلے ریلیوں کی صورت میں روانہ ہوئے، لدھانہ کی ریلی کی قیادت ناظم مجلس احرار اسلام ضلع لیہ مولانا نیاز صاحب نے کی۔ کلو چوک کی ریلی کی قیادت قاری عبدالشکور صاحب جبکہ کھراں والی پلی کی ریلی کی قیادت مولانا صدیق صاحب نے کی۔ مختلف علاقوں سے نکلنے والی یہ تمام ریلیاں لیہ سٹی پہنچ کر ایک بڑے جم غفیر کی شکل اختیار کر گئیں، جہاں مرکزی ریلی کی قیادت سرپرست مجلس احرار اسلام ضلع لیہ مولانا سمیع اللہ ربانی صاحب نے کی۔ مرکزی ریلی میں علمائے کرام کی کثیر تعداد کے ساتھ لیہ کے تاجران، دینی و مذہبی جماعتوں کے قائدین اور عوام کی بڑی تعداد شریک تھی۔ ریلی کے شرکاء مختلف راستوں سے ہوتے ہوئے صدر بازار پہنچے، جہاں مجلس احرار اسلام ضلع لیہ کے قائدین، علمائے کرام اور دیگر مقررین نے خطاب کیا۔ مقررین نے کہا کہ ملک میں قانونِ ناموسِ رسالت C-295 کے خلاف بولنے والے شرپسند عناصر کے خلاف قانون کے مطابق مؤثر کارروائی کی جائے۔ ریلی کے شرکاء نے اس عزم کا اظہار کیا کہ مسلمان عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لیے تیار ہیں۔ مجلس احرار اسلام ضلع لیہ کی اس عظیم الشان ریلی کے انتظامی امور ممبر امن کمیٹی عبدالرؤف صاحب نے انجام دیے۔ ریلی میں جمعیت علمائے اسلام کے رہنماؤں الیاس طاہر راجپوت، ملک حسین اور قاری محبوب الرحمٰن سمیت مختلف دینی و سیاسی شخصیات نے شرکت کی۔ اس موقع پر مبلغ مجلس احرار اسلام ضلع لیہ مولانا سید محمد عدنان، انجمن تاجران کے صدر اظہر خان ہانس، ڈسٹرکٹ پریس کلب کے جنرل سیکرٹری رانا خالد شوق، مفتی سعید احمد، مولانا الیاس ندیم اور دیگر مقررین نے خطابات کیے۔ ریلی سے مرکزی خطاب سرپرست مجلس احرار اسلام ضلع لیہ مولانا سمیع اللہ ربانی نے کیا۔ اپنے خطاب میں انہوں نے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت، سات ستمبر 1974ء کے تاریخی فیصلے اور تحفظ ختم نبوت کی جدوجہد کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ ریلی کے اختتام پر ملکی سلامتی، استحکام، امن وامان کے لیے خصوصی دعا کی گئی۔

☆...... مجلس احرار اسلام کراچی نے عشرہ ختم نبوت کے سلسلے میں امیر سندھ مولانا مفتی عطاء الرحمٰن قریشی دامت برکاتہم کی سرپرستی میں جناب قاری علی شیر قادری دامت برکاتہم اور مبلغ احرار بھائی محمد شفیع الرحمان صاحب نے شہر میں مختلف مقامات پر فہم ختم نبوت پروگرام کیے۔

تحصیل لاوہ ضلع تلہ گنگ میں پہلی تحفظ ختم نبوت و پیغام مجلس احرار اسلام کانفرنس کا انعقاد

☆...... لاوہ مجلس احرار اسلام ضلع تلہ گنگ کے زیر اہتمام 7 ستمبر یومِ تحفظ ختم نبوت کے موقع پر لاوہ میں پہلی تحفظ

ختم نبوت و پیغام مجلس احرار اسلام کانفرنس کا انعقاد کیا گیا، جس میں تحصیل بھر سے علمائے کرام، مجلس احرار اسلام کے کارکنان اور عوام کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ کانفرنس سے امیر مجلس احرار اسلام مفتی آصف محمود، مفتی شیر خان لاوہ، مولانا تنویر الحسن احرار مفتی محمد ریاض چکڑالہ مولانا محمد حنیف صابر احرار دیگر مقررین نے خطاب کیا۔

☆...... جتوئی ضلع مظفر گڑھ میں یوم دفاع پاکستان اور یوم تحفظ ختم نبوت 6 اور 7 ستمبر کے حوالے سے جمعیت علماء اسلام اور مجلس احرار اسلام کی جانب سے موٹر سائیکل ریلی نکالی گئی مجلس احرار اسلام تحصیل جتوئی کے نائب امیر و مبلغ ختم نبوت مولانا محمد طارق رحیم صاحب نے ختم نبوت اور دفاع پاکستان کے حوالے سے بیان کیا۔ تحصیل جتوئی مجلس احرار کے امیر قاری اللہ بچایا فاروقی اور ناظم ڈاکٹر ریاض احمد احرار سمیت کثیر تعداد میں احرار کارکنان نے شرکت فرمائی۔

کل جماعتی عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس ضلع بارکھان بلوچستان

(رپورٹ: محمد حنیف رکھنی، ضلع بارکھان بلوچستان) مورخہ 9 ستمبر بروز بدھ 2026ء ضلع بارکھان بلوچستان میں کل جماعتی عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس میں علاقہ بھر سے علماء کرام، دینی شخصیات اور ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ خصوصی خطاب کے لیے کانفرنس کے سربراہ محترم مولانا محمد جان حفظہ اللہ نے جامعہ دار العلوم کبیر والا کے مہتمم و شیخ الحدیث مولانا حامد حسن دامت برکاتہم، جامعہ خیر المدارس ملتان کے استاذ الحدیث مولانا ذوالفقار علی دامت برکاتہم اور مولانا محمد اکمل احرار مدظلہ امیر مجلس احرار اسلام ملتان کو خصوصی دعوت دی۔

مولانا محمد اکمل مدظلہ 8 ستمبر بروز منگل تقریباً سہ پہر تین بجے رکھنی شہر تشریف لائے، جہاں مفتی اکرام اللہ اور مفتی نصیب اللہ نے ان کا استقبال کیا۔ عصر کی نماز کے بعد جامع مسجد قباء، بواٹہ میں عقیدہ ختم نبوت کے موضوع پر مختصر اور جامع گفتگو فرمائی۔ بعد از نماز عصر راقم نے رکھنی کے مقامی علماء کے ہمراہ مولانا محمد اکمل سے ملاقات کی۔ وفد میں حضرت قاری رحیم بخش، حضرت قاری جمال صاحب، حضرت قاری حماد اللہ، حضرت قاری نور محمد، محترم بابو اسلم، جناب شاہ دوست، قاری جبار صاحب، قاری نور زمان، محترم اصغر علی، جناب مولانا جاوید، جناب مولانا داؤد اور قاری عبد القادر شامل تھے۔ کانفرنس کے حوالے سے تفصیلی مشاورت ہوئی۔ اگلی صبح دس بجے محترم اصغر علی صاحب اور جناب جاوید بھائی کی جانب سے علماء کرام کا جوڑ رکھا گیا، جس کے بعد شرکائے مجلس کی ضیافت و اکرام بھی کیا گیا۔

دوپہر دو بجے رکھنی سے کم از کم پچاس گاڑیوں پر مشتمل قافلہ کل جماعتی عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کے لیے بارکھان کی جانب روانہ ہوا۔ بارکھان پہنچنے پر مولانا عبد الرزاق صاحب نے قافلے کا استقبال کیا۔ حضرت مولانا محمد جان حفظہ اللہ، شیخ الحدیث حضرت مولانا حامد حسن دامت برکاتہم العالیہ اور جامعہ خیر المدارس کے استاذ الحدیث حضرت مولانا ذوالفقار علی دامت برکاتہم العالیہ سے مہمان خانہ میں ملاقات ہوئی۔ کانفرنس کا آغاز تلاوت کلام پاک اور نعت رسول مقبول ﷺ سے ہوا۔ مقامی علماء کرام نے اپنے خطابات میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور اس کے تحفظ کی ضرورت پر روشنی ڈالی۔ مغرب کی نماز کے بعد خصوصی خطابات میں پہلے مولانا محمد اکمل مدظلہ نے خطاب فرمایا۔ انہوں نے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت، اور عصر حاضر کے مختلف فتنوں پر تفصیل سے بات کی۔ اس موقع پر تحریکات ختم نبوت اور مجلس احرار اسلام کی جدوجہد و تاریخ کے مختلف پہلوؤں کو بھی اجاگر کیا۔ حضرت امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری نور اللہ مرقدہ کے ایمان افروز اقوال بیان کر کے اہلیان بارکھان کے جذبات و ایمان کو تازگی بخشی۔

ان کے بعد حضرت مولانا ذوالفقار علی صاحب مدظلہ اور حضرت مولانا حامد حسن صاحب مدظلہ نے آخری

خصوصی خطاب کیا۔ کانفرنس میں علاقہ بھر سے تقریباً دس ہزار افراد نے شرکت کی اور عوام میں خاص جوش و جذبہ دیکھنے میں آیا۔ اختتام پر ملک و ملت کی ترقی و استحکام کے لیے خصوصی دعا کی گئی۔

قیام شب بارکھان میں مولانا عبدالرؤف اور شاہ عبدالقادر کے یہاں ہوا۔ جمعرات 10 ستمبر محترم عبدالرؤف کی جانب سے پرتکلف ناشتہ تھا جس کے بعد رکھنی کی طرف واپسی ہوئی۔ دو پہر دو بجے مدرسہ معمورہ کے طالب علم جناب مسرور صاحب کے علاقہ میں گئے اور شام چار بجے مولانا محمد اکمل احرار مدظلہ ملتان واپس روانہ ہوئے۔ اللہ تعالیٰ اس عظیم الشان کانفرنس کو شرف قبولیت عطا فرمائے، آمین۔

وفاقی آئینی عدالت کی جانب سے قادیانی کتب کی اشاعت پر پابندی برقرار رکھنے کے فیصلہ کا خیر مقدم

ملتان (10 ستمبر 2026) مجلس احرار اسلام پاکستان نے وفاقی آئینی عدالت کی جانب سے قادیانیوں کی کتب کی اشاعت پر پابندی برقرار رکھنے کے فیصلہ کو سراہا ہے۔ مجلس احرار اسلام پاکستان کے مرکزی امیر سید محمد کفیل بخاری، ناظم اعلیٰ مولانا محمد مغیرہ، ناظم اطلاعات ڈاکٹر عمر فاروق احرار اور ناظم تبلیغ سید عطاء المنان بخاری نے کہا ہے کہ وفاقی عدالت کے فیصلے نے قادیانیوں کے متعلق پارلیمانی فیصلے اور امتناع قادیانیت کے قانون پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے۔ احرار رہنماؤں نے کہا کہ قادیانیت اسلام سے متصادم گروہ ہے، جسے سامراجی قوتوں نے اپنے سیاسی مفادات کی تکمیل کے لیے معرض وجود میں لایا تھا اور اب بھی قادیانیت کو مسلط کرنے کے لیے یہی بیرونی قوتیں پاکستان پر اپنا دباؤ بڑھا رہی ہیں اور بین الاقوامی اداروں اور لابیوں کے ذریعے قانون توہین رسالت کو ختم کرنے کے لیے درپردہ سازشیں کی جا رہی ہیں۔ احرار رہنماؤں نے واضح کیا کہ ناموس رسالت اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے ہم اپنی آئینی اور قانونی جدوجہد کا دائرہ وسیع کر کے کفر و ارتداد کا بوریا بستر لپیٹ دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ جب تک ایک بھی مسلمان زندہ ہے قادیانیت کا بھرپور تعاقب جاری رکھا جائے گا کیونکہ عقیدہ ختم نبوت ہمارے دین کی اساس ہے جس کی حفاظت اور نگہبانی کے لیے کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا ضرورت اس امر کی ہے کہ قادیانیوں کی سرگرمیوں کو قانون کے دائرے میں لا کر انہیں پاکستان کے آئین اور قانون کا پابند بنایا جائے۔

روئیداد تحفظ ختم نبوت سیمینار مجلس احرار اسلام ضلع سرگودھا

مجلس احرار اسلام پاکستان نے ستمبر 1974 کے پہلے عشرہ میں قادیانی و لاہوری مرزائیوں پاکستان کی قومی اسمبلی سے غیر مسلم اقلیت قرار دیے جانے پر ملک بھر عشرہ ختم نبوت منانے کا اعلان کیا، جس میں ملک بھر میں مختلف مقامات پر جلسوں، دروس، کانفرنسز، سیمناز، ورکشاپس اور جلوسوں کا اہتمام کیا گیا۔

اسی تسلسل میں 28 ربیع الاول 1448ھ / 10 ستمبر 2026ء بروز جمعرات بعد نماز عشاء مجلس احرار اسلام ضلع سرگودھا کے زیر اہتمام جامع مسجد عثمانیہ کوٹ فرید روڈ سرگودھا میں عظیم الشان تحفظ ختم نبوت سیمینار انعقاد پذیر ہوا۔ جس میں ضلع سرگودھا کی اکثر دینی و مذہبی جماعتوں نیز سیاسی وسماجی قائدین نے شرکت کی۔

عشاء کی نماز کے متصل بعد جناب قاری عبدالرحمٰن جامی کی تلاوت اور مولانا محمد مدثر کے نعتیہ کلام سے تقریب کا آغاز ہوا۔ جمعیت علمائے اسلام تحصیل سلانوالی کے امیر قاری محمد فیاض فاروقی، جمعیت علمائے اسلام تحصیل سرگودھا کے امیر اور مجلس احرار اسلام کے قدیم کارکن ورکن شوری جناب حافظ خواجہ محمد طارق، مولانا حسن خان (امیر مجلس احرار اسلام تحصیل بھلوال) اور انجمن تاجران ضلع سرگودھا کے صدر جناب شیخ ندیم خاور نے بھی خیالات کا

اظہار فرمایا۔ پروگرام کی صدارت ولی کامل حضرت اقدس مولانا عبدالجبار چوکیروی مدظلہم، اسیر ناموس صحابہ حضرت مولانا عبدالرحمٰن مدظلہم، حضرت ڈاکٹر ظہیر احمد حیدری، مولانا حاجی مسعود احمد قریشی مدظلہم اور حضرت حافظ محمد صادق محمدی مدظلہم فرماتے رہے، نقابت و نظامت کے فرائض مجلس احرار اسلام ضلع سرگودھا کے سرپرست مفتی عبدالصمد ساجد حفظہ اللہ نے ادا کیے۔ جملہ انتظامات کی نگرانی مجلس احرار اسلام ضلع سرگودھا کے امیر مولانا جنید اسلم مرزا، ناظم عمومی مولانا عبدالسمیع قریشی، ناظم نشر و اشاعت مولانا عمر فاروقی مدنی اور نائب امیر مولانا طاہر نصیر، مجلس احرار ضلع سرگودھا کی شوری و عاملہ کے ارکان بالخصوص مولانا عرفان ایوب اور مولانا عبدالباقی احرار وغیرہ کرتے رہے۔

اجتماع میں نہ صرف ضلع سرگودھا بلکہ قریبی اضلاع اور گرد و نواح سے بھی مختلف قافلوں نے شرکت کی۔ جن میں انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ پنجاب کے صدر جناب قاری احمد علی ندیم، مولانا قاری محمد ایوب صدیقی (ڈپٹی جنرل سیکریٹری جمعیت علمائے اسلام ضلع سرگودھا) مولانا پیر عبدالوحید ڈوگر (جنرل سیکرٹری انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ ضلع سرگودھا) مولانا عبدالرؤف ڈوگر، جناب حافظ عبدالرؤف (صدر جمعیت علمائے اسلام بزنس فورم ضلع سرگودھا) مولانا محمد زاہد (جوہر آباد)، جناب محترم فیصل مدنی (چیئرمین بیداری امت ٹرسٹ) جناب فاروق گوندل (چیف ایگزیکٹو ممبر پریس کلب سرگودھا) مولانا عقیل الرحمٰن زبیری (سنی علماء کونسل سرگودھا) مولانا عبدالرحمٰن بھکروی (سنی علماء کونسل سرگودھا)، مولانا مفتی احمد علی (استاذ مدرسہ امام اعظم ابوحنیفہ و مبلغ شبان ختم نبوت سرگودھا) جناب رانا اصغر فاروقی (ناظم عمومی مجلس احرار اسلام ضلع خوشاب) مولانا محمد عثمان صاحب (مبلغ مجلس احرار اسلام پاکستان) مولانا عبدالحق قاسمی (مجلس احرار اسلام بھلوال) مولانا نور ولی خان، جناب چوہدری خالد کمبوہ، چوہدری محمد سرور کمبوہ، مولانا مفتی اسلم معاویہ، مولانا عمیر رشید، مولانا تنزیل الرحمٰن (فروکہ) سرفہرست ہیں، جھاوریاں سے بھرپور قافلہ کے ساتھ مولانا مفتی مطیع الرحمٰن، مولانا مفتی احمد الرحمٰن، مولانا قاضی عبدالمنان، مولانا عمر اعتصام و دیگر نے شرکت کی۔ بطور خاص مجلس احرار اسلام ضلع چنیوٹ کا قافلہ مجلس احرار اسلام پاکستان کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا محمد مغیرہ اور ناظم دفتر احرار چناب نگر مولانا محمود الحسن زید مجدہم کی قیادت میں شریک ہوا، شاہ پور سے معروف عالم دین مولانا محمد ممتاز اور مولانا مسعود قریشی کی قیادت میں قافلے شریکِ انجمن ہوئے۔ مولانا عبدالرحمٰن (صدر سنی علماء کونسل ضلع سرگودھا) نے مجلس احرار اسلام اور حضرت امیر شریعت رحمہ اللہ کی خدمات پر بیان فرمایا۔ شبان ختم نبوت فیصل آباد کے مبلغ نواسہ امام اہل سنت مولانا محمد انس خان نے ناموس رسالت کے حوالے سے گفتگو فرمائی، جمعیت علمائے اسلام تحصیل سرگودھا کے جنرل سیکرٹری جناب محمد عقیل کمبوہ اور جناب ملک عتیق الرحمٰن نے نعتیہ کلام پیش کیا۔

مجلس احرار اسلام پاکستان شعبہ تبلیغ کے سرپرست اور جمعیت علمائے اسلام پاکستان کے مرکزی نائب امیر، حضرت اقدس مولانا خواجہ خلیل احمد دامت برکاتہم نے صدارتی خطاب فرمایا، جس میں انہوں نے مجلس احرار اسلام اور امیر شریعت حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ کے ساتھ اپنے خاندانی بالخصوص خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمہ اللہ اور ذاتی و دیرینہ تعلقات نیز ختم نبوت کے کاز کی اہمیت و ضرورت کو واضح فرمایا۔

مجلس احرار اسلام پاکستان کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا محمد مغیرہ مدظلہم نے عقیدہ ختم نبوت پر فکر انگیز خطاب فرمایا۔ بعد ازاں شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد طاہر مسعود مدظلہم (مہتمم و شیخ الحدیث جامعہ مفتاح العلوم سرگودھا) نے مجلس احرار اسلام کی تاریخ و خدمات اور سرگودھا کی سرزمین پر اس کے تاریخی پس منظر پر مفصل خطاب فرمایا،

حضرت مولانا مفتی محمد طاہر مسعود مدظلہم کی مسلسل توجہات اور دعائیں نیز نگرانی و سرپرستی اس کانفرنس اور مجلس احرار اسلام ضلع سرگودھا کو حاصل رہی، جس کی بدولت یہ کانفرنس کامیابی سے ہم کنار ہوئی۔

آخری کلیدی اور پالیسی ساز خطاب امیر احرار، مولانا سید محمد کفیل بخاری مدظلہم نے فرمایا۔ انہوں نے مجلس احرار اسلام اور کارِ ختم نبوت کے حوالے سے نہایت فکری و نظریاتی بیان فرمایا اور اکابر کے واقعات سے فکر و نظر کو جلا بخشی، انہی کی دعا پر یہ تقریب حسن اختتام کو پہنچی۔ الحمدللہ تعالیٰ۔

کامیاب کانفرنس پر مجلس احرار اسلام ضلع سرگودھا بالخصوص امیر محترم جناب مولانا مفتی جنید اسلم مرزا اور مولانا عبدالسمیع قریشی و دیگر جملہ اعضاء و ارکان مبارک باد کے مستحق ہیں اور مجلس احرار ضلع سرگودھا اس موقع پر بالخصوص حضرت اقدس مولانا پیر عبدالوحید ڈوگر مدظلہم (جنرل سیکرٹری انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ ضلع سرگودھا و صدر جماعت فضلاء جامعہ مفتاح العلوم سرگودھا) کی ممنون و مشکور ہے، جن کی پیہم مساعی، فکر، تعاون شاملِ کار رہی نیز انہوں نے اپنی مسجد جامع مسجد عثمانیہ کوٹ فرید روڈ سرگودھا میں یہ تقریب سجانے کا موقع عنایت فرمایا فجزاھم اللہ احسن الجزاء.

تلہ گنگ میں عظیم الشان احرار ختم نبوت کانفرنس

مجلس احرار اسلام تلہ گنگ کے زیراہتمام سالانہ احرار ختم نبوت کانفرنس 13 ستمبر 2026 اتوار بعد نماز مغرب جامع مسجد سیدنا ابوبکر صدیق تلہ گنگ میں منعقد ہوئی جس سے شعبہ تبلیغ مجلس احرار اسلام کے سرپرست حضرت مولانا خواجہ خلیل احمد دامت برکاتہم، قائد احرار حضرت مولانا سید محمد کفیل بخاری دامت برکاتہم، مجلس احرار ضلع لیہ کے سرپرست حضرت مولانا سمیع اللہ ربانی مدظلہ نے خطاب کیا۔

جبکہ مجلس احرار کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات ڈاکٹر عمر فاروق احرار، مولانا تنویر الحسن احرار، مولانا مفتی محمد شعیب، مولانا محمد حنیف صابر ڈھرنال، مولانا مفتی محمد آصف لاوہ، محترم جناب ملک عبداللہ علوی چکڑالہ، جناب محمد امتیاز، جناب عبدالخالق چکڑالہ، مولانا فیض الرحمان، خانقاہ سراجیہ کندیاں کے فیض یافتہ بزرگ حضرت مولانا پروفیسر فتح شاہ ھاشمی اور دیگر حضرات نے قافلوں کے ساتھ خصوصی شرکت فرمائی۔ جبکہ اس موقع پر مدرسہ ابوبکر صدیق اور مدرسہ قصر عائشہ صدیقہ للبنات کے طلباء و طالبات کی دستار بندی و ردا پوشی بھی کی گئی۔

مجلس احرار اسلام بھلوال ضلع سرگودھا کے زیراہتمام پہلی احرار ختم نبوت کانفرنس

مجلس احرار اسلام تحصیل بھلوال کے زیراہتمام 11 ستمبر بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب جامع مسجد بیت المجید میں ایک عظیم الشان فقید المثال روح پرور سالانہ سیرت النبی و تحفظ ختم نبوت سیمینار کا انعقاد ہوا۔ جس میں خصوصی خطاب امیر مرکزیہ حضرت حافظ سید محمد کفیل بخاری مدظلہ اور شیخ الحدیث مولانا مفتی محمد طاہر مسعود مدظلہ نے فرمایا۔ نعتیہ کلام جناب ملک عتیق الرحمٰن نے پیش فرمایا مجلسِ احرار اسلام ضلع سرگودھا کی مکمل باڈی شریک رہی، جمیعت علمائے اسلام ضلع سرگودھا جناب راؤ عبدالقیوم صاحب کی خصوصی شرکت اتحاد العلماء بھلوال کی بھرپور شرکت آخر میں ملک و ملت کے استحکام کے لیے خصوصی دعائیں کی گئی

حسن ابدال میں عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس

(12 ستمبر 2026، ملک محمد شاہد حسن ابدال) جامعہ اشاعت الاسلام موہڑہ چوک میں ممتاز عالم دین اور جمعیت علماء اسلام کے راہنما مفتی تاج الدین ربانی صاحب کی زیرِ نگرانی 12 ستمبر بعد نماز مغرب عظیم الشان تحفظ ختم

نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس کے مہمانِ خصوصی نواسۂ امیرِ شریعت، امیرِ مرکزیہ مجلس احرار اسلام پاکستان حضرت مولانا سید محمد کفیل بخاری دامت برکاتہم تھے۔ اس موقع پر ان کے ہمراہ مجلس احرار اسلام کے مرکزی شعبۂ تبلیغ کے نائب ناظم ڈاکٹر محمد آصف اور مرکزی نائب ناظم نشر واشاعت مولانا تنویر الحسن احرار بھی موجود تھے۔ تحفظ ختم نبوت سے مسلمانوں کی دینی وابستگی اور محبت کا اندازہ اس امر سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ کانفرنس میں بڑی تعداد میں علماء کرام، طلبہ اور عوام نے شرکت کی۔ جامعہ کی مسجد کا ہال اور وسیع صحن شرکاء سے بھر گیا۔ حضرت سید کفیل شاہ بخاری دامت برکاتہم نے جب خطاب فرمایا تو یوں محسوس ہوتا تھا جیسے الفاظ نہیں بلکہ موتی پروئے جا رہے ہوں۔ ان کا بیان علمی، مدلل، مؤثر اور روحانیت سے بھرپور تھا۔ انہوں نے عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت، اس کے تحفظ کی ذمہ داری اور مجلس احرار اسلام کی تاریخی جدوجہد پر روشنی ڈالی۔ ان سے قبل ڈاکٹر آصف احرار صاحب نے مختصر مگر انتہائی اہم گفتگو کی۔ ڈاکٹر آصف احرار ماضی میں قادیانی جماعت سے وابستہ رہے، تاہم اللہ تعالیٰ نے انہیں مجلس احرار اسلام ہی کی محنت سے ہدایت عطا فرمائی اور وہ قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام کے دامن میں واپس آ گئے۔ انہوں نے قادیانی جماعت کے طریقہ کار، دعوتی حربوں اور مسلمانوں کو اپنے دام میں پھنسانے کے مختلف طریقوں کے حوالے سے اپنے ذاتی تجربات کی روشنی میں گفتگو کی۔ ڈاکٹر محمد آصف نے اپنی اور دیگر نو مسلمین کی زندگی کے اس سفر کی مکمل روداد دو جلدوں پر مشتمل کتاب ''اندھیروں سے اجالے تک کا سفر'' میں قلمبند کی ہے، جس میں قادیانی جماعت میں شامل ہونے اور دوبارہ اسلام کی طرف لوٹنے کی تفصیل موجود ہے۔ اسلام قبول کرنے کے بعد ڈاکٹر آصف احرار نے اپنی زندگی قادیانیت کے تعاقب اور دعوت وتبلیغ کے لیے وقف کر دی۔ وہ دنیا کے مختلف ممالک میں قادیانی و دیگر مذاہب کے افراد سے رابطہ اور مکالمہ کرتے ہیں اور مجلس احرار اسلام کے مرکزی مبلغ کی حیثیت سے اب تک تقریباً 400 کے قریب افراد کو اسلام کی طرف واپس لانے میں کامیاب ہو چکے ہیں۔ مجلس احرار اسلام وہ تاریخی جماعت ہے جس کی بنیاد امیرِ شریعت حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ نے رکھی اور جس نے برصغیر میں انگریز سامراج کے خلاف جدوجہد کے ساتھ ساتھ قادیانیت کے خلاف بھی ایک طویل اور تاریخی تحریک چلائی۔ آج بھی مجلس احرار اسلام اسی مشن اور اسی نہج پر حضرت سید کفیل شاہ بخاری دامت برکاتہم کی قیادت میں قادیانی فتنہ کے تعاقب اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کی جدوجہد جاری رکھے ہوئے ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور تمام وابستگان کو اخلاص واستقامت عطا فرمائے۔

عقیدہ ختم نبوت، قانون ناموس رسالت امت مسلمہ کی ریڈ لائن ہے۔ مولانا سید محمد کفیل بخاری

مکہ ومدینہ مسلمانوں کی عقیدتوں کا مرکز ومحور، اس پر حملہ، اسلام وعالم اسلام پر حملہ ہے۔ مقررین

ملتان (17 ستمبر) حکومت وقانون نافذ کرنیوالے ادارے قانون ناموس رسالت کیخلاف زبان دراز کرنیوالے مغربی ذلہ خواروں کو لگام ڈالیں۔ وطن عزیز اسلامی جمہوریہ پاکستان کی جغرافیائی اور نظریاتی سرحدات کا تحفظ ودفاع اس کی اساسی ونظریاتی شناخت اور اس کے نفاذ میں ہی مضمر ہے۔ ان خیالات کا اظہار مجلس احرار اسلام ملتان کے زیر اہتمام نیو ہمسفر میرج ہال، سمیجہ آباد میں منعقدہ سالانہ کل جماعتی احرار ختم نبوت، دفاع پاکستان وحرمین شریفین کانفرنس سے قائد احرار مولانا سید محمد کفیل بخاری (امیر مرکزیہ مجلس احرار اسلام پاکستان)، مولانا محمد زکریا نواز نقشبندی، مولانا سید علی معاویہ شاہ، مولانا عمر فاروق اصغر، پروفیسر ڈاکٹر محمد شفیق اللہ البدری، علامہ عبد الرحیم گجر، جناب صہیب عمار صدیقی، مولانا محمد اکمل احرار، رانا محمد ہاشم علی، مفتی محمد عدنان کاشف، مولانا عمیر احسن، محمد اسامہ

خلیل سمیت دیگر مقررین نے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انھوں نے کہا کہ منکرین ختم نبوت اور منکرین ازواج و اصحاب رسول کیخلاف حکومت قانونی کارروائی کرنے کی بجائے ان کی مکمل سہولت کاری کر رہی ہے، جس سے اہل ایمان میں تشویش بڑھ رہی ہے۔ قائد احرار مولانا سید محمد کفیل بخاری نے کہا کہ مجلس احرار اسلام، عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ و دفاع کے ساتھ ساتھ منکرین ختم نبوت و منکرین ازواج واصحاب رسول علیہم الرضوان کی سرپرستی و سہولت کاری کرنیوالے اندرونی و بیرونی عناصر کو پوری قوت و طاقت کے ساتھ یہ پیغام دے رہی ہے اور حکومت سے مطالبہ کر رہی ہے کہ وطنِ عزیز کے کلیدی عہدوں پر قادیانیوں کی تعیناتی سے باز رہے۔ وطن عزیز کی امن و سلامتی کو برقرار رکھنے کے لیے اندرون و بیرون ملک قادیانیوں کی تعیناتی کے آرڈر اور فیصلوں کو واپس لے اور ملک کو اس فتنہ عظیم کی منفی و تخریبی سرگرمیوں سے محفوظ باز رکھنے کیلئے اپنے وسائل بروئے کار لائے۔ انھوں نے کہا کہ حکومت نیشنل پریس کلب اسلام آباد میں قانون ناموسِ رسالت کے خلاف پریس کانفرنس کرنیوالوں کیخلاف قانونی کارروائی عمل میں لائے یا پھر اس سلسلے میں اپنی پوزیشن واضح کرے۔ بصورتِ دیگر امت یہ سمجھنے پر مجبور ہوگی کہ اس قسم کی کاروائیاں حکومتی ایماء و رضامندی اور سوچی سمجھی سازش و کوشش کے بعد ملکی امن کو تہہ و بالا کروانے کیلئے بیرونی ایماء پر کروائی جا رہی ہیں۔ مقررین نے کہا کہ آزادی اظہارِ رائے، آزادی مذہب، حقوقِ نسواں اور انسانی حقوق کے نام و عنوان پر، حدود اللہ پر حملہ آوروں کو حکومت قانون نافذ کرنیوالوں کے کٹہرے میں کھڑا کر کے قانونی کارروائی عمل میں لائے۔ انھوں نے کہا کہ قانون کے نفاذ سے ہی قتل و غارت گری کو روکا جاسکتا ہے۔

یمن کے حوثی منافقین کا حرمین شریفین پر حملہ، پوری امت اور عالم اسلام پر حملہ ہے۔ مولانا سید محمد کفیل بخاری

اقوام متحدہ میں قادیانی نبیل منیر قادیانی کی تعیناتی ختم کی جائے۔ مولانا سید عطاء المنان بخاری

ملتان (18 ستمبر) مجلس احرار اسلام ملتان کے زیر اہتمام احرار ختم نبوت و دفاع حرمین شریفین موٹر سائیکل ریلی نکالی گئی، جس میں علماء کرام، دینی، سیاسی و سماجی شخصیات، احرار کارکنان اور شہریوں نے بھرپور شرکت کی۔ شرکاء نے عقیدہ ختم نبوت ﷺ کے تحفظ، حرمین شریفین کی حرمت و سلامتی اور امت مسلمہ کے اتحاد کے عزم کا اظہار کیا۔ قائد احرار مولانا سید محمد کفیل بخاری (امیر مرکزیہ مجلس احرار اسلام پاکستان) نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت ﷺ اسلام کے بنیادی عقائد میں شامل اور ہر مسلمان کے ایمان کا لازمی حصہ ہے، جبکہ حرمین شریفین پوری امت مسلمہ کے مرکز عقیدت ہیں۔ ان کا تحفظ اور حرمت ہر مسلمان کے لیے انتہائی اہم ہے۔ قائد احرار نے کہا کہ مسلم ممالک کی افواج، حرمین شریفین پر حملہ آوروں کیخلاف فوری کارروائی عمل میں لائیں اور انھیں دندان شکن جواب دیں۔ مولانا سید عطاء المنان بخاری نے کہا کہ ختم نبوت ﷺ کے تحفظ کے لیے پرامن اور آئینی جدوجہد جاری رہے گی، جبکہ حرمین شریفین کی سلامتی کے لیے مسلم ممالک کو اتحاد و یکجہتی کا مظاہرہ کرنا ہوگا۔ انھوں نے کہا کہ ایف آئی اے میں موجود قادیانی افسر، محمود اللہ فرخ کی نیشنل سائبر کرائم انویسٹیگیشن ایجنسی میں بطورِ ہیڈ نامزدگی، قادیانیوں سمیت دیگر گستاخانِ رسول کو قانونی ریلیف فراہم کرنے کی سوچی سمجھی منصوبہ بندی ہے۔ اسے فی الفور واپس لیا جائے۔ مولانا محمد زکریا نواز نقشبندی، پروفیسر ڈاکٹر محمد شفیق اللہ صدیقی البدری اور مولانا مفتی عامر محمود نے کہا کہ موجودہ حالات میں امت مسلمہ کو باہمی اختلافات سے بالاتر ہو کر اپنے مقدسات کے تحفظ اور عالم اسلام کے اجتماعی مفادات کے لیے متحد ہونا چاہیے۔ مولانا محمد اکمل احرار، محمد فرحان الحق حقانی، رانا محمد ہاشم علی، مولانا سید عطاء المحسن بخاری، مولانا ثانی اثنین

الحق، قاری سعید احمد رحیمی، احتشام الحق ایڈووکیٹ، سیف اللہ شیخ، سعید اللہ شیخ اور قاری محمد اختر، نے کہا کہ حرمین شریفین کی حرمت وسلامتی ہر مسلمان کے دل کی آواز ہے۔ ریلی کے اختتام پر حرمین شریفین کی سلامتی، عقیدہ ختم نبوت ﷺ کے تحفظ، پاکستان کے استحکام اور امت مسلمہ کے اتحاد کے لیے خصوصی دعا کی گئی۔

کارگزاری یونٹ سورج میانی مجلس احرار اسلام ملتان

11 اگست بروز جمعہ کو جامع مسجد عائشہ صدیقہؓ میں مقصد میلاد مصطفیٰؐ کے عنوان سے پروگرام منعقد ہوا جس میں جماعت کے ملتان کے امیر محترم مولانا محمد اکمل نے خطاب فرمایا۔ اور آئندہ جماعتی پروگرام کی دعوت بھی دی۔ اہل علاقہ اور جماعتی کارکنان اور ذمہ دران نے شرکت کی۔

17 اگست بروز جمعہ کو بھائی شاہد احرار کی رہائش گاہ پر درس قرآن کریم اور یونٹ سورج میانی کا اجلاس ہوا۔ جس میں مفتی نجم الحق اور جناب فرحان الحق حقانی، تشریف لائے۔ جس میں آئندہ جماعتی پروگرام کی دعوت دی گئی۔

21 اگست بروز جمعہ بعد نماز عصر کو بھائی طارق صاحب رکن جماعت ہیں کی رہائش گاہ پرانی پل پر درس منعقد ہوا۔ جس میں مولانا محمد اکمل اور بھائی اسماعیل بھٹی نے خطاب فرمایا۔ اہل علاقہ نے بھر پور شرکت کی۔ حضرت امیر شریعت رحمہ اللہ کے یوم وفات کی مناسبت سے ان کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا گیا۔

4 ستمبر بروز جمعہ کو جماعتی کارکن بھائی مشتاق سیال کی رہائش گاہ جھوک بنو میں درس قرآن ہوا۔ جس میں امیر ملتان مولانا محمد اکمل اور مبلغ احرار مولانا ثانی اثنین نے شرکت کی۔ بڑی تعداد میں اہل علاقہ اور احرار کارکن شریک ہوے۔

مجلس احرار اسلام تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا کے انتخابات

سرپرست: مولانا غلام علی — امیر: مولانا حسن خان

ناظم: مولانا عبدالحق — ناظم نشرواشاعت: مولانا نورولی

نائب ناظم اول: حافظ عبداللہ منیر — نائب ناظم دوم: مفتی محمد انعام اللہ — ناظم مالیات: مولانا فیض محمد

مجلس احرار اسلام ضلع خوشاب اور دیگر شہروں کے انتخابات

مجلس احرار اسلام ضلع خوشاب کے سرپرست	حضرت مولانا عبدالجبار (مہتمم جامعہ علوم شرعیہ جوہرآباد)
ضلعی امیر	مولانا مفتی معاویہ سلیم صاحب
جنرل سیکرٹری	جناب رانا محمد اصغر فاروقی صاحب
مجلس احرار اسلام گنجیال شہر کے امیر	مولانا محمد اسماعیل مہروی صاحب
جنرل سیکرٹری	قاری محمد آصف صاحب
مجلس احرار اسلام اُتراسٹی کے امیر	مولانا محمد آصف صاحب
جنرل سیکرٹری	بھائی قادر بخش صاحب
مجلس احرار اسلام قائدآباد سٹی کے امیر	مولانا فاروق ساجد صاحب
جنرل سیکرٹری	رانا طارق محمود صاحب
مجلس احرار اسلام ہڈالی شہر کے سرپرست	مولانا سلطان محمد صاحب ، مولانا مفتی محمد ناصر صاحب
امیر	قاری محمد رمضان صدیقی صاحب — نائب امیر: جناب محمد نواز صاحب

جنرل سیکرٹری قاری محمد طارق صاحب سیکرٹری اطلاعات قاری محمد معاذ سلیم صاحب
اللہ تعالیٰ سب احباب کو تحفظ ختم نبوت ﷺ کی اس خدمت کو اخلاص کے ساتھ انجام دینے کی توفیق دیں۔ آمین

51 ویں سالانہ احرار ختم نبوت کانفرنس ودعوت اسلام ریلی چناب نگر

(رپورٹ، مولانا محمد وقاص حیدر) یوں تو ربیع الاوّل کا چاند نظر آتے ہی پورے ملک (بلکہ پوری دنیا کہوں تو بے جا نہ ہوگا) میں سیرتِ رسول اللہ ﷺ پر پروگرامز کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے لیکن چناب نگر (ربوہ) میں مجلس احرار اسلام پاکستان کے زیر اہتمام 11-12 ربیع الاوّل کو ہونے والے اس پروگرام کے کیا ہی کہنے پورا سال اس کانفرنس کی تیاری کی جاتی ہے اوراس کے لیے اکابر احرار بلکہ تحفظ ختم نبوت کے محاذ پر کام کرنے والے تمام اکابر اس کانفرنس کے لیے دعائیں کرتے ہیں اور آخر میں اس میں شرکت کرنے کو اپنے لیے سعادت سمجھتے ہیں۔ اس پروگرام کو 51 برس گزر چکے ہیں اوراس کی قبولیت کا اندازہ اس سے کریں کہ ہر سال شرکاء کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ اس کانفرنس اور جلوس کے بانیان میں اتنا اخلاص تھا کہ لوگوں کے دل اس کی طرف کھنچے چلے آتے ہیں۔ اس جلوس کے بانیان ابنائے امیر شریعتؒ کے تربیت یافتہ لوگ تھے۔ حضرت مولانا اللہ یار ارشد مرحوم، پروفیسر ڈاکٹر شاہد محمود کاشمیری اور تحریک طلباء اسلام پاکستان کے سابق ناظم اعلیٰ محمد عباس نجمی مرحوم نے اس دعوتی جلوس کا آغاز کیا۔

1448ھ کے 11-12 ربیع الاوّل کی اس کانفرنس کی تیاری کے لیے گزشتہ سالوں کی طرح مجلس احرار اسلام پاکستان کے قائدین اور مبلغین اپنے اپنے اہداف لے کر مختلف شہروں میں دروس قرآن کریم کے لیے اسفار کرتے رہے اور آخری جمعۃ المبارک یعنی 7 ربیع الاوّل کے جمعۃ المبارک میں پورے چنیوٹ میں مبلغین احرار نے کانفرنس کی افادیت اور ضرورت کو بیان کیا اور کانفرنس ودعوت اسلام ریلی میں شرکت کی بھرپور دعوت دی۔ قافلے 10 ربیع الاول کو ہی مرکز احرار چناب نگر پہنچ گئے تھے اور عشاء کے بعد ہی ابتدائی نشست سے مولانا محمد مغیرہ، مولانا سید عطاء المنان بخاری، میاں محمد اویس، مولانا محمد اکمل، مولانا تنویر الحسن، مولانا ضیاء اللہ ہاشمی ودیگر مبلغین نے گفتگو کی۔ 11 ربیع الاوّل کو بعد نماز فجر درس قرآن کریم مولانا تنویر الحسن نے دیا اور بعد میں شہداء ختم نبوت واکابر احرار کے ایصال ثواب کے لیے تلاوت قرآن کریم کی گئی۔ صبح تقریباً 10 بجے مجلس منتظمہ کے تمام ذمہ داران ومعاونین کا اجلاس مرکزی نائب امیر میاں محمد اویس کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں مولانا سید عطاء المنان بخاری (مرکزی ناظم تبلیغ مجلس احرار اسلام پاکستان) نے مختلف انتظامی کمیٹیوں کے ذمہ داران سے کارکردگی رپورٹ لی، ناظم اجتماع مولانا ضیاء اللہ ہاشمی نے تمام ذمہ داران کو بریف کیا اور میاں محمد اویس نے اپنے صدارتی خطاب میں اجتماع کے شرکاء اور مہمانان کی خدمت پر سیر حاصل گفتگو کی۔ بعد از نماز ظہر کانفرنس کی باقاعدہ پہلی نشست کا آغاز قاری بشیر احمد صدیقی کی تلاوت سے ہوا اس نشست کی صدارت مناظر اسلام مولانا عبد الغفار تونسوی (امیر تنظیم اہلسنت پاکستان) نے کی جب کہ قائد احرار سید محمد کفیل بخاری، مولانا تنویر الحسن احرار، مبلغین احرار مولانا عبدالستار حیدری، مولانا محمد عثمان ممتاز، مولانا محمد مدثر اسماعیل خان، مولانا ثانی اثنین الحق نے خطاب کیا۔ مناظر اسلام مولانا عبدالغفار تونسوی نے اپنے صدارتی خطاب میں قادیانیوں کی گستاخیاں بے نقاب کرتے ہوئے قادیانیوں کی معتبر کتب سے حوالے دکھائے اور شرکاء کے سامنے قادیانیت کا چہرہ واضح کیا۔ ختم نبوت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے کہا کہ نبوت کوئی کسبی چیز نہیں بلکہ یہ وھبی ہے جس کو اللہ چاہتا ہے نبوت عطاء کرتا ہے۔ قائد احرار سید محمد کفیل بخاری نے اس

نشست کے اختتامی کلمات ارشاد فرمائے اور دعا بھی کی۔

بعد نماز عصر دوسری نشست کا آغاز نومسلمین کے انٹرویوز سے کیا گیا۔اس نشست میں مختلف نومسلمین نے اپنی اپنی کارگزاری سنائی جس میں جناب عبدالرحمٰن ملتان سے، جناب علی حسن چناب نگر سے، انہوں نے اپنی گفتگو میں قادیانیوں کو اسلام کی دعوت دینے اور نومسلمین کے مسائل اور ان کے حل پر تفصیلی گفتگو کی۔ بعد نماز مغرب تیسری نشست میں قائد احرار مولانا سید محمد کفیل بخاری نے مجلس ذکر و اصلاحی بیان فرمایا اور سلسلہ قادریہ میں بیعت کا عمل ہوا۔

چوتھی نشست نماز عشاء کے بعد شروع ہوئی جس سے محترم جناب علامہ ابتسام الٰہی ظہیر (چیئرمین قرآن وسنہ موومنٹ پاکستان) نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور ان کے ساتھیوں اور رضا کاروں نے تحریک ختم نبوت کے لیے جو قربانیاں دی ہیں وہ ہماری تاریخ کا جھومر ہیں۔انہوں نے کہا کہ سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے فرزند اور مولانا ثناء اللہ امرتسری کے فرزند قادیانیت کا مقابلہ کرتے رہیں گے اور حضرت رسول اللہ ﷺ کی ختم نبوت کا دفاع آخری دم تک کریں گے۔

محترم جناب عبداللطیف خالد چیمہ (نائب امیر مجلس احرار اسلام پاکستان) نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ توحید، ختم نبوت اور اسوہ صحابہ یہ دین حاصل کرنے کے ذرائع ہیں۔انہوں نے کہا کہ آنجہانی مرزا بشیر الدین محمود نے کہا تھا کہ جب تک ایک احراری زندہ ہے ہمیں ان سے خطرہ ہے،عبداللطیف خالد چیمہ نے کہا کہ قادیانی خلیفہ نے ٹھیک کہا تھا اور منکرین ختم نبوت کے لیے ہم یقیناً خطرہ تھے اور ہیں۔انہوں نے کہا کہ قادیان کی طرح ربوہ میں بھی 51 سال قبل قافلہ احرار وختم نبوت سب سے پہلے فاتحانہ داخل ہوا اور آج تک پوری دنیا میں قادیانیوں کو دعوت اسلام کا سبب بنا ہوا ہے قادیانی تیزی سے اسلام میں داخل ہو رہے ہیں۔حضرت مولانا محمد الیاس چنیوٹی (امیر انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ پاکستان) نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ختم نبوت کے پرچم کو تھامنے کا مطلب یہ ہے کہ حضور ﷺ پر نبوت کا دروازہ بند ہو گیا 97 سال سے جو آواز امیر شریعت سید عطاء اللہ بخاری نے لگائی تھی یقیناً خواجہ خواجگان نے پوری زندگی اور میرے والد محترم سفیر ختم نبوت حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی نے دنیا کے 35 ممالک میں ختم نبوت کا پرچم لہرایا اور اسی مشن کو سنبھالا اور یہ سب محنت حضرت شاہ جی کی تھی، ان اکابر کی محنت سے لاکھوں انسانوں نے قادیانیت چھوڑ کر اسلام میں داخل ہوئے اس کا ثواب حضرت امیر شریعت کی روح کو پہنچ رہا ہے۔

حضرت مولانا پیر عبدالقدوس نقشبندی صاحب (خانقاہ حبیبیہ نقشبندیہ مجددیہ چکوال) نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حضور اکرم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے خاتم الانبیاء بنا کر مبعوث کیا آپ ﷺ کے بعد نبوت کا دروازہ ہمیشہ کے لیے بند ہو گیا ہے آپ ﷺ پوری دنیا کے لیے ہادی اور رہبر بن کر آئے ہیں حضور ﷺ کی ختم نبوت کا انکار کر کے قادیانی دائرہ اسلام سے خارج ہو چکے ہیں روز اوّل سے لے کر آج بھی مجلس احرار اسلام ان کو دعوت اسلام دینے کے عمل میں مصروف ہے کہ وہ حضور اکرم ﷺ کی غلامی میں آ کر دنیا اور آخرت کی کامیابیاں سمیٹ لیں۔

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرحیم رائپوری نے اپنے خطاب میں کہا کہ 1953 کی تحریک مقدس تحفظ ختم نبوت میں ہزاروں کی تعداد میں جانثاران ختم نبوت خون کی قربانی نہ دیتے تو یہ خطہ قادیانیوں کی اسٹیٹ بن چکا ہوتا، انہوں نے کہا کہ امتناع قادیانیت قوانین پر عمل در آمد نہ ہونا حکومت کی بدترین قادیانیت نوازی ہے۔

حضرت مولانا مفتی محمد طاہر مسعود صاحب (صدر جامعہ مفتاح العلوم سرگودھا) نے شرکاء سے خطاب کرتے

ہوئے کہا کہ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کا یہ قافلہ سخت جاں اپنی منزل کی طرف گامزن ہے انہوں نے اپنے خطاب کا آغاز جاں باز مرزا کے اس شعر سے کیا کہ

کہاں مرزا غلام احمد کہاں اشرار باقی ہے ابھی بخاری زندہ ہے ابھی احرار باقی ہے

انہوں نے کہا کہ 97 سال کا عرصہ گزر چکا ہے صد سال پورے ہونے پر ہمیں اللہ سے امید ہے کہ احرار کو اللہ کئی گناہ اور آگے بڑھا دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے یاد ہے کہ میرے مرشد حضرت خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمدؒ کے سامنے ابن امیر شریعت سید عطاء المحسن بخاری نے جلوس دعوت اسلام کے موقع پر للکارتے ہوئے کہا تھا کہ میرے باپ نے تمہارے باپ مرزا غلام احمد قادیانی کو للکارا تھا آج میں تمہیں ایوان محمود کے سامنے للکارتا ہوں کہاں ہو مرزا ناصر اور مرزا بشیر الدین؟ باطل کبھی اپنے پاؤں پر نہیں ڈٹا۔ باطل اس وقت بھی بھاگ گیا تھا اور حق اپنے قدموں پر کھڑا رہا تھا۔ باطل آج بھی نہیں ٹھہرے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے اس محاذ پر کام کرنے والوں میں بخاری کے خاندان سے سچا کوئی نہیں دیکھا۔

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن رحیمی (شیخ الحدیث جامعہ دارالقرآن فیصل آباد) ہم شفاعت رسول اللہ ﷺ کے بھکاری بن کر یہاں آئے ہیں اور مرزائیوں کو جہنم سے بچانے میں لگے ہوئے ہیں، کہا کہ مرزائی جھوٹے مرزا قادیانی کی زندگی کا مطالعہ کریں وہ خود ہی ایک نتیجے پر پہنچ جائیں گے قادیانی انگریز سامراج کا لگایا ہوا پودا ہے جو مسلمانوں کے مذہب پر حملہ آور ہے۔

نبیرہ امیر شریعت، ابن حضرت پیر جی حضرت مولانا سید عطاء المنان بخاری (مرکزی ناظم شعبہ دعوت وتبلیغ ونگران احرار ڈیجیٹل میڈیا پاکستان) نے اس نشست کے شرکاء وخطباء کے لیے کلمات تشکر بیان کرتے ہوئے کہا کہ مجلس احرار اسلام پاکستان کی قیادت تمام شرکاء اور خطباء کی نہایت مشکور وممنون ہے کہ انہوں نے ہماری دعوت پر لبیک کہتے ہوئے اس عظیم الشان کانفرنس میں شرکت کی اللہ تعالیٰ ہم سب کا یہاں جمع ہونا قبول فرمائے۔

معروف نعت خواں جناب عبدالباسط حسانی نے حمد ونعت کے ذریعے عجیب سماں باندھا۔ مفتی عبدالصمد ساجد (سرپرست مجلس احرار اسلام سرگودھا) مولانا عبدالسمیع قریشی، مولانا مرزا جنید اسلم، مولانا عثمان علی احرار (رہنما مجلس احرار اسلام ڈیرہ اسماعیل خان) مولانا محمد حنیف صابر (جنرل سیکرٹری مجلس احرار اسلام تلہ گنگ) حضرت مولانا محمد اکمل احرار (امیر مجلس احرار اسلام ضلع ملتان) قاری محمد ضیاء اللہ ہاشمی، مولانا غلام شبیر برمانی (مبلغ مجلس احرار اسلام) سید عطاء المنعم بخاری نے خطاب کیا۔ حضرت مولانا پیر حافظ محمد ناصر الدین خاکوانی مدظلہ بوجہ علالت تشریف نہ لا سکے اور فرزند گرامی قدر حافظ محمد سالم خاکوانی صاحب کو نیابت وشرکت کے لیے بھیجا۔ مقررین نے اپنے اپنے خطاب میں کہا کہ مجلس احرار اسلام حکومت الٰہیہ کے قیام کے ساتھ عقیدہ ختم نبوت کے دفاع کے مشن پر روز اول سے کاربند ہے۔ کہروڑ پکا کے معروف نعت خواں محمد انس مدنی نے ترانہ احرار بھی پیش کیا۔ جبکہ اسٹیج پر قائد احرار حضرت مولانا حافظ سید محمد کفیل بخاری (امیر مرکزیہ مجلس احرار اسلام پاکستان) محترم جناب میاں محمد اویس (نائب امیر مجلس احرار اسلام پاکستان) ڈاکٹر محمد عمر فاروق احرار (مرکزی ناظم اطلاعات ونشریات مجلس احرار اسلام پاکستان) بھی تشریف فرما رہے۔ تقریباً رات دو بجے یہ نشست حضرت مولانا پیر عبدالقدوس نقشبندی کی دعا سے اختتام پذیر ہوئی۔

رات بھر قافلوں کی آمد کا سلسلہ جاری رہا، چناب نگر اڈے پر استقبالیہ کیمپ میں موجود رضا کار دو دن تمام آنے

والے قافلوں کی رہنمائی کرتے رہے جن کے نگران جناب عبدالمجید زمان تھے۔ پوری رات چناب نگر کی فضاء تکبیر اور ختم نبوت کے نعروں سے گونجتی رہی۔

کانفرنس کا تسلسل دوسرے روز بھی جاری و ساری رہا (12 ربیع الاوّل/26 اگست 2026) صبح فجر کی نماز کے بعد درس قرآن کریم سے کیا گیا۔ جس میں مجلس احرار اسلام پاکستان کے مرکزی سیکرٹری جنرل مولانا محمد مغیرہ نے درس قرآن کریم میں آیات ختم نبوت کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا۔ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور ظہور حضرت مہدی علیہ الرضوان پر قادیانی شبہات اور ان کی جوابات پر مفصل و مدلل گفتگو فرمائی۔ آج کی دوسری نشست صبح 7 بجے تقریب پرچم کے عنوان سے معنون تھی وطن عزیز اور مجلس احرار اسلام کے پرچموں کو لہرایا گیا۔ تقریب کی نقابت کے فرائض حکیم محمد قاسم نے ادا کیے جب کہ خطبہ استقبالیہ مولانا سید عطاء المنان بخاری نے دیا جس میں انہوں نے کہا کہ ہم یہاں تک نصف صدی کی کتنی ہی مشکل گھاٹیاں گزار کر پہنچے لیکن دنیا جانتی ہے کہ حالات بدلتے رہے اور جماعت پر اتار چڑھاؤ آتے رہے لیکن ہم نے اپنے مقصود اور منزل کو پیش نظر رکھا ہمارا سفر یقیناً مشکل ضرور تھا لیکن ہم نتائج سے بے پرواہ ہو کر اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت لے کر چلے چناب نگر میں داخل ہونا اور ایک مرکز بنانا ناممکن تھا لیکن اکابر کی قربانیوں سے یہ ممکن ہوا اور آج اسی کی بہاریں آپ کے سامنے ہیں۔ اس نشست سے قائدین نے مختصراً گفتگو کی۔ اس موقع پر مجلس احرار اسلام پاکستان امیر مرکزیہ سید محمد کفیل بخاری، نائب امیر عبداللطیف خالد چیمہ، میاں محمد اویس، تحریک طلباء اسلام کے سابق رہنما سید محمد ارشد بخاری، محمد قاسم چیمہ، حافظ محمد اکرم احرار، مولانا محمد منظور اور دیگر احرار رہنماؤں نے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ یہ پرچم حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے تقریباً سو برس پہلے اپنے چند رفقاء اور آزادی کے متوالوں کو ساتھ لے کر انگریز سامراج اور وقت کے فرعونوں کے خلاف جدوجہد کرنے کے لیے لہرایا تھا جو الحمدللہ اس وقت سے آج تک جماعت کے مقاصد کو سامنے رکھتے ہوئے لہرایا جا رہا ہے اور رہتی دنیا تک لہرایا جاتا رہے گا۔ یہ نشست قائد احرار کی دعا سے اختتام پذیر ہوئی۔

کانفرنس کے اس موقع پر سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیہ شریف حضرت مولانا خواجہ خلیل احمد نے مجلس احرار اسلام کے زیر انتظام مسلم ہسپتال میں آئی کلینک کا افتتاح کیا اور دعا بھی فرمائی۔

کانفرنس کے دوسرے دن کی تیسری اور مرکزی نشست کا صبح دس بجے آغاز کیا گیا، اس کی صدارت خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف کے سجادہ نشین، مجلس احرار اسلام کے شعبہ تبلیغ کے سرپرست حضرت مولانا خواجہ خلیل احمد مدظلہ نے کی اور جماعت کے شعبہ تبلیغ کے کام سے اطمینان کا اظہار کیا اور اپنے والد گرامی حضرت خواجہ خان محمد رحمہ اللہ کے چناب نگر اس احرار کانفرنس میں شرکت کا ذکر فرمایا اور اس تسلسل کو جاری و باقی رکھنے کے عزم کا اظہار فرمایا۔ جب کہ مجلس احرار اسلام پاکستان کے امیر مرکزیہ سید محمد کفیل بخاری نے اپنے کلیدی خطاب میں کہا ختم نبوت ہمارا بنیادی اور اساسی عقیدہ ہے اور تا قیامت جناب خاتم النبیین ﷺ کی تعلیمات ہمارے لیے مشعل راہ ہیں، عقیدہ اعمال کی بنیاد ہوتا ہے۔ عقیدہ توحید اور ختم نبوت کا بیان اور اس کا پرچار کرنا مجلس احرار کا مشن ہے۔ مجلس احرار اسلام نے دینی ملی اور سماجی خدمات سرانجام دیں۔ مجلس احرار اسلام کے کارکن نشہ عشق محمد سے سرشار اور شہداء ختم نبوت بالخصوص تحریک ختم نبوت 1953 کے شہداء کے مقدس خون اور مشن کے وارث ہیں۔ انہوں نے کہا کہ احرار اپنے قیام سے لے کر زندگی کے آخری سانس تک اپنی پرامن دعوتی و تبلیغی جدوجہد کو مثبت اور مؤثر انداز میں جاری و ساری رکھے گی۔ انہوں نے کہا کہ

مجلس احرار اسلام دشمن خدا، دشمن رسول اور دشمن ازواج واصحاب رسول علیہم الرضوان کا علمی محاسبہ اور سیاسی تعاقب حسب سابق ہر سطح پر پرامن ذرائع سے کرتی رہے گی۔ انہوں نے کہا کہ ازواج واصحاب رسول کے دفاع ہی میں وطن عزیز پاکستان کی نظریاتی واساسی شناخت کی بقا اور ملک وقوم کی تعمیر وترقی کی ضمانت ہے۔

پاکستان شریعت کونسل کے سیکرٹری جنرل شیخ الحدیث مولانا زاہدالراشدی اور مجلس احرار اسلام پاکستان کے نائب امیر عبداللطیف خالد چیمہ نے اپنے اپنے خطاب میں کہا کہ 1973ء کا دستور متفقہ ہے، اس دستور کی متفقہ حیثیت کو ختم کرنے کیلئے بڑی خطرناک سازشیں ہورہی ہیں۔ تمام ادارے آئین کے اندر رہ کر کام کرنے کے پابند ہیں، پاکستان میں عالمی سطح پر قادیانیوں کی دستوری وآئینی حیثیت کو ختم کرنے کیلئے دباؤ بھی بڑھا ہوا ہے۔ انہوں نے کہا قادیانیو! تمہارے پاس دو ہی راستے ہیں ایک یہ کہ تم مسلمان ہو جاؤ کہ جہنم کا ایندھن بننے سے بچ جاؤ گے، دوسرا: آئین میں درج اپنی متعینہ حیثیت کو تسلیم کرلو ورنہ ہماری تمہاری کھلی جنگ ہے، انہوں نے کہا کہ ہمارے خاندانی سسٹم کو توڑ کر رکھ دیا گیا ہے، یہ سب کچھ مسلط کردہ مغربی جمہوریت کا اثر ہے اب اسے ختم کرنے کا وقت آچکا ہے اور اسلامی نظام حکومت سے ہی ہمارے تمام مسائل حل ہو سکتے ہیں۔

حضرت مولانا قاضی ارشد الحسینی مدظلہ (اٹک) نے اپنے خطاب میں کہا کہ ہمیں اس بات پر یقین ہے کہ عقیدہ ختم نبوت کے لیے کی جانے والی محنت کا صلہ نہ صرف آخرت میں ملے گا بلکہ دنیا میں بھی مل کر رہے گا۔ 1953ء میں دس ہزار شہداء نے اس عظیم مشن کے لیے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا اور بالآخر 1974ء میں ان کے مقدس خون کے صدقے قادیانیت جیسے ناسور کو اسلام سے الگ قرار دیا گیا۔

اسی طرح حضرت مولانا سید محمد زکریا شاہ مدظلہ (فیصل آباد) نے اپنے خطاب میں کہا کہ قادیانیوں کے سیاسی تعاقب کی بھی اشد ضرورت ہے کیوں کہ قادیانیوں کی اصل ڈوریں اسرائیل سے ملتی ہیں۔ جمعیت علماء اسلام پنجاب کے سیکرٹری جنرل مولانا نصیر احرار نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم ختم نبوت کے محاذ پر تحریک احرار کی پشت پر کھڑے ہیں اور مولانا فضل الرحمٰن کی قیادت میں ملک میں سیاسی جدوجہد کررہے ہیں جس کا واحد مقصد اسلامی نظام کا قیام ہے۔

حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی رحمہ اللہ کے نواسے اور مجلس احرار ضلع مانسہرہ کے سرپرست حضرت مولانا پروفیسر سعید احمد ہزاروی نے اس اجتماع میں بطور خاص شرکت فرمائی اور اس بات کا عہد کیا کہ اپنے نانا جان کی جماعت اور ان کے مشن کو جاری وساری رکھیں گے اور اس کام کو مزید تقویت دیں گے۔

اس نشست سے خطاب کرتے ہوئے حاجی عبدالکریم قمر، مولانا قاری محمد یامین گوہر، حضرت مولانا سمیع اللہ ربانی (سرپرست مجلس احرار اسلام لیہ) مولانا تنویر احمد علوی، معروف شاعر سائیں محمد رفیق ساگر، ڈاکٹر محمد آصف، مولانا عمادالدین (ڈیرہ اسماعیل خان)، مولانا محمد اسماعیل ہزاروی، مولانا سید برکات احمد شاہ، مولانا ثانی اثنین الحق، محمد قاسم چیمہ، علامہ شفیق اللہ البدری (جمعیت علماء پاکستان نورانی) مولانا محبوب احمد، مولانا مفتی معاویہ سلیم (ضلع خوشاب)، مولانا عمر شکیل (ضلع گوجرانولہ)، مولانا زبیر اعوان (چکوال)، مفتی نجم الحق (ملتان)، مولانا رضوان جلوی (میلسی)، رانا اصغر فاروقی (خوشاب)، حافظ ضیاء الرحمٰن احرار، سید محمد عدنان شاہ، مولانا علی معاویہ، مولانا محمود شریف نعمانی، مبلغ احرار مولانا اسماعیل بگرامی اور دیگر رہنماؤں نے اپنی اپنی مختصر حاضری لگواتے ہوئے کہا کہ احرار 1929 سے جذبہ حریت پیدا کررہی ہے، جو تمام دینی قوتوں کا اثاثہ بھی ہیں، انہوں نے کہا کہ تحریک ختم نبوت کے

اولین بانی خلیفہ بلافصل حضرت ابوبکر صدیقؓ ہیں جنہوں نے فتنہ انکارِ ختم نبوت کا قلع قمع کیا اور اس معرکہ میں بارہ سو صحابہ کرامؓ جام شہادت نوش کر گئے۔ یہ نشست صبح 10 تا نماز ظہر (تقریباً 3 بجے) تک جاری و ساری رہی۔ نماز ظہر مجلس احرار چنیوٹ کے امیر مولانا محمد طیب چنیوٹی کی امامت میں ادا کی گئی۔ اجتماع میں مجلس احرار اسلام کے مرکزی نائب امیر جناب ملک محمد یوسف، ڈاکٹر محمد شاہد محمود کاشمیری، جناب محمد ایوب میر، جناب خالد عمران صاحب، جناب ڈاکٹر ظہیر احمد حیدری، محترم جناب محمد واصف علوی، ضلع چنیوٹ کے علماء کرام بالخصوص حضرت مولانا قاری عبدالحمید حامد، حضرت مولانا سیف اللہ خالد، حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی، حضرت مولانا ملک طاہر حسین، حضرت مولانا محمد عمیر صفدر، حضرت مولانا قاری محمد شہباز، حضرت مولانا بدر عالم، حضرت مولانا ضیاء الحق چنیوٹی و دیگر نے شرکت کی۔ جبکہ چناب نگر کے معروف لالی خاندان کے چشم و چراغ مہر محمد صہیب لالی نے بھی رفقاء سمیت شرکت کی۔

بعد نماز ظہر دو روزہ عظیم الشان کانفرنس کے اختتام پر ہزاروں فرزندان اسلام، مجاہدین ختم نبوت اور سرخ پوشان احرار نے حسب سابق فقید المثال دعوتی جلوس نکالا جس کی قیادت قائد احرار مولانا سید محمد کفیل بخاری نے کی۔ جبکہ حضرت مولانا سید عطاء المنان بخاری، میاں محمد اویس، مولانا محمد مغیرہ، مولانا تنویر الحسن احرار، مولانا محمد اکمل، حافظ ضیاء اللہ ہاشمی، محمد قاسم چیمہ، مولانا محمد حنیف صابر، سالار احرار جناب محمد اشرف علی احرار، جناب علی اصغر، جناب محمد لقمان منشاد اور دیگر سرکردہ احرار رہنما جلوس کے ساتھ پیدل چلے۔ پرشکوہ انداز میں انتہائی منظم طور پر جلوس جب ڈگری کالج کے قریب پہنچا تو تا حد نگاہ فضا میں سرخ ہلالی پرچموں کی بہار آ گئی اور سرخ پوشان احرار کا جم غفیر پھیل گیا، درود پاک کا ورد اور نعرہ تکبیر، اللہ اکبر، ختم نبوت زندہ باد، فرما گئے یہ ہادی لا نبی بعدی، محمدؐ ہمارے بڑی شان والے جیسے فلک شگاف نعرے لگاتے ہوئے جلوس آگے بڑھا تو عجیب و غریب ''سماں بندھ'' گیا، احرار رضا کار محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں سرشار امت مرتدہ کی ہدایت کی دعائیں کرتے چلے جا رہے تھے۔ جلوس شہر کے مختلف راستوں سے ہوتا ہوا پُر امن طور پر ''اقصیٰ چوک'' پہنچا تو مولانا تنویر الحسن احرار نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیو! ہم تمہیں اسلام کی دعوت دینے کیلئے آئے ہیں، کوئی شر انگیزی ہمارا مقصد نہیں، یہاں سے جلوس قادیانی مرکز ''ایوان محمود'' پہنچا تو بہت بڑے جلسہ عام کی شکل اختیار کر گیا، یہاں پر قاری عطاء المکرم بخاری نے تلاوت کلام پاک کی اور قائد احرار سید محمد کفیل بخاری، حضرت مولانا مفتی محمد حسن مدظلہ، عبداللطیف خالد چیمہ، مولانا محمد مغیرہ، حضرت مولانا قاضی محمد ارشد الحسینی، مولانا سید عطاء المنان بخاری، سید محمد ارشد بخاری (ایڈووکیٹ) نے خطاب کیا اور قادیانیوں کو دعوت اسلام کا فریضہ دہرایا، سید محمد کفیل بخاری نے کہا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے دعوت کا فریضہ جماعت صحابہ کرامؓ کے سپرد فرمایا آخری صحابیؓ نے بھی یہ فریضہ سر انجام دیا اب یہ کام امت کے سپرد ہے، اور ہم یہی فریضہ دہرانے کیلئے ہر سال یہاں جمع ہوتے ہیں تا کہ دعوت کا تسلسل جاری رہے، انہوں نے کہا کہ آئین پاکستان میں قادیانی کافر اقلیت ہیں ہم آئین کی بالادستی چاہتے ہیں، انہوں نے حکمرانوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ اسلام کے نام پر حاصل کیے گئے ملک میں ظلم نہ کرو ورنہ اپنے انجام کو یاد رکھو! مولانا مفتی محمد حسن نے کہا کہ جو شخص بھی عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کا کام کرے گا وہ جنت کا حق دار ہوگا، جناب عبداللطیف خالد چیمہ نے کہا کہ مکالمہ لندن میں قادیانیوں کا جھوٹ اور دجل و فریب کھل کر سامنے آ چکا ہے اور حال ہی میں ہڈرز فیلڈ میں نو مسلمین کے اجتماع میں نو مسلمین نے قادیانیوں کے جو راز افشاں کر دیے ہیں قادیانیت چھوڑنے کے لیے یہی کافی ہے۔ انہوں نے کہا کہ

امتناع قادیانیت ایکٹ پر عمل درآمد نہ ہونا کشیدگی کا باعث ہے، مولانا محمد مغیرہ نے کانفرنس وجلوس کے حوالہ سے ضلعی و مقامی سرکاری انتظامیہ کا شکریہ ادا کیا، مولانا قاضی محمد ارشد الحسینی نے اپنے خطاب میں کہا کہ قادیانیوں کو دعوت اسلام دینا بھی عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کی جدوجہد کی بہت ہی اہم کڑی ہے جس کو بطور فرض کفایہ مجلس احرار اسلام پاکستان بہت ہی احسن انداز میں ادا کر رہے ہیں۔ مولانا سید عطاء المنان بخاری نے کہا کہ ہم پھر سے قادیانیوں کو دین متین کی دعوت حق دینے آئے ہیں اور یہ ہمارا ایمانی فریضہ بھی ہے، قادیانی اسلام و وطن دونوں کے غدار ہیں، ان کو پرموٹ کرنے والی سامراجی قوتیں اور پاکستانی حکمران و سیاست دان ہمارے عقیدے اور کلچر کے علاوہ آئین پاکستان پر حملہ آور ہیں ہمیں اپنا تحفظ کرنے کا اصولی و قانونی حق حاصل ہے، ایوان محمود سے جلوس کے شرکاء چناب نگر اڈہ پر شبان ختم نبوت پاکستان کے سرپرست اعلیٰ مولانا مفتی محمد حسن کی دعا سے جلوس اختتام پذیر ہوا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ پولیس اور سرکاری انتظامیہ کی نفری جلوس کے ہمراہ تھی جبکہ احرار سیکورٹی رضا کاروں نے بھی سخت انتظامات کر رکھے تھے اور کسی بھی قسم کا کوئی ناخوشگوار واقعہ رونما نہیں ہوا، کانفرنس کے اختتام پر احرار کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات ڈاکٹر عمر فاروق احرار نے کانفرنس میں منظور ہونے والی قراردادیں میڈیا کو جاری کیں جو درج ذیل ہیں۔

قراردادیں: 51ویں سالانہ احرار ختم نبوت کانفرنس منعقدہ 11، 12 ربیع الاول جامع مسجد احرار چناب نگر

(۱) اسلام کا عادلانہ نظام تمام مسائل کا واحد حل ہے اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کی روشنی میں تخلیق پاکستان کے اصل مقصد یعنی نفاذ اسلام کا فوری اعلان کیا جائے دستوری لحاظ سے پاکستان اسلامی ملک ہے لیکن عملی طور پر انگریز کا نظام جاری وساری ہے مجلس احرار اسلام حکومت الٰہیہ کی عمل داری کی جدوجہد جاری رکھے گی۔

(۲) ایک قرارداد میں او آئی سی پر زور دیا گیا ہے کہ وہ فلسطین میں اسرائیل کی طرف سے مسلم کشی کی شرمناک کاروائی کو روکنے کے لیے عملی اقدامات کرے اور مشترکہ طور پر امریکی و اسرائیلی ا''ابراہم ایکارڈ'' کو مسترد کرے۔

(۳) امریکہ کی خوشنودی کے لیے قومی وقار کی قربانی کسی صورت قبول نہیں، غزہ کے معاملہ میں خاموشی تشویشناک ہے۔ قادیانی جماعت ایک تکفیری اور استعماری گروہ ہے۔

(۴) نااہل حکمرانوں نے ملکی معیشت کو تباہی کے کنارے پر پہنچا دیا ہے۔ عام طبقہ بالخصوص مزدور اور کسان روٹی کو ترس رہے ہیں۔ ایک طرف ملکی قرضہ انتہا پر پہنچ چکا ہے اور دوسری طرف غربت کا گراف بڑھتا جا رہا ہے لیکن اہل اقتدار کی تعیشات میں کمی کے بجائے اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔

(۵) وسائل پر قابض اشرافیہ ملک کو ہمسایہ ممالک بالخصوص افغانستان کے ساتھ تعلقات میں بہتری وقت کی ضرورت ہے۔ سرحدی مسائل، سیکورٹی خدشات اور سفارتی اختلافات کو مذاکرات کے ذریعے حل کیا جائے، افغان مہاجرین کی باعزت واپسی کو یقینی بنایا جائے افغان حکومت بھی اشتعال انگیز ردعمل دینے کے بجائے سنجیدگی اور زمینی حقائق کو مدنظر رکھے۔

(۶) صحت، تعلیم، بلدیہ اور پولیس جیسے محکمے ادارہ جاتی زوال اور بدانتظامی کی آخری حدوں کو چھو رہے ہیں۔ بیان بازی نعرہ بازی کے ذریعے اصلاح احوال نہیں کی جاسکتی۔ فوری اور انقلابی اقدامات ہی اداروں کے وقار کی بحالی اور ان کی ساکھ کو سنبھال سکتے ہیں۔ نظام کی اصلاح، کرپشن کے سدباب اور حقوق کے تحفظ ہی سے بہتری لائی جاسکتی ہے۔

(۷) قادیانیوں کو آئین کا پابند کر کے اسلامی شعائر کا تحفظ کیا جائے اور تمام کلیدی اسامیوں سے ہٹایا جائے۔

(۸) قادیانیوں کے سوشل میڈیا پر تمام پیجز اور گروپس کو بلاک کیا جائے تمام ویب سائٹس بند کی جائیں کیوں کہ

قادیانی ان کے ذریعے قادیانیت کی مسلسل تبلیغ کے ذریعے آئین کی کھلم کھلا خلاف ورزی کر رہے ہیں۔

(۹) 22 اگست کو نیشنل پریس کلب اسلام آباد میں کی جانے والی پریس کانفرنس جس میں تعزیرات پاکستان میں شامل توہین خدا، توہین رسالت، توہین صحابہ کرام، توہین قرآن کریم جیسے قوانین کو کالا قانون کہنا دین اسلام کی رو سے بھی گستاخی ہے اور آئین پاکستان کے خلاف بھی ہے اور آئین سے بغاوت کے مترادف ہے۔

(۱۰) چناب نگر میں ہر پاکستانی شہری کی نقل وحرکت کو یقینی بنایا جائے۔ قادیانی چناب نگر میں ہر نئے آنے والے کا تعاقب کرتے ہیں اور ہراساں کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

کانفرنس کی مختصر جھلکیاں

☆...... دس ربیع الاول کو ہی جامع مسجد احرار اور اس سے متصل پنڈال احرا کے سرخ و پاکستان کے سبز ہلالی پرچموں اور ختم نبوت کے نعروں سے مزین بینروں سے سج گئے تھے۔ اور قافلوں کی آمد ایک دن پہلے سے ہی شروع ہوگئی۔ چناب نگر سے چنیوٹ تک راستوں کو کانفرنس کے بینرز اور احرار کے پرچموں سے مزین کیا گیا۔

☆...... تمام شعبہ جات کے ذمہ داران نے اپنے اپنے شعبوں کو سنبھالا اور خوب سنبھالا۔ سیکورٹی کے شعبہ کو جناب اشرف علی احرار، علی اصغر احرار اور لقمان منشاد نے سنبھالا۔ طعام کمیٹی اور خصوصی کینٹین کا نظم مولانا فیصل متین سرگانہ، جناب شہباز تبسم، مہر ریاض ہرل، مولانا محمود الحسن، ارشاد احمد نے سنبھالا۔ خصوصی مہمانوں کے اکرام کے لیے حافظ محمد کاظم اشرف احرار اور ان کی ٹیم نے کردار ادا کیا۔ سوشل میڈیا کی نگرانی محمد قاسم چیمہ، حافظ محمد ابوذر نے بغداد ساؤنڈ کی ٹیم سے ملکر کی اور اس کانفرنس کو دنیا بھر سے نوے ہزار سے زائد لوگوں نے براہ راست دیکھا اور سنا۔ پنڈال کے باہر اور چناب نگر اڈے پر استقبالیہ کیمپ لگے اور قافلوں کا اندراج اور ہدایات دی جاتی رہیں۔

☆...... مسجد کے اندر اور رات کی نشست میں باہر صحن میں خوبصورت اسٹیج سجایا گیا۔ مختلف نشستوں میں نقابت کے فرائض مولانا تنویر الحسن، مولانا محمد اکمل، حافظ ضیاء اللہ ہاشمی، مولانا عثمان ممتاز، سید عطاء المنان بخاری، حکیم حافظ محمد قاسم، مولانا محمد حنیف صابر اور دیگر نے ادا کیے۔

☆...... جب کوئی قافلہ چناب نگر شہر میں داخل ہوتا تو فضا ختم نبوت زندہ باد اور احرار زندہ باد، پاکستان زندہ باد کے نعروں سے گونج جاتی۔ پنڈال کو مختلف حصوں میں تقسیم کیا گیا، طعام کے لیے مستقل کیمپس اور نظم قائم تھا۔ ہجوم زیادہ ہونے کے باعث پنڈال کو چار حصوں میں تقسیم کیا گیا مسجد کے اندر، مسجد کے صحن، مسلم ہسپتال کے سامنے پنڈال اور باہر الگ پنڈال سجایا گیا جن میں سکرینیں بھی لگائی گئیں۔ اسی طرح لوگوں کی سہولت کے لیے مستقل بازار بھی بنایا گیا

☆...... اس کانفرنس میں ملتان، صادق آباد، رحیم یار خان، ڈی جی خان، بھکر، کلور کوٹ، کروڑ لعل عیسن، سرگودھا، خوشاب، قائد آباد، کلاچی، ڈی آئی خان، جتوئی، مظفر گڑھ، کہروڑ پکا، بہاول پور، میلسی، وہاڑی، کرم پور، گڑھا موڑ، گڑھ مہاراجہ، جھنگ، راجن پور، تونسہ، رمک، راولپنڈی، اٹھارہ ہزاری، جلہ جیم، پشاور، لاہور، قصور، سیالکوٹ، وزیر آباد، گجرات، جہلم، ڈسکہ، فیصل آباد، ٹوبہ ٹیک سنگھ، چنیوٹ، چناب نگر، منڈی بہاؤالدین، مردان، بٹ گرام، مانسہرہ، بفہ، ایبٹ آباد، اٹک، تلہ گنگ، چکوال، چکڑالہ، بھلوال، بہاول پور، احمد پور شرقیہ، بورے والا، حاصل پور، چشتیاں، لودھراں، شجاع آباد، لیہ، ساہیوال، چیچہ وطنی، کمالیہ، میاں چنوں، کبیر والہ، خانیوال، جہانیہ، اسلام آباد، حسن ابدال، واہ کینٹ، ایبٹ آباد، بالاکوٹ، کشمیر، مردان، سکھر، کراچی، سندھ، کے پی کے اور بلوچستان سے قافلوں نے شرکت کی۔

ابومروان

من الظلمات الیٰ النور

نومسلم سابق صدر خدام الاحمدیہ نیوزی لینڈ انیس رحیم

قادیانی جماعت کے ذیلی تنظیم خدام الاحمدیہ نیوزی لینڈ کے صدر اور شعبہ تبلیغ کے سیکرٹری محترم جناب انیس رحیم نے اپنی پوری فیملی سمیت قادیانیت ترک کر کے اسلام قبول کرلیا۔ الحمدللہ

جو شخص قادیانیت کی تبلیغ اور دوسروں کو اس جماعت کی طرف دعوت دینے کی ذمہ داری پر مامور تھا، آج خود قادیانیت سے کنارہ کش ہو کر دائرہ اسلام میں داخل ہوگیا۔ ان کا یہ فیصلہ قادیانی جماعت سے وابستہ افراد کے لیے یقیناً ایک اہم غور وفکر کا موقع ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو اسلام پر استقامت دیں اور ایمان وعمل کی پختگی نصیب عطاء فرمائیں۔ آمین

☆ ...... مجلس احرار اسلام یونٹ جہانگیر آباد ملتان کے ذمہ دار حافظ محمد عرفان کے ہاتھ پر ایک عیسائی خاتون کا قبول اسلام۔ اللہ رب العزت نومسلمین کو استقامت عطا فرمائے اور حامی وناصر ہو۔ آمین

مسافران آخرت

☆ ...... خان پور کے معروف بزنس پراپرٹی ایڈوائزر چوھدری ماجد شہزاد کے برادر نسبتی عمر منیر، انتقال: 31 اگست

☆ ...... مفکر اسلام حضرت علامہ خالد محمود رحمہ اللہ کی صاحبزادی محترم ڈاکٹر عبدالقیوم صاحب کی اہلیہ، محترم ڈاکٹر زین محمود صاحب کی والدہ، محترمہ صاحبزادہ طارق محمود، صاحبزادہ شاہد محمود، صاحبزادہ ناصر محمود صاحب کی ہمشیرہ محترمہ انتقال: 13 ستمبر 2026ء

☆ ...... جماعت اسلامی پاکستان کے سابق نائب امیر محترم حافظ محمد ادریس 21 ستمبر 2026ء کو لاہور میں انتقال فرما گئے۔ دو ماہ قبل منصورہ میں محترم لیاقت بلوچ سے ملنے گیا تو واپسی پر اچانک حافظ صاحب سے ملاقات ہوگئی، وہ جس تپاک سے ملے اس سے بیمار لگتے ہی نہیں تھے، میں نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ پر ان کے مضمون کا ذکر کیا تو خوش ہوئے کہ آپ نے اسے پڑھا، وہیں کھڑے کھڑے لیاقت بلوچ صاحب سے فرمایا میری کتاب ان کو بھجوائیں اور لیاقت بلوچ صاحب نے کتاب بھجوادی، حافظ محمد ادریس رحمہ اللہ بہت ہی مخلص اور مخلوق کا درد رکھنے والے بااخلاق انسان تھے، اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے اور حسنات قبول فرما کر جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے، تمام لواحقین و پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے: (سید محمد کفیل بخاری)

☆ ...... مدرسہ معمورہ ملتان کے سابق مدرس مولانا مفتی محمد وسیم حسن چشتی 13 ستمبر کو انتقال کر گئے۔ نماز جنازہ میں مدرسہ کے اساتذہ، علماء کرام اور متعلقین نے شرکت کی۔ ☆ ...... ٹھکر کے وڑائچ گوجرانوالہ سے مجلس احرار اسلام کے سرگرم کارکن رفیق طیب کے بھتیجے محمد اسامہ عارف حادثے میں انتقال کر گئے۔ ☆ ...... مجلس احرار گوجرانولہ کے معاون مولانا فرحان کی والدہ مرحومہ ☆ ...... مجلس احرار گوجرانولہ کے معاون مولانا عابد، انتقال 24 ستمبر 2026ء

مجلسِ احرارِ اسلام چنیوٹ کے زیرِ اہتمام

عظیم الشان

پُروقار

امیرِ شریعت سیمینار

10 اکتوبر سنہ 2026ء بروز ہفتہ بعد نمازِ عشاء

مرکزِ احرار جامع مسجد احمد مدنی سرگودھا روڈ چنیوٹ

زیرِ سرپرستی

جنابِ محترم میاں محمد اویس صاحب مدظلہ

مرکزی نائب امیر مجلسِ احرارِ اسلام پاکستان

زیرِ نگرانی

حضرت مولانا محمد مغیرہ صاحب مبلغ ختم نبوت مدظلہ

مرکزی ناظمِ اعلیٰ مجلسِ احرارِ اسلام پاکستان

زیرِ صدارت

حضرت مولانا قاری محمد یامین گوہر صاحب مدظلہ

سرپرست خدام فکرِ اسلاف چنیوٹ

سرپرست مجلسِ احرارِ اسلام چنیوٹ

خطاب خصوصی

جنابِ محترم مولانا حضرت مولانا پیرِ طریقت رہبرِ شریعت حافظ پیر محمد ناصر الدین خان خاکوانی صاحب مدظلہ

امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

خطاب خصوصی

مخدوم زادہ حضرت مولانا جنابِ محترم سید محمد زکریا شاہ صاحب مدظلہ

سجادہ نشین خانقاہ جامعہ عبیدیہ فیصل آباد

خطاب خصوصی

محترم جناب حضرت مولانا حافظ نصیر احمد احرار صاحب مدظلہ

جنرل سیکرٹری جمعیت علماء اسلام پنجاب

خطاب خصوصی

نبیرۂ امیر شریعت، ابن، حضرت پیرجی

جنابِ محترم حضرت مولانا سید عطاء المنان بخاری صاحب مدظلہ

مرکزی ناظم شعبہ دعوت و تبلیغ و نگران احرار ڈیجیٹل میڈیا پاکستان

الداعی الی الخیر مجلسِ احرارِ اسلام چنیوٹ

بصورت رابطہ: 03217708157

آیئے! اللہ تعالیٰ سے دعا کے ساتھ سود اور سودی قرض کے خلاف جنگ کا آغاز کریں!

ادائیگی قرض کی دعائیں

۱) ...... حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک غلام نے عرض کیا میں اپنے آقا کو رقم ادا کر کے جلدی آزادی چاہتا ہوں۔ آپ میری مدد فرمائیں۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''میں تجھے دو کلمے سکھلا دیتا ہوں جو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سکھلائے تھے۔ اگر تجھ پر پہاڑ کے برابر بھی قرض ہوگا اللہ تعالیٰ ادا کر دے گا۔ وہ کلمات یہ ہیں:

اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ۔

''الٰہی! حاجتیں پوری کر میری حلال روزی سے اور بچا حرام سے اور بے پروا کر دے مجھ کو اپنے فضل کے ساتھ اپنے ماسوا سے۔''

(مشکوٰۃ باب الدعوات فی الاوقات فصل دوم)

۲)...... حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص مقروض ہوگیا تھا۔ اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہیں وہ کلام سکھلا دیتا ہوں کہ اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ تیرا غم دور اور قرض ادا کر دے گا، صبح و شام یہ دعا پڑھا کرو:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ۔

''اے اللہ! میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں فکر و غم سے اور آپ کی پناہ چاہتا ہوں ناتوانی اور سستی سے اور بچاؤ چاہتا ہوں آپکے ساتھ بخل اور بزدلی سے اور پناہ میں آتا ہوں آپ کی قرض کے غلبے اور لوگوں کے سخت دباؤ سے۔''

(مشکوٰۃ باب الدعوات فی الاوقات فصل دوم)

مرتبہ مولانا محمد امین مرحوم معلم اسلامیات، فیصل آباد

دعاؤں کے طالب

CARE PHARMACY
کیئر فارمیسی

Trusted Medicine Super Stores | 24 گھنٹے سروس | اصلی اور معیاری ادویات کے مراکز

Head Office: Canal View, Lahore

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ!

فیصل آباد میں 13 برانچز کے بعد اب 11 شہروں جڑانوالہ، ننکانہ صاحب، شاہکوٹ، کھرڑیانوالہ، سانگلہ ہل، چک جھمرہ، چنیوٹ، جھنگ، گوجرہ، سمندری، تاندلیانوالہ

آپ کی خدمت کے لیے 24 گھنٹے سروس